

بهرین سعادت مکینان و فضل خلائق و زبانشینان



مطبع بی‌نشیون کشتورگرایب مطبوعه انجمن



۸۹۱۳ ۳۸۳۱
ک ۱۲۳۹
۱۲۹۳۴

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U12927

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ دفتر دوسری بحر حقیقت کا اوز نام اسکا گلزار ابر بھی ہے سینہا تیر قصہ ہی عاشق دیکھا اودھم کی اوپر دختر بادشاہ
 بلخ کی اور نکالیف و محنت کینچہ او کی عشقین با نثار دایو کی اور مرطبا ۱۰ بادشاہنار دیکھا ہوا اور بعد سر
 قبرین سی کمال ایجا نا اودھم کالاش کو تیرا عی عشقین اودھم چھوڑ دے ہونا اوسن دختر کا اور نکاح ہونا اودھم کا اوشن شہر اوسر
 اور پیدا ہونا حضرت ابراہیم کا اوسن دختر سو اور دریافت ہونا پادشاہ بلخ کو حال زلیست دختر کا اور لانا بیٹی کو
 اودھم ابراہیم کو اپنے گرو اور بعد یوغ کی ولیدہ کرنا ابراہیم کو سلطنت پر اپنی جلا اور ترک کرنا بادشاہ کا اور درویش
 ہونا اور نکاح قصہ ظاہر من بطور افسانے اور کہانی کے ہے اور مراد اس سی اور ہے اور نظر غور سنی حال
 ہر ایک لشکر کا ہے اور لڑکر باطن کے بہت اسکی زبردستی ہیں اگر نظر غور کے سمجھے اور گوش دل سی نہیں غفلت کو
 نکالے تو اکثر ادا طن کے سنگشف ہووین اور فائدہ کلی حاصل ہووے قلوب کے واسطی طغرائی بہت اور غافل
 ایسی انسانہ اور حکایت سی سکا شروع سی اودھم اور تعریف اللہ تعالیٰ جانشاہ اور بیان قبر کا اوسکی بکلمہ بسم الله الرحمن الرحيم

یہ دفتر دوسری بحر حقیقت کا اوز نام اسکا گلزار ابر بھی ہے سینہا تیر قصہ ہی عاشق دیکھا اودھم کی اوپر دختر بادشاہ
 بلخ کی اور نکالیف و محنت کینچہ او کی عشقین با نثار دایو کی اور مرطبا ۱۰ بادشاہنار دیکھا ہوا اور بعد سر
 قبرین سی کمال ایجا نا اودھم کالاش کو تیرا عی عشقین اودھم چھوڑ دے ہونا اوسن دختر کا اور نکاح ہونا اودھم کا اوشن شہر اوسر
 اور پیدا ہونا حضرت ابراہیم کا اوسن دختر سو اور دریافت ہونا پادشاہ بلخ کو حال زلیست دختر کا اور لانا بیٹی کو
 اودھم ابراہیم کو اپنے گرو اور بعد یوغ کی ولیدہ کرنا ابراہیم کو سلطنت پر اپنی جلا اور ترک کرنا بادشاہ کا اور درویش
 ہونا اور نکاح قصہ ظاہر من بطور افسانے اور کہانی کے ہے اور مراد اس سی اور ہے اور نظر غور سنی حال
 ہر ایک لشکر کا ہے اور لڑکر باطن کے بہت اسکی زبردستی ہیں اگر نظر غور کے سمجھے اور گوش دل سی نہیں غفلت کو
 نکالے تو اکثر ادا طن کے سنگشف ہووین اور فائدہ کلی حاصل ہووے قلوب کے واسطی طغرائی بہت اور غافل
 ایسی انسانہ اور حکایت سی سکا شروع سی اودھم اور تعریف اللہ تعالیٰ جانشاہ اور بیان قبر کا اوسکی بکلمہ بسم الله الرحمن الرحيم

عبدی اوس خدای کی کو	ترجی جیسی بی بین خاک کو	حمد ہی اوس مالک جبار کو	ترجی جو دیتا ہی ہر جا کو
حمد کرنا کہ ہی عتد و شہر	کتنے ہیں کیکہ عبات جانگر	حمد ہی اندہ خلاق قدر	کو کو جیسی کیا پستانہیں
آدمی کو خاک ہی پسد کیا	اپنی اوپر آپا دسی شیدا کیا	عشق کرسی پر شکر کو راہ	لا سکا نکال و سکی جولا گاہ
عشق بار ہی آپ بھی پر و شہر کو	جب پروا و دھرم ہارے	حسن اپنی کہ اگر آپ تاب	عاشق و مخا دل کیا غم ہی کنا

همی لطیفی و بسق و کشتی
 بلبل و پست و پست و پست
 دوست و دوستی و دوستی
 کعبه بین میداگر می بین
 بگویم با عور کو دوزخ می
 نشسته می نرود کو فاش شکست
 پرور زنده جسا بوج الامن
 دشمنو نکودی برادرین
 روتی روتی بی بصیر تقیوت
 گبر و ملحد کو کرسی حدیث
 کر بلا بین شکر العین
 بهوش کای برتری مگر
 کچر نہیں ہم مار بیک ہی مقام
 سترای جو جو کو توکل کاران
 سبکی ظاہری خوشان
 آگ سی پیدا سمندر کو کرسی
 یہ معاذ اللہ مینے کیا کیا
 حقیری و برتری ہی پیدا
 ہی بیان چترین برتران
 چرخ باار غفلت با آب
 تیری لایق گوشتین شیرنا
 تو بھی میر محمد کو متفعل
 کی زبان کو توئی گویائی
 میں شاکو و زو نطق آفرین
 اس کی ہنسی ہزار ام پاک

وس بندہ پوری پوری
 گبر و ترسا و جو و بر و بر
 دشمنو نہیں جو کبھی ہم
 لاوی تچانی سنی و صدیق
 جنتی ساحر سنیں نہ جو کبھی
 یاد صرصری ہو تو قوم جان
 ہو و گو سال پرست بی اعتبار
 رزق و صحت ہمیشہ پیش
 طعمہ کرایاں تن ایوب
 دم میں مومن کو کرسی پر تو
 لال ہر کاشین ابن
 دشمنان حق کو ہو یوں
 پونجی کج حکمت کو تیری نام
 عقل اندکی کمان پونجی ان
 فطرہ پاک سی سدا شد
 طعنتہ جاندارا حکمر کو کرسی
 ہو گئی جیسی بر فاش خطا
 او سکی کی کراسکامی
 کسریں کسراں ہی ہوا
 ہی تری رسا قدر بجا
 بیان اپنی شجر اور فصول
 کر عیب نقص ہی کمال
 ہو سکی کیا اوس پتری
 میں شکر و عور کو توکل
 سخت میں کسناخ ہر لکھا

ہم سی برتری اوس کا دیوار
 سب کے بعد آشنائی ہی آو
 دوستو کو وہ بد و بدو اگر
 عالم و اہل شیطانیان
 چاہا بابل میں بھنب ہوں
 زو تیر فرعون ہو و طاهر
 راوہ آکر غلبہ ال اند ہو
 دوستو کو اپنی رنج و تیر
 ہو کوئی مقتول تیری ہی
 دیر کو سجد کری سب کو
 طالعون کای سی یوں
 عقل ہی برتر خدائی ہی
 جو کو کرا تیری حق ہی
 خاک سی پیدا تیری ہندو
 رنگ سی پیدا کر کی
 ختم تیر برتری ہی
 برتری کس کو ہی و کس
 برتر و کچاک بوجا ہی
 زو برین ہی جھا آواز
 لکھی اپنی برکات ہی
 توئی خود پیدا کیا ہو
 میں خدائی تو خوش
 ہی زبان یک پارہ
 کس کا و تری گز ہو تو

کیکت پیر ہی اویکو اعتبار
 ولین برکات کی ساقی ہی
 دشمنو کا جو کبھی کرے
 امی طلاق ہو خیر المین
 ہو مقام شہر دلائی ملک
 البیہ کو طہی ہو کانسر
 اور کنگان فوج کا گراہ ہو
 قبلہ ہوں اتحان کی
 طشت میں بھی کک کک
 غیر کو اپنا کری اپنی کو غیر
 اور اپنا نام ال پاری
 فہم ہی باہر خدائی ہی
 عقل و سنی کس کو فہمی
 خاک سی ظاہر کری جو خدائی
 سنگ میں بخش خدی ہی
 ہی ہر اک برتری ہو کرسی
 حقیری کرسکا و حقیری
 آتش ہر دستہ و خاکی
 اوسکی کی برین لیل و
 تیری پیدائش پیرا کرا
 میں عبودیت کو ابرار
 ہو وی ناقص تیر حق
 میں زبان دان تو ہر
 حواری خالق بیان تو
 تو ہی دلائل ہو کس کا

ہر اک برتری ہو کرسی
 حقیری کرسکا و حقیری
 آتش ہر دستہ و خاکی
 اوسکی کی برین لیل و
 تیری پیدائش پیرا کرا
 میں عبودیت کو ابرار
 ہو وی ناقص تیر حق
 میں زبان دان تو ہر
 حواری خالق بیان تو
 تو ہی دلائل ہو کس کا

گھرا ہوا ہے

<p>لطف سی کی دہی جی کی سیر حفظ کی ہون اگر دہی حسن اگر حسن کو تو سیر اذو حسن سیرین و سکا مالہ العالیین تاکہ نورانی ہو سیر اتن بدن خبر و پیغمبر امام ہو احسن حرمت او سکی نام کی برکت</p>	<p>ہوں کے کلمہ کی سیر حسن ہی حسن و بلکہ حسن حسن تاکہ نورانی ہو سیر اتن بدن سیرین و سکا مالہ العالیین خبر و پیغمبر امام ہو احسن حرمت او سکی نام کی برکت</p>	<p>اسی ہی مطابق اسم ہوا اگر حسن لفظ اور دہی حسن اگر حسن کو تو سیر اذو حسن سیرین و سکا مالہ العالیین تاکہ نورانی ہو سیر اتن بدن خبر و پیغمبر امام ہو احسن حرمت او سکی نام کی برکت</p>	<p>پہنی غنوں کی موافق اسم ہوا عقل کے نذر یک ہی طور دور ہو بنا ہر دم او سکی احسن نورانی ہو سیر اتن بدن خبر و پیغمبر امام ہو احسن حرمت او سکی نام کی برکت</p>
<p>گرفتہ پید ہون الی سکا مالہ پاک ای دستاد جبریل میں و عبدہ اور پیغمبر و دستاد سلام الی الی الی الی الی الی الی الی سب کو آہستہ تیز سیر جسم سکا مالہ الی الی الی الی دوست لسی جو کہ جود حق حب الی نورین ہو دلین اگر ہو مفصل الی الی الی الی الی الی راہ حق میں متعدد نہا کر ہی ہر اک صحا سسی الی الی الی تحکم او کی الفتون کے ولین ہو جو رہن صحبت میں الی الی الی فاطمہ بنت قید الی الی الی جتنی میں ازواج خاں ملکین انسی جو کوئی کہ ہو بہ اعتقاد دامن و سکا مالہ الی الی الی ہر گویا ہر ملک ہر</p>	<p>تو بہ پستی بار و بار آئے خان ناخ احکام شریع سنا فقین پونچھی اس عاجز کا تحفہ الی الی بت پرستوں کو نیابت شکن لالی و عطا و پند الی الی الی عنصر او سکی چار بار مجھے دل ہو و سکا مالہ الی الی الی ہو دل خوش دہی خوشند اور آوی و کی کو خوشش کا جان پر لینا لا و سکا مالہ الی معرفت کی برج میں الی الی تاکہ تیرا باغ ایمان سنو وہ ہر سکی پیشو او معتقد ام کلثوم آپ کی ہیں شیا اصحاب المؤمنین ہیں الی الی دین نیامین اودہ نام کفر کی طوفان پانی ہی تھا پیشو الی الی الی الی الی</p>	<p>اسی ہی مطابق اسم ہوا اگر حسن لفظ اور دہی حسن اگر حسن کو تو سیر اذو حسن سیرین و سکا مالہ العالیین تاکہ نورانی ہو سیر اتن بدن خبر و پیغمبر امام ہو احسن حرمت او سکی نام کی برکت</p>	<p>پہنی غنوں کی موافق اسم ہوا عقل کے نذر یک ہی طور دور ہو بنا ہر دم او سکی احسن نورانی ہو سیر اتن بدن خبر و پیغمبر امام ہو احسن حرمت او سکی نام کی برکت</p>

اسی ہی مطابق اسم ہوا
 اگر حسن لفظ اور دہی حسن
 اگر حسن کو تو سیر اذو حسن
 سیرین و سکا مالہ العالیین
 تاکہ نورانی ہو سیر اتن بدن
 خبر و پیغمبر امام ہو احسن
 حرمت او سکی نام کی برکت

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

<p> اس سبب توں ہی جہان برون تو تباہی دیدہ امی اولیا اگلے سے جھکو کہ قدرت نہیں دلیں تیری ہوا اثر اس عطا ایک ن کرنا تائیں سبک روح عن تفصیل میں ہی لکھا کتنی تھی ادھم ادھی خلق ہی بہت ناوہ حکایت کی ہے غنچہ شرمہ دل و سر ہوا دیکھی خالق کی ہی صفات میں کہوں اور راز مستر قسم تیری فقیہوں کی ہے رو رہو ہوئی کو وفا کی ہے لین گہرا ہی معافی حاصل مغز معنی ہی نہیں بیٹھ قصی پر دین ای فساد بھلا تاکران بات تو خد دل پر بھلا میں لکھی اس میں اسرار بھلا </p>	<p> سقیا جان کے دین حکم سنو بالیقین اس جگہ ہی خاک کا کر چکا میں بلاغ میں بان گزرا تیری دلی حسین </p>	<p> گروہی رہ میں تو بہر کوں ہے کفن کو کوئی کچھ نیچے کوئی جسم اس طرح ہی پاک تر خلق میں جھک میں کبر </p>	<p> گریہ ہی میں تو بہر کوں ہے گو کری صد بار بس جلدی تھانی کو نہیں صحبت کا شر خالق تاثیر ہے پروردگار گوشہ خلوت میں کر کی بندہ شوق دلی بلبلان افکار حال پیش میں کا ابرہیم آغاز قارہ افراں قفسا اوں سے پیدا ہوا ابرہیم دلیں یوں پاکہ سبب تیاں جلوہ ہامی قدرت حق ملک صورت قصہ ہی قشدر اختر دونوں کے حق میں لیکن بود گوہر تابان و در آبدار اسکو گنج باد اور جان تو پرورد شد یہ مری گفتار بود کو بھی اس مغز معانی کو پوچھ ہاں وہ پر باد میری جان کنی </p>
<p> سبب تالیف کتاب کا او میں نے مسطور حال تھا پورا کا فقیر فی خوا عشق کا او کی ہی فکرت دیکھو وہ داستان کشتا خلق کہوں چشم غریب تصایہ قصہ خلق میں کو قسم ہی نہیں کوں کہ ہونہر دیکھو تو کافی ہی چاہی پسا اس میں بان ہی نکار ناز میں راز معنی کو کیا میں بیا گوش ملک کوں تو ہی بیا کہیں کر تکلیف و رنج بیا </p>			
<p> اور رنج تکلیف کی سبب عشق کی ہر قسم ہی کی عشق ہی بیمار دل کا طیب ہنجران عشق کی نہ بجا مرہا ہی عشق عالی تر </p>			
<p> عشق کی ہر قسم ہی کی عشق ہی بیمار دل کا طیب ہنجران عشق کی نہ بجا مرہا ہی عشق عالی تر </p>			
<p> عشق ہی بیمار دل کا طیب ہنجران عشق کی نہ بجا مرہا ہی عشق عالی تر </p>			
<p> ہنجران عشق کی نہ بجا مرہا ہی عشق عالی تر </p>			
<p> مرہا ہی عشق عالی تر </p>			

عشق کی آگ شمشادہ و شمع	میں یاد فرمائی و نوحہ	ہی فلک سرگشتہ سودا	ہی جان فتنہ غوغای عشق
ہی اسیر عشق ازاد جهان	نہی سرب عشق ازاد جان	عاشق کو عشق کی سی بھلا	دو جان میں ہی بلند آوازگی
گر دہتی عشق بوسہ کشترا	کب بیجا کی کوئی لکھا کتا	و کر اسکا ہوتا کیوں در کھیز	موتیں نازل آئیں کبھی بھیز
یتا گر جنوں اس کلفت جاہل	تا قیامت کون ہی اسکا نام	کر وہ شیریں پر نہوتا تبتلا	کب کوئی فریاد کو بھانسا
عشق کی کیا کیا کشتیں بخت	عشق ہی فصل فصل کے گلہ	ہی میں آسمان میں بکلا	فتنہ غوغای عشق کا قضا
کوئی ہنسافل حال کہیں	عاشقی عشق ہی جانیں	عشق کی ہی ہی ہر شہید	نشاء الفت ہی ہر عابد مست
یاد حق میں ہر لایک لروم	غرق ہی بحر رحمت میں	عشق کی یارب بھی درخیز	جس سے ہوں دل اور جگر ہلکا کیا
غاک ہو یہ پتہ زار استخوان	حجب کا باقی نواہ نام و فضا	بارگاہ عشق میں ہر ایک شہ	کم ہی دلی ہوئے بے شفا
تجسس میں کتا ہوں کی نگہ	خوب لچپ نہایت ہی	گر ہر سنگ جس کی فرود دل	چاق اور چوند ہو نہ فرود دل
پیر صد لہجہ ہو نہو نہو جان	ہو دل فرود باع و دو	عشق کے معلوم ہو نہو	تو ہی سبھی و سب کی جگہ رگر
یہ روایت آویوں ہی کھی	یوں ہو پیدائش بہا کہیم	باب نکاتھا فقیر بے نوا	ادہم اور دس دس حق کا نام
لیک سن میں تھانہ جوار	وضع خوب متغی نکشہ ان	عابد زائد کریم و پار	عاجز و سکین غیب بی نوا
صاف طہیزت نیک خصلت لہجہ	بوستان حسن بکثرت انوار	شہار لبس ازادہ و وہ مرودا	ایک جہاد لبگی رکشا تہا
گرچہ تھا ظاہر میں مشورہ حال	تھا ہویدا و میں او بکا جا	خاکسار میں بھی او بکا جا	قد کشیدہ مثل سر و جہا
تھا بدن اسکا جوا مینہ شال	خاکسار نامہ احسن و جمال	شوق سیاحی کے تھا اسکال	سیراط جو اب کا خیال
قام اللیل اور دگر و نہ دار	رات دن مشغول باو کرگا	دشت و صحرا میں قلندر و کرگا	عمر کرتا تھا بسوج شام
خوش جھاک لاتی تھی آتہ ہوا	چند روز و جاہا تاسترا	ہوتی اور میں جاسی طبع و جا	اور لب کو وہ جاتا تھا چلا
بکروہ تر طس و شب بیدار	دوست تھا کو رکشا تہا سدا	کرتا تھا اوقات صحرا میں	رہتا عمارات میں تہ و تر
اختلاط خلق ہی بیشک ہلا	جو بجا اس کی وہی چہار ہلا	کیا کو نہیں جو زہا و میرا	بان مستلک صخرہ صدفین کے
اختلاط خلق ہی بندہ	ہو سکی تھسی تو کچھ سکو کم	تو سمجھتا ہی وہی بجات	کب خوشی وہی تھکتا تھا
گرم سرگین خواہ کی آگین	لذت ملو اوندہ و آگین	دہن میں دسکی بھی آگین	و نہجاست نعمتوں برفین
تو کجرت میں ہوا مبتلا	کب ملی خلوت میں تھکتا	تیرگی کثرت کی چیتہ لسی	خود بخود تو ہو و ہر کسی فکر
راگو بھی عروس غمگنا	جانی و خند کو کبری ماکنا	چو دس کثر کو تو نہو جاکنا	چکے ذرا تو بھر وحدت کا ماز
بھر دھکا اگر ہو موج نہل	آپ کثر چہا ہر موج نہل	او سکو نہائی میں وہا	رہتا تھا جگل میں ہر دھلا
بکرتا تھا یا ضحک و کما	نہا طبیعت پر بے اسکی جلا	سیر کرتی کرتی وہ رعبا جلا	بانج میں اک و زایا گما

گلزار مراد

ہو گیا وہ ایک بیک شہید کچھ سی اوسکی نہ کچھ اپنی کسے زلف اوسکی جمع دلکا زار جس طرح سرج حمل بدن آفتاب پھر کیا خدام فی آراستہ ہو گیا تار یک آنگو نہیں چہا رعشتہ نادر اوسکی اعضا بدن گزرا پڑتا ہو گیا چھی وان چرخ کی سی سی بھی ہوتے تھے بار محو مطلق و سچ یرو میں ہوا باتہ سی چوٹی زانم شیا جس سے ہی سر نہر گلزار جہان سر و سی قمر کا گیل دل کا عشق ایل میں ہوا اوسکو میر کی رانجھی سی کی دلی تیغ بران سنی یاد تیر تو بند آہن سی میں دھمکد ہی مجاری بھی لیکن کام کا ظاہر میں پھر قلع و قات ہی و شاہ دو جہان کو در بستر ہی جو ہو جزیق و در راہ باطن دوسری سی کیا کر گیا پرتلا می یک خیر حق جو کچھ ہی و سنی تھی ولی ظاہر میں جس حوار	تک سکل و شہرہ میں کیک سدرہ تن کی و نذرہ جکی سنے آنگہاں اوسکی آہو دم نشکا نہجی جانی میں ورنشک ہوتا جیہ پردہ او سکیا نا خوا مرغ بہل کی طرح پڑا جوان جسم کو باہید مجنون ہو گیا پہاڑ کر کپڑو کو آخروہ جوان ناو کر و فغان شہد بار اپنی بستی ہوا باکل فنا اوس پر یک کی جو دیکھی ہوا عشق کی تہا بہن گلکار شمع پر پروا کو نائل کیا کا نہیں مجھ کو ہو کا فوٹو و امق و خدا کو دی ہوگی عشق سے قطع علائق ہو گیا اس میں جرح ہوا کی سار گر یہ ہی عشق تحقیقی کیا گر تحقیقی ہو تو پھر کیا بات ہو جو ہو عشق خدا سی ہو بت پرستی جو ہو ہر شہور دلو تیری جس ہو ہوگی کیا ظاہر کا اوسکی گوتو مرد بیکر مشہد دنیا کو تو اصل تو وہ بھی یہاں دار تھا	ہو گئی آئینہ سان صورت ایک طندی سانس کر گیا یوں کسی مجھ میں ستر قصو چاہی لکھی کو عہد و ن جو لکھو میں اوس بھی ہو دلواد ہم کی ہو کچھ بیک مثل مرغ کسم و قلمبہا عشق فی بار اوسین ہنہ رستے اپنی ہوا دم تنک بیک میں ہو کر گل کی دم دم میں گرتی جاو کر عقل سی ہر کار و بار عشق دل چکو و نہا قمری چاکا دل لیجا کا کیا دیوہ وار ہو گیا بجان جس کو کبر رغبت نیامو تا کو دلی کر بند ہر جزیق میں انتہا محو کبہ داغ ہوں جیسے عشق باطن کی طریقی قال باحقیقہ کاملی و سنی پتا دل لکھا اوس پر کہ جو ہو پاید ہن یہ ہر اک ان حب خدا طفل نالغ ہی یا مجنون کہ تھی ہن ایند تعالیٰ پر جیسے چھیل سانی کی جلا	کچھ نظر آئی عجیب گت دم بخود حیران و شند گیا دیکھا پاکی سارہن اسکا جو اوسکی تک سکا کرو نہیں گیا حسن کی تعریف اوسکی لگا کر جب سوار اوسکی کو علی سینہ کی اندر دل مضطرب ہوا وہ کہ بعد آج کہہ مویش عشق فی اوسکو کیا پاتا گریبان اوسکی کو نہیں بچکا تھی نگہ اوسن کی کافیتہ بی خزان گلشن و گلزار عشق آتش گل سی کیا بیل کو خوا خواہ میں یوسف کے دیکھا کرنا کچھ کہا آلی ایشی شیرینی بن چاہتی ہدایت دین و موعظ ہی ہر اک سجا کر قنار بلا کٹ سکین و نہ کب خیر عشق ظاہر ترا ہی ہند افعال ایسی لیکن مجاہدی بے بلا گلرخوں کی عشق کیا ہی یار و فرزند و برا دستہ را ز ظاہر پر جو تو مفتون ہے مرد وہ میں جو علائق تو کر الغرض ان فغان خیران ہ گرا
--	--	---	---

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اے علیؑ کی بات کے قریب قریب
 شمعِ مہرِ دل کے دہانے لپکان
 جذبِ یمن کو بڑھتا دیکھیں
 جذبِ یمن کو گہری قوت کیا
 عشقِ حسیٰ میں جوں جوں
 ماسویٰ ابر کی چادرِ نظیر
 پیریں کے گنگا بریں جاگیر
 ہر سیامینے دا کوہِ تکران
 مالِ دولت پر یزیدِ جسدِ بقدر
 خلقِ جسکو جاہی پادشاہ
 او سکی سر پر خلقِ کاہی
 کر عطا یارِ مجبویٰ جامِ عشق
 اے خدا اے ملکِ دو جہان
 حبِ نبیائین مگر بھگو لیل
 بھگو لوں گزشتہ و رواں فکر
 ہی شبِ بیک رہ میں تیر جا
 ہر گز گزیر میرے حدی میں
 ہی یہ محنت ہی تری ہو گزیر
 عشقِ بھگو لیلیا کس حسن
 حسن کی مشتاق ہر اہلِ حسن

تو ہی پی ہو گیا اگر بیان سخن
گل پہ بلبل کی طرح گرم دھن
چد بزل کا پر بدین تیرا
وہ جاوہ خورشید الفت کیا
اور تلی من تن پہاں میں
عشق کردی غافل کیسے ہو
اور گردان سنگت لاجچہ پر
عیش و عشرت خند و فرقت کیا
ہو تجھی و تیرا ہی لہر و در
و پیا دہب سے ہی غم میں تیار
سیکڑوں غم سے دل و کھانکا
عالم سی من ہوا نجام عشق
مناجات
راہ وطن کی سیر ہو تو دلیل
راہ کامیر تو ہی ہو راہ بر
رہنما تو ہو تو پوچھو میرا سن
ایک جنت تھی ہی و کس قدر
سامنی چپ میں ہوں باخیز
رگ کیا بجا راہ دہم نہوں
پہو چننا ادھکھا اوس باغ

پیر میں سجا شل گل تپا چلا
 جذب گو کر بنا، کہ کو کر با
 جاوٹ جذب ہیں، گو کر
 جذب گو ہی لیکٹ و غم
 کر با کہ آہن آہن رہا
 بیزین آسمان بن آہا
 دانتھزل ہی خلقت تمام
 اسلانی چول ہی غم جا
 ہاں ملک و ات تمام جلا
 تیر غم کا ہنسا، اوسکاوا
 کوئی دنیا میں نہیں البتہ
 یا آہی معرفت کا دودھ جام
مناجات
 اگر تیری طرف ہی تھپا
 یوں نہ رہی دپریشان تبا
 دست گیری کر سیر کو ہی
 کیونکر وہ محدود بی تنہا
 رحیم کا اوست تیری ہر تیر
 عشق کی باتوں کی کشتا
 میں جہاں شانہ زادی سیر

فرغ سلان ہو سو پہر آہو خفاں
 برکشش ہی عشق کی سبب
 فرق اسین او میں کے اشتیاد
 رت دیدار و چشم ہم نہیں
 عشق و وہی کہ کہو کجولا
 مجھ بھواؤ کی آیا سوا
 آنکو دلنا ہی یہ عالم صبح و شام
 ہم بسمل بستہ فراق سے
 حیدر پڑتی ہیں شبنام
 سو بلا میں مبتلا ہو نہ فصل
 دور دو غم ہی جو ہو
 جس سے خود دینی کا قصہ تمام
 مرجم ریش دل غور کا
 پہر ملا کہ نہ کہو کوئی راہ یا
 دست گیری کر سے ای و
 تو ہی خود غفار ستار و رحیم
 فوق ہوا سپر استی ہی کیا
 طلعت عصیان مبدل ہو
 عاشق و محبت کا کھنجر
 پتیرو ہی اپنی گھوڑکی حنا

کرتی تھی اور کنا اور چکر کنا اور بانو سخا اندر جانی سی اور راکر شادینا اوہم کو دور باغ سی

دلیہ دسم کی پوری شلق
و خشیہ و کیطرح کرنا تھا نظر
سنبلیستان عشق کی بین

نگاہ پر لسی ہو ایک تخت
حرم میں و دربار کیم میں
در در بیان اس کی سستی پڑنے

ارغوا فی رنگت تها صبا
فتشاه اغت می تها و کو فتر
عشق یار کو بچین طلسم

دکن میں زمین زعفرانی ہو گیا
تسکی گشتیں لگی رہی سوکری
عکس کو تیاہی ہر شے کا ام

بیکو در ویشین از نورینه عشق کاچونکه جبین ملین شانه زدی پر کیا یان کا منه باین سکی لیا هوا ای یچی کردار کی سکی نرا بیکه ترا غصی کا شنه او کچو گاه کو آتش سی لارم چی سده گر ایشر نسی کرین اختلاط اختلاط ایل نروت ہی بلا عجز و غیبت ہی مان بظنور آئی پر سنگ بر دارو گیر مرغ بسجل کی طرح تر بارو برین تھا زین پر قطره خون لدا کر یا لوح زمین پر کیت سلم کا ماسر خنجر سی جیب مویش کا تھی کٹری و سجا پچو غلظ خون پچان از زمین پر لوتا دیکر مکر طوفان دارا سبدا جسمین تہا تھا و دنیا از منور از بان حال کتنا تھا کور چشم ہی جبر کی شہ کی کٹری اور کما اس سکر کو بانو پور بخلان ملج جو ایش ہو عشق کی تائید و الفت کا اثر رکھہ حال ایجان تعلقا طیس کا	مکح سنی و چند عشق او سکا عقل کو سون بہا گئی اتری راز غمازون او سکا آشکا غصی میں اگل کو بولابن گیا جو محی سوار فانی میں گیا عذر خواہی ہی جو تھے خلقت ورنہ ہلکا خاک ہووے سدا نگار کو لازم ہی دسی آستیا اونسچ کوئی ملاحاتن ہوا کبر ہی پسین سوختی ہووے لیکھتی درویش کو کنگی آس خونسی اسکی ہوئی نگین زمین نقش حرف پاک نام دلریا نام نہنرا دکھا لو موسیٰ ششم اوس فقیر خستہ دلش کا گر او کی خلقت نہ ہووے شہر کی جانب ان دیو ہوا ہو و مان حاضر تھا سو حیران رفند رفتہ از شرین بوخی او برین ہو غمیں شتاق وصال چہر اوس فقیر کٹ شہر اوہ اضطرار اسکا کہیں کم ہو عشق کی برین اس سچھی کچھ نہیں ہو قوت نہا زبست کیا ہی و سکا جذب ہی برین	عاشق مکین کو کیو کو کچھ حاصل کی کیا دانو کوی اس طرح و سکود لا غارو تی نمل کنیدا جلا د کو ہو ز رنگین جو غمیں چھینک آتش سوزان ہی تہا فشاہ اسیلی فرما برین جیسہ لورا اہل خدمت پاس علم جاگر نہ گان حق برین مسکین غریب پاک کر پڑا ہی مویہ خاکیر دور تر بنی سی جا کر لکیر کچھ بھل و شش بازہ جو ہو قطرہ زمین پر جاگیر چرخ بوظونے اس تہا گوئی کی مانند سلطان ہوا ہو کی قربان گرد او کی سات بچہ بچہ خلق باطل و پدا رفند رفتہ بو پچا شمل گلا پاوشہ شستی ہی اس حوال کو گوئی سپاہ تہا سہر سو کچھ مال کار دلمین سو جگر اس کٹی میں طیش کیستہ تو اگر اس سکر کو کی گایہ کر یا دل نہ ہدایہ ہی کوہ میں گر ہو شمل خود پدا	تاب کبانی دل میناب کو عافیت اسکی لیا و گر نہ جس کے آتش ہو گیا وہ شوح و قتل کر اس بیدل اشاد کو یا وہ گوئی سنی و پچنی کا مین رویدر او سکی ہے خلقت گر گاہ حالمو کما جالو سم ششم خائن و سکود ملین سمجھو کبر سی دور اور دلت ہی قریب خام ہی جنت ہی فلاک پر سر کیا و شش کتن سی جہدا جان نی میں رہا ثابت قدم تھا و شہر او یکا نام دل پزیر نقش ایک ظاہر کیا ہی جیب لوتا پتر بارا وہ حاجب دیکر سبکو سچھیم شکبا آگ کی آگ سدان باد قارہ حیث خلقت کی اوڑی ہووے آپک یا سر کی استقبال کو ننانہرادی کی فقط جی لایا شہر او کیو گہر مین سی جذب لغت کا مقبر ہی اثر یہ کسی عارضہ ٹر گجا کمین کر در او سکی کشش پر نظر کتب خفان مین ہو لعل لی
--	---	--	---

کتاب الامتنان
عاشق مکین کو کیو کو کچھ
حاصل کی کیا دانو کوی
اس طرح و سکود لا غارو
تی نمل کنیدا جلا د کو
ہو ز رنگین جو غمیں چھینک
آتش سوزان ہی تہا فشاہ
اسیلی فرما برین جیسہ لورا
اہل خدمت پاس علم جاگر
نہ گان حق برین مسکین غریب
پاک کر پڑا ہی مویہ خاکیر
دور تر بنی سی جا کر لکیر
کچھ بھل و شش بازہ
جو ہو قطرہ زمین پر جاگیر
چرخ بوظونے اس تہا
گوئی کی مانند سلطان ہوا
ہو کی قربان گرد او کی سات
بچہ بچہ خلق باطل و پدا
رفند رفتہ بو پچا شمل گلا
پاوشہ شستی ہی اس حوال کو
گوئی سپاہ تہا سہر سو
کچھ مال کار دلمین سو جگر
اس کٹی میں طیش کیستہ
تو اگر اس سکر کو کی گایہ
کر یا دل نہ ہدایہ ہی
کوہ میں گر ہو شمل خود پدا

<p>و اگر کوئی غمی بر من مشعل شود و تا و آن خلق خدا کار و جام و من فقیر خسته خاطر کویتا</p>	<p>کوئی مانع بود از دستار بیضا کرد تا خدا بادش در بار عام</p>	<p>بر ملاطفت کردی و من ظلم کو اتفاق وقت می ده روز تها</p>	<p>که از ابراهیم به سکو چسبی باندستی تعلیم بود بود چه احباب میم نیشد کا جرا ایکه در بان نیشد پائین کا</p>
<p>ایک گوشتی من کرا انشا بانو بود چه کار حال من در ویش کا جلد تر کرا و سکس حاجت کو کیونکه لاتنری قول و جواب ده توقف خالی از حکمت سیر یعنی جاستم قابل گستر قند کی می سی سی سی کو لعل من نفع و زیان می اور می سی جان کا تیر من او سکی پی تو می سی افند بر طریق سفت غیر الانام گریان نامور و انیری مر دختر شه پر میو جو من عقد شرعاً پائے دختر مر مجسمه کز ناد و جهان من بعد مرنگی چش او چه گدا بس غضب می حق و شعله گدا پیرا و می جاپر میو جاکر گدا کاظمین غنظ کب جوتین ام رنگ آل چل کے او سکی بود ہی بیشک لائق گرون</p>	<p>موم بخود حیران و خسته لب بادشمنی حکم یاد سکود عرض مطلق کری من رد گزنا چا می سی سوال دیر می تیری دعای من گدا بنتر او سی جاکر با لعل جو شمن من گدا لعل کو کیونکه معلوم او سکود تو حاکم سی کیا جاکر جاننا بنتر می رد و قبول آکی او چکو کیا او سی سلام ہی بیان آتی سی کیا نیر تی طایر و سک او سی کی جلد تر کرا و سکس حاجت کو نوکر جاکر خورشاد سکا نکاح جیتی می تنگدق بجا سک می بیان من زیر ترش عیاد میلا ہو کی غصی من رو کنا غصی کل می و جاکر غصی کو تو د لکی اندر جاکر میو الی من ہی یہ کبر می</p>	<p>بر سر و دیار دهم می کیا صاحب خدمت سایه می نظیر مدعا کی سی دل دیوشن گو که و کینی نصیب من رد من کز سوال حاجت رد می و سکسوا جاکر می عقل کل کی فهم سی جاکر باب خطل کے سوا دیتا او سکی اندر می تری جاکر سنا شو تو سولامین مستلا بادشمنی حکم کو لایا جاکر کیونکه کرا می مقصد قلبی کس می یون جی حالت بنا بعد سک پر کد میا می چش من و سب من جاکر بند می یک مولد کی من ایک پان من اندر می من فقیر کچھ ندوم کو دیا و منی جاکر رعب سی شرک و لعل من سر جوی من من کامل کی می بلایا می کاشد روک فقیر</p>	<p>سار و الا جاہ کا پار پست راست جانب پر کرا انشا جاکر کس کے غمگین حیران ہی کرا کر عطا جوشی و سی مطلوب جو مالک فلاک و دارای جهان چو اگر و می تری من جاکر لیک کب یون جی و سی عقل لعل گدا و رو کی ناکی انگین تو تو می جاکر مال سیم و زر سبیلے کز نای می دیا او سکود خدا سنتی می حبیب پست و زریاد وفا لعل از ان پو چا بیان کرد عا پو جیت ابی حال تیرا و شاه پادشمنی سک تو می اسلام گو که من و منی من غصی کر ز طاهر کب سک و سک آکی حق کی اسی وزیر من اپنی دل من لعل من کاکر گو که غصی کا نایت جوتین پیرا و من من غصی دل من لعل من اپنی کاشد و زری</p>

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بعد ساعت کی گماشتی کن سنگی پیر لولا درینو خلاص طبع کو سن جس کی گنج بات کوئی دیتی ہی گشت ملتمس ہو میں حراشات کچھ نہیں معلوم جب تک ہی یہ گویا جی طاعت اکل سخن کئے سبب چاہی ہی پر ہر حفظ گوئی کوئی بوئی قتل وضع و ریت نہ او کی مرد حقانی کی پشانی کا نو رعیت پر ہو جو صاحب حق مرد حق تھا نہیں اب گمان اہل دل میں بے لوی باد بسکہ معنی کتنی ہی خوب گیارہی ہر راز نہانی ای فقیر بندہ عاجز ہوں کہیں شہر میں آیا تھا بھریرا قدرت حق ہی چلا اسی ہوا تیر فرکان ہو گئی سبب جس نے دی بیروت دولت ہوش گوش و عقل و دین برحق تو کر مری حاشا رو کیا لولی اگر میرا کسا	عرض کر حال فقیر نہ جان عوض کے قابل نہیں اس کا عرض ہی شد کیا کروں ایک سخن ہر روز در پی ایچا ہوتا ہی نہیں معدن خطن کے اندر کہ سوچا کی کہ تو کلام پسند اک سخن ہی جو ہم کہا کہ ہوش تر اہل پر عیان تھا او کی شاہ کی دلیر ہوا تھا کسی پیر ہتھی پشانی بیت حق ہی نہیں وہ نہان کتا ہی فوج گو کہ ظاہر میں ہوں باج لشکر و عون کو غارت کیا جس کو نہ ہو گیا برہم و زہر گھنیز از غار خوش دلکی بہلا نیکو خوش ہوا اوس خچا کا دیار پڑا میں ہوا سو جاو سپر جس نے دی یہ خوبی و شہ ہمت جو کر مطلق حق تری شکل ہو شکل جان بحق میں تیر کنتی	کہا کہا ہی کیا اونی بدل جو کہا ہی اونی بدل سینہ در دم صفد قیاس ہی زبان تیری کلید کر فرقت میں لبو کو اپنی حبیب اپنی لبو کو توئی ہی اسی ہی چاٹنا تیری ایک کلی ہی ہونا چھوٹ شاہ فی جہنم کی آفتاب آخر اوسم کو بلا یا شاہ وہیں سمجھا ہی یہ مرد ہی شہر کا سیما عیان آئی تنہا عیب سے کیا حفظ حق قہر ہے اوس کا حال طشہ ہر پیکر شہ فی پو چھا اویں کہا اوسم فی اسی شاہ میں کوئی دیکھ کر پایہ باد شہ زادی چھین سوا ابر خیم رشید میں کیس ہی ہی تم سے فقط میرا جسے بخشا ہی تھو جو اس عطا پر او کی نظر اوپر گرا سکا کما میرا تن میرا مثل جاپ بفت	کہ بیان مجھ سے مفصل میں نہیں کہ سنا کر وہ سخن ہی بان زمین کلید لفظ الی کو کہیں ہو عیب ایک جہت در پربا راز میرے ہو یا ہو گیا اور قہا ہی سی سی ایک سی پید ہو فطر و کبر کچھ نہ بولا وہ زین خوش سامی اپنی بٹیا شاہ عابد و زاہد کریم و پار پیش چشم عاقلان باد شہ کو طبع اپنا کیا جابر و ظالم سی و سکوت معنی میں لفظ و کی اندر کہ بیان جو کچھ تھا ہی دو ہند سی ہون میں وار کی ہی اول سے فقیر پس سے گزری مری حل ہوئی معنی سنس ہر ذات پاک حق و جلا دینی باجید و عداک عقد شہری میرا دوش حق تعالیٰ ہوتا زعم ہی ہوا و صل درسی ہوا
---	--	--	--

۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>رو گیا خاموشی شاه مکتب آ</p> <p>اسلمی دہ دلمین اپنی تنگ</p> <p>اسلمی گشتابی تو بیرون کار</p> <p>موم کو کرتی ہیں مصلحت</p> <p>کام وہ کر جو ہے تیری کام</p> <p>دعا دیا نت نیر ہو گیا</p> <p>دینے گستاخی سیری کی</p> <p>کون ہی تو گیا ہی تیرا خاندان</p> <p>بند آہن ہی سخت ای باب</p> <p>قاصد بدعات و کفر و ادھر</p> <p>رستم دوران و شاہ باوفا</p> <p>لیکھ رفتی ہو عین بی شک شہا</p> <p>اعلیٰ بابت احمد اٹھ</p> <p>ہو گیا فی الجملہ کچھ دلیر اندر</p> <p>فتح کچھ اسمیں نہیں نزدیک</p> <p>تاکہ ہو دریافت اسکا شرونی</p> <p>جانب صحرا ہوا دم روان</p> <p>ہی خیالوں پر فقط اسکی بنا</p> <p>نہا خیال وصل و لرزین</p> <p>ہی ای سی عیش خلق و خیر</p> <p>دیکھتی جسکو ہی در شاہوار</p> <p>ایک سی سی ایک و نا آبار</p> <p>خیب سی ہوتی مین وارد جان</p> <p>تاکہ ہوں انوار دلمین جلوہ گر</p> <p>ہو نہین جو محسی ظن ہو عید</p>	<p>حبیب سنی ویش کیست</p> <p>ناع اقبال عا ونگ ننا</p> <p>راہ ہوا سنی مانع تنگ</p> <p>سہل کو کرتی ہیں جانک</p> <p>کیون ہی طالب خیر و ناک</p> <p>غناہ فی بعد از نمل کیسا</p> <p>گرچہ ہی یہ شاہی کی خلا</p> <p>چھوٹے کر اپنی نسب کا تو بیا</p> <p>آدمی کیواسطی نسب</p> <p>حید علی مین میر حضرت عمر</p> <p>قاتل کفار و محبوب حسد</p> <p>گو نسب سجا نہیں کہ کام کا</p> <p>فاطمہ کو جبکہ فراموشی بنے</p> <p>حبیب سنی و ہم شہر و پیر</p> <p>گر کر و خیر و خیر نام</p> <p>مشورت و کار ہی اسمیں و لکب</p> <p>پانی حیت مرضی شاہان</p> <p>ہی بھی نیانی و ن کا جرا</p> <p>ہوش نیانہ غم و کار</p> <p>ہی ای سی غم ہی ہی شمس</p> <p>ہن گرو سکی نہایت آباد</p> <p>گل مین گین اس کی چشم</p> <p>دسید تارہ خیال آئی</p> <p>صاف گراخی خیالات ای</p> <p>آپ فراموشی و با لور</p>	<p>کیا ہوں پڑاؤں حسد</p> <p>نادر نہ سی کری کچھ دعا</p> <p>کسو ہی مین سبکو کچھ</p> <p>اونسی تو پتہ ہی محبوب</p> <p>اپنی کینختی سے تو سوا ہوا</p> <p>نیک ہی ای اس جہا کی کو</p> <p>دلمین اپ تو کرا اضطراب</p> <p>خطا ہے جو کوئی معذور</p> <p>ہی ہر ایک کو سطلی عجب</p> <p>ہی نجات میر جی عیا</p> <p>واقعہ اسرار علم سلین</p> <p>سین لول و پاد و جیران</p> <p>کچھ نسب ہو ہاں کہ یلو</p> <p>ہن نقیذات ظاہر ای قنا</p> <p>عاشق دل خستہ و لرز سے</p> <p>صورت بیت مین پاک و لطیف</p> <p>مصلحت اون سی بھی کرو</p> <p>وہ طیل و سبکی بھی کم ہونے</p> <p>ہو گیا وہ غرق دریا و حلال</p> <p>دیکھتی جسکو وہ ہی ست خیال</p> <p>عقل ہی باہر کہ نہایت خیال</p> <p>بچران ہی یہ گلستان خیال</p> <p>ان خیالات دلی چاکہ ڈال</p> <p>علم ظاہر کرنا ہی نفس خیال</p> <p>خیر و نیک حق طوطی جمل</p>	<p>چرخ پاؤں صلیا سے</p> <p>دلمین کچھ لکھ سکی خوف تنہا</p> <p>عار دنیا کی ہی سدا غنہ</p> <p>ہن بہت کار و خوبی ہے</p> <p>شرح نیستان سب تجھ کیا</p> <p>عار کو اور تنگ کو ظاہر جو</p> <p>میں جک کرو کچھ لکھ کا جوا</p> <p>در دل ہی اپنی توجہ ہے</p> <p>ہی جو ظاہر کا حسب و نسب</p> <p>حب کما اور ہم لاشی جہا</p> <p>نا صریح حامی دین نہیں</p> <p>حجت حق نہ ہمانی گمان</p> <p>روز عشر کی حل سے سوال</p> <p>وہ ان نہیں سیر کچھ کچھ</p> <p>شاہ فی سکر کیا رویش</p> <p>کیونکہ اپنی قوم مین ہی شہر</p> <p>جو میر گم مین ہن چش</p> <p>خاطر نا شاہ کچھ حرم ہونے</p> <p>تھی دلمین نہانی وصال</p> <p>کوئی شادان ہی کوئی ہی</p> <p>ہی بہت عا وریا خیال</p> <p>سہو ہی اہم خیابان خیال</p> <p>کام دنیا کی ہی خیال</p> <p>علم باطن کی ہی خیال</p> <p>کروا ونگ و صوف ہر گدی محل</p>
--	---	--	---

خداوند
عز و جل
وہاں
نہایت
وہاں
نہایت

یہی جو پیدا کرے جھپٹن	میں ہلاکت دہک دیتی ہو	یہ افسار دہی کہ ملن کو نہیں	تا ہویہ انجیر ہوا و سکا اثر
کیا کیا جسے جھپٹن	کر بیان پر پڑے کی تو ہلاکت	اس خنکی کہ نہیں ہی انتہا	قصہ باقی ماندہ اب ہو سکا

بعثتین روز کے جانا ادبم کا باسید نکاح بادشاہ کے

جناب میں اور مانع ہونا وزیر یا تدبیر کا اور در اندازی کنی نہا

پہچھراہمکنہ دلت و خواری تخلیف و بہتر ارے

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

الغرض افغان خیران ہوا	پونچا اوس چار چہاں تھا	لوٹا اٹھاروں پرتل سپند	عاجز و تنہا مخیف و تشند
ماقت تن سی ہوا ایک تخت	چا گیا دل پر غم و دروخت	دل کی اند شوق بی پالان	اور جگر میں درد بد جان
جس طرح کرتا تھا حسین نظر	نہی ہی صورت ہر گل میں جلو	بل کے قوت وادری کی عشق	گر گیا اکیدم میں کیا تاثیر
اکیدم میں کر دیا کھنکھلا	دنگ خود بینی دیا بالکل جلا	کیا ہی ادبم سی خود ہو کو دیا	دو سس کی غیر کی گردن جدا
جو نہو طاعت صد سال	عشق ہی جات ہم ہرین	عشق ہی صبح خور و دل	اور عبادت ہی تر اعلیٰ لیل
سویج و ملین کسان اور کمان	یہ مثال آسمان و زمین	ذری کو نسبت کمان چرخ	قلم کو قوت کمان آہستہ
عشق کافی علی مخلوق جہاں	فعل کافی علی صغیر و کون	دونوں میں ظاہری و غیبی	جانی لنگر سحر الفت میں ہر وقت

مناجات بجناب الہی

خارج جس کو تھکی ہی ہلاکت	اوس طیش و زنا بکامد ہوا	اوس طیش و زنا بکامد ہوا	برق جھک دیکھ کر منہ مفل
میرے رد دل کو تھکی ہی ہلاکت	الفت نہا پہلی ہو یا رب	الفت نہا پہلی ہو یا رب	پیر و خلقم پر اوسکی ہر
قید کم ہو ایک تنہائی رہے	دور کر تھیند کی مجھ سے جدا	دور کر تھیند کی مجھ سے جدا	بجو وحدت میں بلا شل جا
تو تو ہی جدا رہ رہ رہ رہ	ہو اگر کوئی گوتہ سے نشو	ہو اگر کوئی گوتہ سے نشو	پہرین کا حال کیا ہو دود
موج زن یک بیابان	تیرا ایک چہرہ کا لطف کا	تیرا ایک چہرہ کا لطف کا	دم کی دم میں کر دیتی ہو فنا
کار عقبی میں نہایت حل	جہاں سے ہے جو عالم	جہاں سے ہے جو عالم	اسی دنیا کی ہی میرے نام
عجب اندر میں ظاہر کیوں ہو	ظرف میں ہو چکناہری	ظرف میں ہو چکناہری	عیشی میں جو ہو چکناہری
کب سما و اوس میں نور لالہ	ہر ہی میں لین نہاوی	ہر ہی میں لین نہاوی	اوس کی کوئی اور زمین نور و لالہ
جمع ہونے ہی نہیں الہی	چاہی ہی چکا اگر وصل	چاہی ہی چکا اگر وصل	گھر کو خالی خیر سی لکھ قلم
تا میرے ہوئے وصال	دیکھا ہی کوئی ہی لکھ خود	دیکھا ہی کوئی ہی لکھ خود	سوت کی جو ہشتک و دود
چاہتا ہی بار و ہر سب کچھ	ہی حال و سکار و لی سوز	ہی حال و سکار و لی سوز	دوسرے تو ہی گردن و طلع کر

تو بیاں سچا جھگڑا دیا	بولیں گے پیش خدام و جان	تو حسی سمجھا دلیں چو کاہ	بی موکل عیب کی بھینچا
خیرین ایلک کیگا بر ملا	سامنی کی جو کچھ غفلت کیا	تو اگر کنتا ہی سہی بدین	تو گواہی کی اس کی نہ نہیں
کی را اگر تو فی سجدہ بن نما	تو شاد دیکھ دیا صدیہ	کی اگر سجد کی تو کھینچو	دنا پر صاف ہی خیرت و چو
کو دلو ہم کی کیا تہ تیغ	ایک ہی موت ہی کی بول	دم بخود رویش تہا ساکت	شہد حیران پریشان چشم
شہا کی جہد پر او سیر نظر	ہمیت حق اگر کی دلیں	آیا دلیں عیب شی کی	ہی عیان پر لسی سکی و ہلال
بد عادت سی گری کی کچھ	ہیں ہوں زندہ و خیر ہی	تھا تو دین ہمیشہ ہوا	حیرت فکر و الم سی لب گران
دل ہی دلیں اپنی کتنا ہوا	ہی جوان خند و طعن خیر	ہی نیت خوش ادا ہو جان	اسکا برا داری ہر خوب جان
کر کی تو کبر و منی کو دے	عقد خراس کرے بالظفر	دین اگر ارکان وکنت بھی صلاح	گراسی اپنی دختر کا کلا ح
کام اگر سپہیل یا دشوار	مشورت و زمین کی اور کار	عقل کو تو ہی غفلت سی	مشورت و اما سی کر ای کبر
مشورت سی عقل جو تیرا	مشورت ہی حق کی از ہون	مشورت سی عقل تری ہو	مشورت ہی ہر حسی ہو
مشورت کو چاہی مردان	ناکروی تھو کو خیر میں	یار بد سی پر کبر از اشتکار	لی نہ شو بی حق و فتنہ
یار پر از کو اپنے چپ	ماندہ ہو چھاتی پتھر تختہ	مشورت و محون ہا مان	وہی گھوٹی گردن میں ہو
گرہ سستا یا سہ و غلط و بند	ہو تا کہ قمر میں و زحل بند	چلتا گروہ شہر کی رہی	بھو قلم سی ہوتا کچھ خط
ڈوبتا کیوں ایسی گردان	تا اب چھو کی چو تاب میں	چھاپتی تفصیل اس کی	مثنوی میں دیکھ لے اور
شدہ و انسی طکی غلط میں	تا وزیر و انسی کر ہی	عقد کر نیکی اگر دین	تو گردن دختر کا میں اس
ورید کچھ تیرا سی ہے فردا	جسے تھو شین مو خاطر	حکم کی موجب ہا حاضر و	شہا ہی پوچھا لای دانا دیر
یہ فقیر خستہ و زلیہ حال	بی عجا یوں جو کر تابی	خوف مر سکا تو زندہ تھا	بے شکا کی کا خطرہ جان کا
رستم متان جہاں ہو	شیر خجہا جو دستا	ہی ہاں یا سطر حسی	لڑتے ہیں پھر نہ محفل میں
مردم مایہ بین ہر جات کمان	یہ کبر اور بہت کمان	یہ خط ہوں جو کر تابی	ہی بلا شک میں ان میں کمان
یا تو خطی با و لا محنون ہی	یا ولی خالق بیچون ہی	ہی جو پیری پر سکی	اسمیں جگت ہی نہیں کچھ
وعدہ پہلی میں اس کی کیا	لنگ ہو کر تادی کچھ دعا	دزد دل ہی جو کر تابی	اوسکو سن لیتا جلد سی خدا
خوف جہاں جھکوں نکار	بدنامی پر تابی قرار	میں سو پنا کام تیری	جو کہ نسب اور بہتر ہو وہ
میرے کر کا کا تو ہی کفیل	سلطنت کی خیر و کل میں	ہی تجھی اسکام میں	جو پندار و سو کر ای فدا
سکے ارشاد و شمشہ کو وزیر	اعلا ہی فخر سران کل گمر	ہو تیری قبال کی کی	سورۃ انفاس کا لولا
دشمن چاہوں تیری پنا	دوست تیرا بدھم ہا	ہو تیری ہر و غلام	خاص مسند و کترین یو کر

یہ خط ہوں جو کر تابی

ہو اگر تیرے پر ہونے باری عقل کی یہ بات گو ہی برباد نہ دیکھو کیوں نہ وہ جہاں کب برابر ہوں تجھ کیلئے استغیثہ کہان عشق پر لہرے جو ان میں نہ ہوں چاہتی تھی ہر ملک شاہوار وہ کہان ہر راہی پر خیم باد شد جس کے تن میں کون ہی جب کو تنہا یہ نہیں عقل سی یہ بات ایشہ شہید سقاہ کی سنگد کما ای پتھر کہا سی غصہ ہر زمان حسن کو یہ کہہ داتی نہیں گردن و ران دم میں شاہ حال ظاہر نہ کر سکی نظر شاہ کا بھی ہو اگر باطن سیاہ خالق کی نظر نہیں لے لیل جہاں اس عالم میں نہ ہو خوار و تنہا اوس جہاں میں نہ ہو کس کی پند اس جہاں میں نہ ہو خوار و تنہا جس کو دنیا میں نہ ہو خوار و تنہا ہو یہاں جس کی زیادہ ہو	تو بھی تیری شکر کا کچھ بیان وہ اب لٹا ہی کی بھی برباد ازدواج انجانی ظلم عدل اکہا کیوں نہ ہو کہ وہ کس اور کماق خاک پاک میں کفو ہونا شرط ہی نہیں ہو کوئی زیندہ فعل آبدار اور کہان خستہ زیندہ ہاگنی میں اتن جتنی عا رات دن کس کا ولیفہ نہیں مشرکوں پر دور کو سون کھینچ	لطفت تیرا میر میان میں روح زوہر پیاہی ہم کفو ظلم کیا ہی صرف کرنا ہی زاج کو نسبت کہو تو کہان حقیقت پائیں کہیں جائز باز کو کو سی کب پوید ہو ہی یادہ یہ قیامت سی اگر وہ کہان قطب مان نہ میر ہی نشان ملک یہ آرزو وہل حبیب چاہتی ہوں خلق میں عت خندہ گی	فیض تیرا آتش کشت تیار تو کہ ہو تو نہیں غبت ہمار کار بیابن بہت ہی میں الو کا طوبی یہ کہہ نہیں ایک چہرہ دوسرے محمد کب کیوں نہ کر چل رہی بندہ ایک شہد میں خدی ہو کر اور کہان یہ بنو امر فقیر ہم غلامی ہی ہوں اسکی خور عقد او سکا ہو گدا سی ہی مفت میں شاہو سی ہو محمدی کر ذرا الفقر فخری فطیر ہی یہ ظاہر ہی کا کد و وال اکیدم میں خزان دم میں صاحب جوج و شہ فاق گیر ظاہر ہی حقیقت اسکی ہو عالم باطن میں ہر کس ہیں حقیقت میں شہد ملک وہ نہیں اس ملک کا نامی اوس جہاں میں گر و عجز و نیاز اسکی ہر اک کام کو یہ عکس جان ہو وہاں اس کے عذاب نامی امتحان کرتی ہیں جس میں ہم اور کہان روشن ہو شل شہ معنی اسکی میں ہی ہر راہ
--	---	--	--

الغفر الخیر

خوش خلقی در به خلقی بی طلبی بشخصی بود که تا تو بی طلبی لا جرم دو جلد از رنگ طلا تو بی به معنی کا ایجان شناس سبک نفس دیون بود او را عقل شایسته کی بی عقل و کمال یہ عاقل اندر نہیں جنگ جلال تا تو عجب بر دو جهان پادشاهی کے لوازم اور زمین سلطنت میں چاہی عجب آ ہوا اگر اسبائیں کوئی قصور آشنا معنی سے گریہ تا گدا غیر حق ای پادشاہ داد گر ہی تو نسبی اپنی ہر اک حسیہ ایک ہی سویت پرستو کا صغیر وصل اور چیزوں کا فصل دوستو توجہ اصلی ہی تھے نور حق کی ویرا پادشاہ چون نسبی کے حقیقت ہی خیر نہایتی میں بکتا ہی گدا ہی نظر بند ہی تیریز کو گر آدمی ہیں گر چہ اک جہنم قی ایک مومسی کلیم راز دان میل ہر اک کو ہی اپنی مشن شاہزاد کا گدا سے ازدواج	دخول معنوں میں نہیں کہتی گر سیاہی ہی ہو تو ہی دیکھ ہی فریب طغالی ہی مر خدا جواہر بنا اور پیر کا پادشاہ کو اور ہی ترار شاد حق و بلند ہم شنبہ ایک عقل شاد و ماہ ہی عرض منظور محکوم و حال اپنی پیشو میں بخار و اور گدائی کی زلی طوین زیب دین طاری آفتاب انتظام ملک میں ہر فتور صورت طاری کیوں توفیق جو ہی ہی کشتی تھے تیر بت پرستی پر غیر و کی نظر تو بتا ہی نیابت مبدع چو طر سب کو تاکہ ہو وصل خدا ماسوی حق کی بنو و لبکی ذریعی کمتر میں یہ خوشیہ ہوئی میں عشق حجاز میں جہیں آہری سو بکتا ہی گدا آدمی سمجھی کہ ہی بابا گر فرقا نہیں ہی لی لی ایک فرعون دلیل و شہاد شرح میں ہی دی نظر گویا ہی ہو چو سوار و طبع	طفیل ہے زینت پہ اغلو کی فدا اہل معنی کی ہی معنی بطور ہم شنبہ ایک عقل شاد و ماہ جواہر بنا اور پیر کا پادشاہ کو اور آپ کا ارشاد لی کم اور کاست عقل شاد ہی خرمین و منت کی گستاخانہ میں حق و لازم ذاتی ہی ہر شری کو خور اختلاف اسکا نہیں ہر گز و ہیبت قدریاست کروفر ہو فقیری پر گر عجب مزاج دیکھتا گر جلوہ رخسار یا بت پرست و ناوی کر ہی طوین ہی بغل میں تیر تیرا عجب مال و زر سبھی تجھی لب گدا ہی تو غیر دن پر دل و جان راز باطن سے جو یہ ہو تا حسیہ چشمہ دیکھی جلوہ حق کی بیا ہوئی میں عشق حجاز میں جہیں آہری سو بکتا ہی گدا آدمی سمجھی کہ ہی بابا گر فرقا نہیں ہی لی لی ایک فرعون دلیل و شہاد شرح میں ہی دی نظر گویا ہی ہو چو سوار و طبع	مفسر معنی ہی نہیں وہ شناس جانتی ہیں لغو لعل و شبنم خوبی معنی ہے رشک صدف ما کجا پابندی زلاہر سبلا سری پاکست و حق و صدق خوشیہ جہنم کی ہی سب خلق ہی عرض محکوم فقط اختلاف وہ نہیں ہوتا کبھی دوس ہی راہ سکی ہے جدا و سکی جدا نحو و توجہ و فعال و زور و زور چاہی و شش محکوم کیا تخت بت پرستی کیوں کر تا خفا بت گردان پر تحقیق ہی طعن آپ کو تو جانتا ہے پاس اقرار و خویش ہی چو شنگ اور سو جدا کبھی جانتا قلیل صورت پر کیوں ہوتا حسیہ دوی کی خطا طر میں نور و اور نیاب عشق سکامی و چو تا نشاہتی میں آنکھیں لال لال کیوں ہوا سمجھا ہی سن لال کو ایک لوجہل لہجہ ناسنا تعدائیں ہی یہاں غیبت و ہم نسب ہم شنبہ ہم زوال آوہا ہر شنبہ میں آوہا ہر
---	---	---	--

گزارا برکت

در هر دو جیب وصل می گیرند و هر
پیراهن او سبکی مثل کاپا یا پاستا
شب چراغ او که خاک موتی ملا
عقد تا ایسی گره کا نخست بود
اس خیال خام می بینی گذر
بادشاهو کی خست از این زمین
دو کر تو وصل کا دلش ل
مین کمان پا و کلاموتی می
چو ملکوتی ایسی کیون درین
حق تعالی کو نمو گا پسند
مین او سبکی بند سبب میوزیر
اکدم مین کردی در بی بسا
نخستی تو کر تا سبب منفس جانگر
سج مری کنی کو تو جان الفقیر
راست کتا سون میر کنی کو
گوشت جان می سب تو سکو فدا
بلخ کی جانب بگرز آتیو
کبت هم پو پنجهی گا اس سکن کو
قدت اند سی تها بی خبر
حقل کپا سجا مین کنی بی
پشتی سی نرد و آخر جان
نخستی کاسر فند کرتا بی حید
دلیبی کتتری و شش خدا
شیر شتره سی بان کپا کمین
دزد کرتی مین گسیالی بان

لاوی پهلوی ایسی مروارید کو
جستجو شتره دون نی کی سالما
جو جلد اک کلا پست خست
لا کتبی ایسی مروارید کو
پسته گوشتی مین خد کو یا در
تانی او سکا گوشت تابان کسیر

جو برینا او هر کا وزیر کو و ریح کرنا حصول

مین بچار بیو اسفلس فقیر
مجلس کیون کرتی بکر و ذر
عاجز و نسبی نکیون رنجید
تاد مطلق می ده ب سبب
بر ترقی و ریز کو گر چا سی
مجلو نشتا سی گدا بیجان کر
منفعل سکر گکا کتبی فید
لنو میر قول کو هر کر جان
می مگر شتره اسمین گدا
پیرا اپانند مین کسلا تیو
جکه شاهو کی خالی مین بود
او سکی تسی سبب ظاهر نظر
مین شکر کار خالی شیشما
اه سو جانا می شون گشت
سنگ کتا می شهادت کوا
نوحی سجا می در بی بکا
مگر مسکین مکی زیر پوشتین
مور کرتی مین سبب علی بان

و ده شتر وصل کو میر می
بل لوی سکی دلیپن سو و
پیر لایم و او سکی هم
ای بغیر سبکی ملا حال
مفت مین کتا می سبب
تو نه مین بانیکا مروارید کو

کیون منشی تو منشی کتا می

موتی مین آکاموتی کتا مین
حق تعالی کی عفت کتا مین
شب چراغ اپنا می سبب
اعل کو هر کردی بر اک سنگ
سی مراموتی تو شتره شتر
و دلیپن سجا کتا کدن سبب
سج می مین کتا کالی کتا مین
تولیکا تیر س دکلاد عا
هون پر اس شتر مین تیر گذر
موتی تانی او سکا دنیا مین
قول او راز را جان کتا مین
سی بیان تنگی کی او جوت
خس و ان کتا می کار زند
پانی سو جانا خون شش
مین بان میل کتا مین
می بان سبب زیاد و حقیر
کشتن او سکی می نالی

لاوی میر گوشواری کی
در شتر می شتره ای وصال
کوتا یا دت تک خراج سلطنت
وصل کا او سکی می کتا مین
درند کیون اوقات کتا می خرا
سو برین تک گره کتا مین
ملا او س موتی کتا مین
بر کی شتره ای سبب کتا مین
پاس میر کتا مین
مجلو کیون کتا می سواد
کیتا سواد کتا مین
او سکی فده کتا می گونا
مجلو کتا مین چون عاجز و سبب
دو شتره کتا مین سبب
می شتره کتا مین
لاو کتا می در بی بسا
چو لایا اسکا نالی تو کتا مین
دلیپن سکی سبب کتا مین
اسیبتی کتا مین
تو قدیم اسجا ذر اسبوت کتا مین
غنی عالم می هلی انتبا
آگ کی بنتی مین کتا می
شیر و الماس باقوت و کتا مین
جسکو سجا مین مال خلیف
خلقی جسکو جانی می

حاکم کا چاک ہوتا ہی سب گھر دیکھا جب ہم اصرار وزیر لاؤن گریں اس سے بھی بڑھ کر بعد لاس کے جو میرا عقد ہو یا تو ہوں راہ طلب میں یوں صاف کہہ دی اد کا دعا اپنی کمر فہمی ہو کر مستعد یوں کہا و اعدا بس گدا ایک دم کی بھی نہیں ہوئی بولایا دستورہ موتی کما خواب میں شے کہی کہی نہیں دل ہی دل میں خوش ہو کر دیر ہو گیا حیلہ یہ سب کارگر مغرب شد میں نہایت ضیا راکو ہو چکا وہ شجر غ ہی مڑا وہ جو صندوق طلا طلہ لاؤں ج زر پر کھانا فضل کوہا کر لے تانہ گدا دیکھ کر موتی کی دھان قربا بی تری لٹا کی با کریم جس کو ہم سب میں ملاں محال ختم تجویر کوئی کار گیر قندلی ہی اور سب زبور سے چار منہ نستی کیا عالم بنا گو کہ ہی انا و عاقل وزیر	لہنا ہی دلی کو تیج و تخت عہد بیان قول و قرار وزیر وعدہ میں لغزش نہوار دگر تو مٹتا ہوں انھی لغزش کو گو بہر مقصود یا لاؤن کعب تا مری خاطر سی جا و دعا عہد دہم کیا اونسی بعد موتی گر تو لایا و لیا دوا ہی خدا اس سبیر کنسی پیر چاہتا ہی جس کا نامی دوسرا مکمل اصلا جنت جو دیکھی نہیں جس میں سچا دامن آفاقیر گر گیا ویش کو میں اثر ایک مہلی بہا منسوب رہا تھا نکچہ در کار اس گھر میں اوسکی اندر سچ ہی تو تھا تا کہ ادم ہم کوہ کماؤن و کمال رکھ کے ادم کی کہا با تہ بجیر تہیں ہو در ویش غری کب مایا لیا جمی شیشم ہی تر قیصر میں افنی و کمال تجویر سب زبور سے برتر سیر خوشی اور شہر ایا گور سے جس کے اندر گام ہی عقل از کیا تیری قدر تھی غافل وزیر	گو کہ گوشت کار خالی حق کی گھر یوں کہا گر تو ہی میں گھر ہو نہ عذر و سد ہم ہو مگر اریکیم اپنی قسمت آزا میں کرو پر ہی گر حیلہ بھانا ای وزیر بسکہ غفلت کی سبب گدا کہا کی پیغام ایمان لیکے آوی جبکہ در وید کو پہلو دہم کی دلمیں جنت پیر ہی طلب محمول مطلق کر صورت و شکل و ضیا گنگا یعنی سو و لیا پانچا نہیں باتوں باتوں میں بلا سیری راکو عظمت میں وہ درسی تھا خزانہ پر جو دار و عید اوسکی نہ رہی خوشندہ گدا لایا حیلہ سی سند نہ داشت دیکھی جب ادم کوئی کی دلمیں کتا تانا پانی کھا تو ہی ہی مفتاح فضل کا وہ و شکل ہمیں نظر خاک کے الماس گل سگی کری رحم بن میں ایک قطا بکا لطف تیرا گر نووی چارہ گر زہن میں سگی دیر بہا	عقل میں ہر گز نہیں سگی وہی بھی خدا میں خدا پاک کو حیلہ و مکر و دغا انکار کچھ کیسے کھجور محنت سالی میں کرو تو عبت ہی میرا جانا ای وزیر دام میں اوہام باطل کے وزیر سچ میں ضامن یارب عید عقد فوراً تیرا دوسن خنری یعنی اسکی عہد میں لغزش نہیں دیکھ لوں آنگوشتی ماروں حال دیکھ لوں تو جیتو کا کھال و تنگ اس جگہ در ویش نکا نہیں کچھ تک وہی سین کر لی دیتا تھا مانند شعل و ششی اوسکو بلوا کر کہا امیر دین شب چراغ دختر عالی گدا درج زرین جہین تانا بندہ خود بخود پڑھنی لکھا غلہ میرا اوس بندہ گوہر و صفا تو ہی ہی فتاح ای رب عید تیری گلی ہی سب سہل تر آئیں گوہر عشب سی مل کری کس طرح کی صورت مادر بنا پونچھی کب مقصد کو ہر جگر ہی سب سے نہا ہی نیاسی
---	--	---	--

گلزار ابرو

اوسکی پانی کو بیجا ہی محال	اس کی کرتا ہی بیجی محال	لطف نیز اگر ہو میری سنگیر	پاؤں میں پانی ہی دربی نظر
جانا اوس کا تلاش کو ہر جن آفرین ہر دست	جانا اوس کا تلاش کو ہر جن آفرین ہر دست	جانا اوس کا تلاش کو ہر جن آفرین ہر دست	جانا اوس کا تلاش کو ہر جن آفرین ہر دست
دیکھ کر اوس کو ہر شہید کہ	یون کہ لاد ہم ای فرخند	میں خدا ہی پاک اب نام	مستجو کرنا ہوں ولیا
گو کہ ہی یہ کار شکل ہی	کیک شکل ہر شکل حس	کام ہو گوشت شکل	ای خدا کی سنگوہ سہل تر
کے یہ ہم ہوا صحرانور	بتقراری ہی بصلندہ و در	وحشیوں کی طرح صحران	راہ ن ہر تاتنا وہ
روم و ہم ہندو ایران و غن	چین و چین و صفایان و	کوہ کوہ و بحر و بحر و	دشت دشت و کوہ و کوہ و
رات دن جو فکر ہی جیسی	جست جو کرتا مہر واریک	یاد میں ہر کی لکیر جسم زار	نیج فرقت ہی تھا غن و غن
گنگو سی ندیب شفته سال	مثل بخون ہر لیلی یں	یاد میں کرتا تاروی ہا ہر	دونوں آنکھوں میں آنکھوں
نہوں چکان کب تادل غن	مثل سنبیل ہر پیشان پان	ہوش کچن کچن پر دعام	محوروی گلزار لعل فام
اوسکی سودا محبت میں گدا	دین کا مطلق نہ دنیا کار	کرتا تھا گاہی فلک سی یون	کیون دکھنا ہی جی جی
ذہرہ کر کی جسم زار کو	خاک او ہر کر جو ہو ہو	فکر کر ایسی کہ ہو ہر غبار	صاحب قنیر غنار یار
میرے مشت نکالی ہا صبا	لیکے ہا جی ہی وہ و فخر	کیرن بہت جی جی جی و	پرینا باگو ہر قصود کو
جو کوئی آنظر اوس کو	اوس کے کتنا تاکا علی کی	دی جی جی جی جی جی	جس کو ہوتا جی جی جی
اک پر کی گوشوار کی	گو ہر غلطانی خوش	جو کوئی جی جی جی جی	جاساتا دلیں مجنون ہو
دیکھ کر شفته و زولیدہ حال	کر لی دیونا اوس خلیق	چیرتا ہا ہر جی جی جی	خندہ کرتا ہر میر و میر
عشق ہی و سولا سو خوار	عشق ہی و سولا سو خوار	عشق ہی و سولا سو خوار	عشق میں ہر ہر ہر ہر
عشق کیا ہی کہ ہا جان	عشق کیا ہی کہ ہا جان	عشق کیا ہی کہ ہا جان	دہی ہوا عشق کی سبب
عشق ہی کی جس کی دلیں	وہ نہ ہر ہا کا ہو گیب	یہی جی جی جی جی جی	کرتا سوتی و جی جی
ہوتا حسین زار میں اوس کا گدا	راہ و رن و گتیا نا بان	جی جی جی جی جی جی	چوہر کرستی کو جی جی
آیا دلیں آخر عشق اوس کی خیال	شہر میں ہا ہی ہوا کا حال	سوتی اس کا دم کو تفتہ	سیونا اپنا نہیں تہ میر
سعدین گو ہر جان ہو چل	چوہر یہ ہا ہر ہا ہر	موتی ہا ہر ہا ہر ہا	تو سوتی ہر ہا ہر ہا
پیدا ہر شہر میں ہوتا ہی	شہر اوس کی صدی صدی	ہی جی جی جی جی جی	موجہ و خلاق ہا ہر
ہستہ ہا ہر ہر ہر ہر	مستحقا حق ہر ہر ہر	تو تو کل و سوتی ہر	لطف و سوتی ہر ہر
کیون ہستہ ہا ہر ہر	عام محبت ہر ہر ہر	ہا ہر ہر ہر ہر ہر	ہی جی جی جی جی جی

لطف و سوتی ہر ہر

کیونکہ سختی و سنجش بسیار ایک کدو سجا لکڑی طرح کا از فرش کینے لگا ہو کر بیک عقل پر دم ہی مثال پیدا ہو دیا ہی عشق کا جیسا طوطا خستہ ہو و حشت ہی خور کو تیر عمر کی سسٹنگ گت و تین لبت کہ کی پر پانیسی کتے کو گدا نہا جو از خود در تہ و ہر ہوش صبح سی تا شام از شہدای جا کز لغت و ہر برگ سب کو بہر جہا پیش کا آجا جو شہر ہی ہی ہر از از خود دست کا لطف و وسکا گرنو و چارہ گر ہی جان بند ہمارا ایم جان ہلکے گرنو کی حاجت کو روا بر طریق سخت خیر الایم رات دن سخت جو یوں کر گدا سے تیرے بہترین ہا اہم ہوش گو دہم ہی کیا ہو شو کو کر رہا حال کو اپنی عیان تو سدا چاہو خاصہ شوقی حال منطق را بر سببمانی ہوا اور جو بہ ہر سبب سبب وہی او ہی شہر و دیوان	پونچا پھر شور پر پانی کا رنگ کیا حیران فقیر نے لکڑی کیا ہوئی اس شفت کی خیر عشق ہوئی شہدای و ہوش عقل فہنگوں ہا نس ہی ہوئی آئی یاد ہم کی دلیں بیک گو بہ مقصودا آوی بکعت پہنکنا نصار بیک کی اور دہم دہم چند ہوا جو شہر در واد ہم ہا وہی آٹون پر نو شہاں کر تار ہا مرد کو اوسکی بہت پر خدائی کی نظر مرسم رشتن ال انشتگان پونچھی کب مقصود کو ہی عاجز و زار و حیف و اتوان جو اوسی مطلوب ہی کرد جا کی اہم کو گیا اوسی سلام کیا بھی منظر ہی ہی نیکو کچھ نہ بولا وہ غیب فقیر شہر پر تہی گویا ہی ہی شہر بالا ال اہم کا خود ہا خدائی گو شہر ہی ہی شہر حال منکشف ہو از خود ہا ہاں ہی ہی شہر شہر عقل سبب یا غلبہ ہی یا جانی	دیکھ کر اوس ہر کدو کو ہر لون تک گرد وریا کی ہر کا کتے دیکھنے اک رنگ عقل فقیر عشق شہر اگر دینے ہم کیوں کر ہو خشت ک کی ہی بے ریا کو اگر دلی اندر بخت کر کی خیال بی تا مل جے یا کو جوان فکر کما نسکی کی پنی کا شہر کھو نسکی آئی لیون جہاں گذری سحالتین چاہی ہو گیا لطف خدائی نیاز ہی ہی غمخوار غم گدین حکم د گاہ جناب کس ہر دیکھ اوسکی خشتگی و ہی سے کتے بیک خدائی داگر پونچا کیا کر ہی تو ہی کہ بیان کچھ لکھا ہی ہوا کچھ نہ بولا شہر ہی ہی ہوا ہاں ہی ہی شہر زہن میں شفت کی جو شہر ہاں ک کتے ہی ہوا کو شہر ہاں ہی شہر و شہر کو گر فغان ہی ہوا جان کی شہر ہی ہوا	اور گنتی اہم کی سبب سخت پر ہوا حاصل اوسکا ہر اور کر لی ہو لکڑی بیک عقل کا وہ عشق برق کا ہوش شہر و خس کے ہو حشت ہر گو بہ مقصودا و بیک نظر کتے جو ہی ہی غلبہ ہی پہنکنا ہر ہر ہر ہر تہا تر ہی ہر ہر ہر نور کر کتا تھا کچھ برگ شہر بانہر ان خج و فکر و در و ہوش اوس خوب خستہ جانکا چارہ ہی ہی ہر ہر ہر خضر کو پونچا کر تو دریا چاہا غیرت و حشت کتے ہی پونچھی حضرت خضر شہر کیون عین کر ہی شہر گد غلبہ ہی او پنی ہی کلام ہو کتا شہر ہر خیر و خیر و اہم کتا شہر ہی ہر گویا جانی ہی عین کتا شہر ہر گو کہ ہر ہر ہر نوی کتا شہر ہی ہی ہی ہر ہر
--	--	---	--

گرینین قاون و اسون می	گلزار ابرار	پاس بکار و سکی می
کسول آنکسین و تو شیار سو	نواست غفلت می فریاد	آیا هوین حکم حق کی
کاش شکل کا خلاق کے نام	حکم حق می ہو نہیں کر نظام	دستگیر عیان و ناتوان
نام ادہم فی سنا چشم کا	بیتقراری کر کی قدم پر گرا	بول رخ و در کلفت کتب
اسطیخ فریان گردا و سکی	شمع پر جیسی ہو پروا نہ	جو کر ادہم کا خوشی می
پیر کما ادہم ای بر طیف	میں ہوا ہوں بحر میں	مصطفیٰ و جنتی کیواسطے
اول و آخری باکل در آستان	خضر می و ہم کی کی ساری	خضر می و ہم یہ ظاہر کی
ایست کی ہی نہایت ۷ بہار	پاس خست شکر کی می قل	الوی جو ویسا ہی در شایو
اوس سچ گوشتوار کی لے	دوسرا ویسا جی سچ لے	چاہی کی لعل یا تویت زور
مجا ویسا ہی گروتی لے	اوس بایندہ سوتی لے	اوس پریر و ہوا از دوا
اوس سچ گوشتوار کی لے	پا ہی ہی گوشت خشان	نما کہ پانی اسکا سارا خشک
اس پنیا کہ سوتی در تباب	ور نہ پانی بچ کب تاب	عمر سب کر سکی وین
خضر بولی ش کی نادان	صرف کر سال تو گروہرا	ایا لیا یان یہ و اندیم
ہو گئی لیکن تیری بویب	لطف حق تیر ہوا نعم	رحمت حق تجھ نازل ہو
حکم حق یونچا ہی مجھ کو	جا کی کر ادہم کی تو جت	جستہ مطلوب ہوں تو
کار چاہن خدا کی بشمار	عقل سے برتری کار کردگار	کم ہو جیون عقل و سوشا
تجو جو آتا ہے دنیا میں نظر	اصل اسکی غیب میں ہی	اصل وہی ویرید و دلیل
غیب کا ظاہر ہو کر کائنات	بجرحیت میں ہوں سنا کی	ادست قدر رس مجھ کو تبار
ماہ و خور ذری میں ملک غیب	ہی ہر اک حیران کی نور	مبتدل ہو جیون تو
جستہ دیکھی کہ وہان کروفر	وہ ہوا دنیا ہی مطلق خیر	رکشا ہی وہاں نیل نیل
ہو اگر ان گ ملک غیب کا	اوسکی ہو دنیا و ایما ہا	حق می فرانا تمہارا اور مجھا
عشق کی باتوں میں مجھ کو	فرقت و لبرسی بس خیر	آپ کو بھی میں نہیں بھاتا
کر سیک حق میں کر می وہ	جستہ باتا و سی فرماں	مندل ہو میری سیدہ کا
خضر می اوس کے کما سی	کر در انکو و لگوئی	بانیاز و با خضوع و ہاشوع
بند کر ظاہر کی اپنی چشم گوش	نما کہ ہو جت حق لای	کر پرار و زمین پر تیر

خود بخود در پیاپی پیر موج زن	قدیر تیر و تعالی سنی سن	خضر اوس در یابین غایب گویا	بند جیبا ہم لی الگو کو کیب
بی مثال بی نظیر و چشیا	هر صدق من کیم کی بی با	توده توده در یک پر سر جلد	بانی لایا کینچکر صد اصد
اودہ صد فین سنی لانی سخی	حب قدر و طلب پرو بنگو گه	سراوٹا کر دیکھ سراز جی	عینک آتف لی پیر آواز
جیف اوہ سنی پوچھی و حق	خضر سا جسکو ملی آگاہ حق	طس گر کوئی کر ی اسجاس	حق من اہم کی زراہ سو طن
کعبہ عرفان و قطب بینا ل	قبلا ارباب و صاحب کمال	اوس سنی و تعلیم و حق نہ	خضر سا کمال جسی مرشد لے
باگنا تانا اوس سنی مروید کیب	پکینہ ہر عادل اوس سنی اہم کی	و اذیت سراز علم مصطفی	محرم راز جناب کسب سیرا
کب نظر آتا ہی کوئی دوسرا	عشق میں عاشق کو دلبر کی	عشق کے ہی عقل کی عکس	ہی یہ کم فہمی سے بجا و شبا
کام ہی تو کام ہی معشوق کا	ور د ہی نام ہی معشوق کا	ہی طرب و سکوت ہی معشوق کا	ہی طلب و سکوت ہی معشوق کا
شنا زانی شادی دیدار کے	ور د ہی تو در د ہر بار سے	اور الم جو کہ محبوب کا	غم ہی تو غم وری محبوب کا
دین دنیا سی بر ہی یک سلم	ہی ہست و الد کہ صنم	جینجو گر ہی تو ہی معشوق کی	گفتگو گر ہی تو ہی معشوق کی
کہ نظر آتا نہیں اچھا برا	آکھو میں عاشق کی لبر کی سوا	عیش و غم سکا ہی صفا	قبض و بسط اوس کا جو و زنا
بو تہ زگر سہ سہ چہ شہ	آتش و حران ہی عشق میں	عشق رکھتا ہو کہی جو کئی	عاشق کی از کو بھی وہ
تا کہ حل جا طلا کا غل غش	دلیہم دیتا ہی لگو اک طش	جعفری کہی ہی صدف و عمو	نفس ان کے طلا کے
باغ و راع و لعل و دریا کا	ہی تعلق و لگو تری جا بجا	اور نہ یہ سنی سیر و چو گیا	بگیا کندن اگر ثابت رہا
دور ہی احباب ترک طلاق	قررت یار و عزیز و ہمدان	الف سیم زور و زور زان	مکو کب طری ہی ہو حب وطن
سب کردی بنگوی مراد خدا	عشق و عشق کے کہ کم میں	مکو کب ہوں یہ بگر خود غم	کب چشین تجھی بگر سودا
گر حقیقی ہو تو پیر کینا ہی کیا	ہی حجاز عشق کا بہر نیا	تیغ تر انسی زیادہ تیر تر	عشق ہی قطع علاق میں کلا
ہو و بی شہرہ تر چشم گوشت	تو فنا و سہن ہو گری تیر سہ	کب حقیقی کا قلم ہی ہویا	جکے عشق مہدی کی شان
اس بیان میں قلم کا سر قلم	اب نہیں کہ سکتا یا گی قلم	نطق و گویائی و رو و دور	ہو و ہی سہن و سرو پا و کر
ایسا کلا جس سے ہو غیر و نظر	جو صد پیری تو او سنی گہ	چو صد فہمی کیا صحر جا بجا	جکے اہم کی کیا لگو کو و ا
بی حقیقت انکی آگے ہو گیا	وہ در تانبہ شاہ بلخ کا	جسکو دیکھا اختر تانبہ ترا	ایک سی تملیک خشنہ و ا
خوہ کمان اور زہر بجان کا	وہ کمان یہ کو بختشان کما	اوس کے لاکھوں دریا فوق	دیکھا اہم اوٹا کر جو گہر
لایا سجد اشکر زہر دینا بجا	دیکھا اہم بہشت شان ہوا	یہ کہ لطف و عطای کردگار	وہ کہ کب تلاش شہر شہ
بلخ کی جانب پہر ہی ہوا	دل کی اندر نمان او کو کیا	ایک روز شک و شک	چہ نہ کہ سنی لابی چاہی
رینج دور سے تیار مضطر ہوا	وصل کی امید انہار مان	یو بچا شہر یار میں پایاں کار	بعد از تکلیف و رنج ہفتار

بند جیبا ہم لی الگو کو کیب
بانی لایا کینچکر صد اصد
عینک آتف لی پیر آواز
حق من اہم کی زراہ سو طن
خضر سا کمال جسی مرشد لے
محرم راز جناب کسب سیرا
ہی یہ کم فہمی سے بجا و شبا
ہی طلب و سکوت ہی معشوق کا
غم ہی تو غم وری محبوب کا
گفتگو گر ہی تو ہی معشوق کی
قبض و بسط اوس کا جو و زنا
عاشق کی از کو بھی وہ
نفس ان کے طلا کے
بگیا کندن اگر ثابت رہا
مکو کب طری ہی ہو حب وطن
کب چشین تجھی بگر سودا
عشق ہی قطع علاق میں کلا
جکے عشق مہدی کی شان
ہو و ہی سہن و سرو پا و کر
جکے اہم کی کیا لگو کو و ا
ایک سی تملیک خشنہ و ا
دیکھا اہم اوٹا کر جو گہر
وہ کہ کب تلاش شہر شہ
چہ نہ کہ سنی لابی چاہی
بعد از تکلیف و رنج ہفتار

دھڑل ہر و کا کہی نہیں خیال	نہا دانی تہمت وصال	خلعت عہدہ کا کہی نہیں	تھا اسی خون و جامین
جیسف ہر وصال کا وعدہ	نیر ہوئی کشش و جذب	یونہی اور نہیں کہہ دیا	نصف شب فی تھی کچھ کم
بند دروازہ کو ہسکی کہیں	رک گیا جیسف ہر وصال	خاک پر لیس گر پڑا مینا	بیک پر تھا ماہی بی آب و ہوا
دہم کہتا تھا نہ تہمت ہو گئی	طول میں وز قیاس ہو گئی	جالی کیا وہ شب طویل	مبتلا جو رنج و رقت میں ہو
طویل شب کو جاکی خواہی ہو	در کا احوال تہا ہوئی ہو	مبتلا رنج و مصیبت میں	جانتا ہی رات کی احوال کو
اپنی لہری ہوا جو بند	جانتا ہی اسی شب کا مزا	طویل شب کی اپنی ہوئی	سوئی میں جو بند نہ تھا
دویر سے بھی یاد ہی نہیں	گذری دہم پر شب کی دو	دیکھتا تھا جس جانی کو	لوٹا اوسس خاک پر گاہی ہوا
خاک کو گمہ اوٹا کر چٹا	کھتا اس میں وہ محاف تھا گیا	شہر کی دو لہری اوسس	تھا شمل صبا تہا نیرنگ
باغ تکتا تھا کہی گر یہ کہان	آنا در پیر شہر کی گاہی ہوا	اشک و دہم ہو وہ شب	دی خرویش سے باگس
جنگ نغارہ نوبت نواز	نہ کیا دوازہ دریاوں باز	صبح کا بھی لگا حیدم گہ	واہوا اوسس شمس کا وقت در
دیکھا جب دہم دروازہ کو	نصرتا ہی کھڑے ہو چلا	جس طرح افغان خزان	جانتا وہ آوارہ بی خان
کیچھی ہوئی کہ کوکت میں	کہہ رہی جذب کت کاہ کا	ہی یہ جذب جنم نہ	ہی یہ جذب غم نہ تھا
اس میں دہم فی ہدی	بی خبر وہ یہ رہا تھا	جذب قلبی کی کشش ہی	شرق سی تا خوب گیسٹان
فاصلہ سو شرق اور سو غرب	جذب لہر ایک کان امی	جذب تہا طبع میں جذب	ایک جذب تک ہی نہیں
جذب قلبی میں زحمت کی ہوا	پہن کے عقوبت کی پوچھ	کیچھی کہ گھٹان ہی الاچاہ	رہی کیا کیا کہہ گھٹان ہی
باوجود حسن و عروا خرام	اونا کو بکوا رہی آخر غلام	آخر شل و کو پیر کر در	کیچھی لایا زلیج کی ہی
مگر نہ تہا یہ جذب تو کیا تہا	وہ ہی طرح کیوں جان	سفیر تحلیف یہ آوارہ	جذب قلبی ہی لہجائی ہو
کیچھی چالیس نہر کی	بھر میں ہو نکولا عشق	مگر ہوتی عشق میں شہر	پیش جاتی کیا کہیں تہا
اطلاع نام بویف بھی تھے	راہ گھٹان نہیں آگئی	دیکھتی ہدی کی صورت	یہ روا ہوتی ضرور کہ
مرتی دیواروں میں ہر گھر	گرتا تھا جذب قلبی کا گر	ہی بیان آہن باو کھرا	گر دپاتی عاشقان باوفا
جذب ہی تہا چرخوں کی ہوا	قافلہ میں چل لے گیا	ظلمت شب میں وہ پیر	آیا بچوں جس جگہ تہا سوا
اکی سر پر جب ہو لے گیا	تب خبر اوس سوختہ جاگو	ہوتی لیسے ہی ہو تہا	خواب غفلت میں ہوا
اتفاقا جبکہ یہ پوچھا وہاں	نہا وہ روز آواز مان	مسند شاہی یہ باحد	کر رہا تھا بادشاہ دربار عام
جاکی دہم کی کیا تہا کو سلام	پر طوق سنت خیر الام	سامنی شمسکی ہوا جاکی کھرا	کچھ نہ بولا اور نہ کہہ
دیکھ کر بھانا اوس کو شاہ نے	اور دہم پر شمس جاگہ	نقصی سے اس کو گاہ گئی	شرط یہ تہا ہی تھی

لاوی گویا ہستی در آید ار	شہر میں جیت رہی تھی	نقص تو لی عہد کا اپنی کیا	آیا بی موتی کی کیوں لی ہو
تو اگر دوش نہ رکھ لایا بجا	تو بہر سلاطین سی جی تہا بجا	در ہر تہائی سر ہو گا جدا	ہی ہی بہ عہد کی تیری
سینکے اوہم کما آئینہ	سوق ان خشاہی بھی گنج گھر	استغدر ہو گئی جھکو عطا	میں اوہ لائی بھی عابر ہو گیا
چہا نہ کر اوہمیں کل چاہ	سینکے تندرہ ہونہ ہونہ	دختر شہ کی لی لایا ہو گیا	جیت تہا ہی شہر میں آیا ہو گیا
کے یہ ہو نکالی دلق سے	مسد شدہ پھر سب کن کر	دیکھ کر اون موتی کی نہ کر	بھر حیرت میں ہوئے شخص
دیکھ کر تائبہ اوہ کی چاک	سب یہ ان و شہر شدہ	اور گلی بیک سوخت کنی جو	خاک پر اوہی میں مر ہوئے
موتیوں میں آپ یہ ہو نہیں	پہ تہا یہ چاک دیکھی نہیں	دیکھ کر بہت و تائبہ مر	ہو گیا عہد سی تائبہ کار
و خشیو کی طرح اوہ دیکھ کر	رہ گیا چک نہ ہو سیر	غرق شدہ بحر میں ہوا	تھا مال کار کوہ ہو نہ چتا
دل ہی نہیں کر رہا تھا گفتگو	عقدہ دختر کراسی تائبہ	ورنہ اسکی رنج و جنت کا مال	کچھ نہ کہہ ڈالی گا ہم میں
پوچھی بہر شہ کی وزیر سی	سب خیر و برکت کی سی	جو کہ اول میں ہوا تائبہ	پہر ہوا اس مرا کوہ بیج کن
عقدہ سی مانع ہوا ہر وہ	کیونکہ تہا ہر میں شہر	حیدر و جنت بیان کنی لگا	نقص عیب اسکی عیان کر
قیح کر اوہی کی تائبہ بیان	ہو گیا خاموش شہر	اوس زرقندہ جولی بہر کما	آپ گھر میں ہو جی و لوق نرا
عہد بیان جہت و شہر کا	آپ تائبہ کی کچھ ذرا	سوچنی یہ کام میرا ہی	لایں ملین نہ کہ خوف و خطر
باور کہیں آپ یہ میرے	اسکی ہی تائبہ کوئی جن	توہی دریا کی غوطہ مار کر	لا دی ہیں اوسنی بہاؤ گھر
پہر کہتے پر نہیں کی دلیل	ہی بناوٹ اسکی شہر جلیل	ایسی وارید و فقیر	لانا کیونکر ای شہر فاق گھر
ہی نظر بند و نہیں بستی و شہر	گردہ نان کو بناوٹ ہی	یوں کیا ہی سنی کر و غل	پاس اسکی رہے کوئی پہل عمل
سنگریز جس اتی ہوں نظر	خلق کی نگہوں تائبہ گھر	یہ جو خوش تر از جو شہر	یہ بناوٹ ہی مراد ہیں
موتیوں میں دینشالی کرمان	پچکت نور فشالی کرمان	آپ کچھ سکونہ مجھ میں	نور تابندہ ہی مردم کی خرد
جھکو تائبہ نظر اوس سے	مار و حیل اس گدا کا دور	صادق و جوق ہی قول	ہی بیان آدمی عجیب
باہر شہر تائبہ تفریر	ہو گیا و ام تو ہر سہم	کر کی آخر کار غرض	یاد تائبہ گھر میں ہوا رونق
لگیا اوس سے کہ تو جتنا	نیک بگاہ اسکی تجھ پر	ایک عہد ہی عہد	ہی نتیجہ ای شہر آگاہ
کیجیو کچھ تائبہ اوس	تنگ سس نہ ہو فقیر	گھر میں آپا شدہ غل	رہ گیا اوسجا ویرا وروہ گدا
اوسکو دیکھ کر لگا کہنے	کیا ہوا ہی تھکا ویر	تو جو یوں گستاخ کر	بر ملا لیتا ہی شہر اویکا نام
تھکا ویر کچھ نقل ہی	شاہزادہ ہی تو فاسد	نام شہر اویکا گرتولی	ہو گا ہر نہ بہتر
کا کہ تائبہ ہی میں تیرا	دار پر کیچو شہر تھکا ویر	نیت گرا ہی تو	اس خیال خام ہی اپنی گدا

حبیب سی و سیم او کی گفتار
 توئی وہ ضامن دیا تھا دیر
 کیا ہو وی عقد و پیمان اور
 عقد حبیبی اسکا گر کر نہ تھا
 عقد حبیبی کہ ضامن ہو خدا
 غیب سے ورہ پڑی کی پیر
 کبریا کی شخصیات تو احوال
 ستمگر یہ باتیں پریشان وزیر
 ماروا سکتا تازیا سے اسقدر
 تازیانی جو پستی مار کر
 مسخ بسمل کیلئے خاک پر
 دور آبادی سی و سیکہ کی پیکر
 اپنی مرکز پر ہی ہر اک کی جمع
 طالب مرکز ہی ہر جزو بن
 آئی ہی جس ملک سی و س
 قیامت ہی روح حبیب وی
 سو پیر کی تکرری عقد کشی
 مرگ سی جو روح میں آوصفا
 وار پل تو سی صلیب ہی خزا
 چھدر کی مسکن بدن کیوں آوارہ
 لہذا دنیا تمام اتار لے گا
 ہر سی کہ دار دنیا میں
 دیکھ کر یہ حالت دسم کی ہوا
 اوٹکی ہر سی اور ہر سی
 ظالم سی ہر کوئی پیشہ

بولا ای بدعتی خجیدہ
 جس سے قائم ہیں دین آسمان
 قول و رفتار ایمان اور
 عہد کیوں تو کیا ایوفا
 نقص اور سکا ہو سکا کیونکر
 دیکھا بدعت کی حق سمجھو
 ہی تکبر اور کی جکا وال
 مستعد قتل و اذی ای فقیر
 جس میں سب جان کو پوچھی
 نیم جان و سکونیا اس
 خونین تڑپاؤہ نقیبہ
 زار و خس کی طرح ڈالا خاک
 طالب اپنی اصل میں
 اس لیے ہر اک پیہر و دھن
 او سکی ہر دم او سنی نظر
 جاتی ہی پیش جناب کبریا
 سر کشی کب جاتی نفس کو
 لرزیند بین حال و دل
 رہا جاتا جلد ہو تو باریاب
 اوسطہ خانہ کا نظارہ
 اگی عقیقی کے ہی کم از چہ گاہ
 از عقیقی جسی نوئی کہیا
 طہرہ روی میں بر لالا
 ہوئی اس کی
 سیدہ اس کی لالی

[illegible]

حسنہ پیر تہذیب و ادب کی خاک کو
 قادر مطلق شہ شہامتشان
 جو شاہد عہدی کردار لہجہ
 دو بہشت تک پہنچا سو آخر
 تو بھی پورا عہد کر رہا
 ہو جدار کان اور افلاک سے
 دونوں کے بندہ ہیں خاک کی غور کر
 لو خبر اس ادب کی تم ذرا
 پوچھی سب ہشت نگار ہو کر
 ایسی کج فہمی سے یہ ارباب
 تریز خونین زبان لاچار
 عالم بالا کو یا عانی تھے
 نہ ہیں جیتا نہ ہو جیتا
 ہی کشش اصل کے نہیں تھا
 ہی نفس میں اس کی کہ تپنا
 کہیو کہ ہی علی ہی دسکاو
 شہنشاہ حاصل الی کاہر
 او سطر اس بحر کا پتھر
 او سطر اس پل کے نام جان
 آگ کی اوسکی ہی یزدانی
 اور الی یزدانی آخر ہی
 اسکو تو فانی نہ جان ابرو
 اوسکی ہی غار پر صوفی
 لی نہانی میرے اپنے ہوش
 غیر سیکر دم سحر ہی

وہی کہتا ہے کہ اگر ایک شخص کو کسی اور سے کچھ ملے تو اسے دینا چاہیے۔

دیکھو اس کے ہر رخ و ثنا	اوس کی گردن پر کیا بکشا	اس شخص کے کچھ نہیں تھا	دشمن کا حسن لکھنا ہوا
-------------------------	-------------------------	------------------------	-----------------------

بیان رنج و مصیبت جان کاہ کا بیمار ہو کر مرنا و حشر شاہ کا

الغرض بیمار ہوا دھیم دھیم جان خاک پر بیٹھ بیٹھ بیٹھ بیٹھ جان حیرت حق لی کیا آخر طور مرغ بھل کی طرح پر لکھ کر کرنی پالی کچھ نہ ہو ہرگز کلام حسب و نون کی ہی اس کبر جو وہاں حاضر تھی خوش وقربا اس میں بھلائی میں کھٹکے یا تو تھی عیش و نشاط و ترے ہی بھی نیامی و کھا کھا تو امان میں شاد و غم ہی بار و دختر کی یہ حالت ہوتے اس قدر کی خلق کی آہ و بھان مگر کس کوئی نہ سمجھتا گوری چلی جو وہاں تھی عالم خستہ پر کھا اور پر کیا کروں میں غم کا میں کی تو کہ کی نہیں ہزاروں پر کس میں تو تھی آہ کہ میرے بعد آہ و بولا و رینا حشر کچھ نہیں میں آئی اب مجھ سے نہاں نہ کر دئی بل لعلیں	ریگ پر تھا بھل مائی کی لیا عشق میں سکین مہر گدا عین میں دس شاہ کی الا شہ بیم آخر ہو گئی وہ سیمبر ہو گئی نون ہی تو نہیں تمام روح پیش زوال ہلال دارگر تاک اس سکتی کا عالم ہو گیا تھی محبت لی نہایت شاہ کو شاد مئی فرخندگی و بغیمی اس کے ہرگز دل نہ لونا لگا خاک لے دونوں پر الٹی وہ تو جیتی جی ہی گویا مگر ہو گیا سر پر پون کا ستان لوہی تھی خاک پر کوئی چڑھے پتھر کی طرح کتنی سب بدن دین و دنیا میں مطلق ہر بن ہو سکھتا تھا دھوان تو لی ایجان پر یہ کیا کیا تو دیا کچھ کر کے لڑو برگ عمری ملت نہ ہی تھا کوڑا پل گیا ہو وقت یہ تیر لکھا تیری یاد لی نہیں و نہ پڑا	ہائیں لی یار لی خوشی خوین غلطان میں تیر دشمن کی دھما سینی میں دو گڑھی تھاکہ میں غلطان پوچھی روح اوس کی ہی نہیں گر میں شہ کی شہر اک رہا ہوا تیرا کوئی ادھش نہیں کی کہا نہ کہتا نہ تھا دشمن چا گیا ہو گی گریہ پر غم عیش و نیا ہی تیرا پادما دل لگا اوس کے جوہر وال کثرت گریہ ہی حقیقت کی آہ و بولا کا ایسا غل مجا غم سے کوئی تو جیتی تھی جنسی نہ بیمار میں ہو غم سے یہ حالت ہو ادھکی تیرا آخر شہ کی کی جو مجھ سے پہلے پیش قدمی کر تو لی یہ کیا کیا بھلا کام باغ میں یاد خزان کی ہوا اگر تیرا دل اب نہ رہا اوس کی بالین پر ہوا پڑا	سر پر سنگ جفا سنی روح نالان پیش نہ المین ہو گیا اکیم کی دم میں گستا سین پالی کچھ نہ ہو اپنی کے ہو گیا ادھم کو رو جا وصال دم کی دم میں ہو گیا تاہم سرا نہی ہی کن خیر شک فشر گر میں وہ جاتا تھا دشمن پار سینی کے ہوا تیرا الم باغ میں گاہی خزان گریہ شاد مئی غم پر جان کی خاک لال آہ و بولا ہو گیا دربار گند گردان کو چپکے آ گیا سبالتان کر رہی باغ مال وہ طحی بھون ہوئی رخ سوخی ہو گیا نظر نہیں عاب لہیا نقش دشمن کی گیا وہ دھم کی کوہ غم سر پر ہوا دہر گرتے بھکا و سوپا آخر لہیا انصرام پوچھ میں ہر جہا گئی کھی کلے عمر اپنی یان کروں تیرا اگر گریان کی طرح تھی چشم تر
---	--	--	---

<p>آخر ش سب کے کہا ایشاہ بن گرچہ ہی بد درونج جان حرا بدین حکم و امر قاضی قضا کام آتے نہیں کیا خطر باوجود اس منزلت اور گذر کیا رخ او نہ غور اقرار و خوشی سی اپنی بعد کافرون کی ہاتھی با صبر حضرت ایوب کی تن کو شہا ہی خدائی بھائی بندگی میں کچھ نہیں مہارنی کا یہاں آدمی ہی بستہ حکم قضا ہی وہ مالک ال و صدق گراشت اپنی مالک لگی بچ منوجوات و کی ہو ہی وسیکا گل و سکی سب آپو مالک گرسنے کوئی او سپہی چھو کچھ فابو نو تن بچ بچ خاک ابد و آت ہوئی گر ملوک تیری کوئی قبریں نس تیرا بچوان یہ جو دنیا کی بچ و در و عمر مرضی مولانا اولی ای پس کرتے صفر میں قند و ہی ہ دانا اور بنیا و عسیر</p>	<p>عصیر اب در کچھ جار نہیں دقن لیکن کچھ بختی لائے چاہی بندگی کو تسلیم کر کی برصیری گاہوچی صوا موت سے وہ ہی بند جان زبیری گری ہوا او کا جگر دشت کریمین ہو گیا اک بنی کی سر پر تہ چل گیا دم کی دم میں طہر کر گیا کچھ چنانچہ شس جا نہیں ہی رضا تسلیم ہم بند و کام کوئی مٹا ہی لکھا تقدیر کا تو عبث روتا ہی ی مٹا ہی یہ جابی شکر ز روزگار رنگ بوا کی بچ علم و ہی وسیکا باغ و بکری ہی سر سر فہم میں و سکر سمی ہی ملوک تو کیو اپنی مرکز پر کیا سب تر ساتھ ہی تیری لایق خد حشر میں بکارتی سب بقراری ہی مٹیں ہر فعل و سکا کب سے حکمت تن میں معلوم ہو با یقین خالی در حکمت نہیں حکم</p>	<p>حکم غالب سب کے تقدیر کا اب بچر غسل و کفن جار نہیں گو کہ ہی یہ مر سب پر نا گوار دنیا اور اولیائی ای شہا قبلہ کوین فسر زند علی سید مظلوم امام نہی زبیر ہ تابع حکم قضا ہوئی رنجیدہ ذرا سی بات بیٹی کو تعویب سی کر کی جگر بندہ عاجز کی طاقت ہو کیا گروہ چاہے غم تو پر شاد کی جسم ہی صندوق بہ حفظ لکھا اپنی و دعت کرد کا ہی پر دنیا لکھا باغ و دنا توڑی لکے کوئی گل یا شمر ملک میں لکے صرف کر کو جی جو بھری ہی بہ اندر جب بد جان ہو جو جدا ال ملک و شہر و گنج و گھر ہی فقط ملوک تیرا اک عمل باغ و شہر ہی حسن عمل ہی شکایتی فقط سکا علام فعل و سکا حالی حکمت ہیں حقیقت میں شہرین کتنے ہر اک چیز کی وسیع و</p>	<p>وہ ہی ہوتا جو کچھ چاہے خدا کار کی اس کچھ کو ز زمین حکم حاکم میں ہی کسکو اختیار دم نہیں بارادرا پیش قضا حدوت دستیر میں ہم طر نور چشم سید خیر اور آگی خضر کے نہ بارادرم ذرا کس طرح کٹوا دیا بچی کا سر یہ رولانا احسنہ اند با کر دیا اگولا کی کری چون و چرا چاہی یرانی تو آبادی نہاں جی بد نہیں ہی دعت ابجو سر شکیا ہی پڑا نحو لیدار مالک و سکا ہر دراجا ہی حماقت ہم اگر بیون چشم کسکے طاقت کی او سکو کچھ اور ہی ہ تن کی اندر ایسر لینی ہی سعد کی اپنی رشتہ تو گیا سکو بہا نسی چور کر ساتھ ہی ہرقت سیر بنی حل آتش و رخ ہی ہی بی حل مستقل سکہ ہر بلا میں مزا جو کیا او وہ قند و توجہی سمجھا ہی خطل ہی جو کر ہی ہ جان قع اور</p>
--	--	--	--

کلا ر اور ہم

الک

الک

بہارِ لعلی شاہ فی سکرک ہی شہرِ وقت میں پہل ہو نہ جنگِ سات موی میں بہارِ رخ و زرد و سبز رفنی کی اتنی ان کرت ہو شست و شو میں مستعد استعد رہ کر اگر مشکِ ختن غسلِ حیات میں چھین دیا زیست میں جھگڑو دلوں لہجہ کی بہرہ دہان برہم ہو زبان سے زبان میر اور میر جو آئے بر بلا یوسفینے کو بی زبانوں کا بیان غسل دیکھ جبکہ پہنا کفن فرق دینوں میں ہی کھنڈ تو اگر دونوں بھی کھیاں جو کہ اور ہر غفلت کو لوٹا نوسہ کے گھما زندہ ایسا جبکہ پہنا یا سیر و کوشن مرد کی شہر میں بیرون کی آدنی کو وہ ہی آتا ہے نظر استعد رہی کثرتِ سیمینہ لعلی تابوت کو گراں زار چاک کپڑی و پر پہنہ پاوسر اپنی اپنی مہالین شخص تھا	دلی میں لعل حکم قضا کے غالب خستہ صاحب حال پر غالب تو مکان فکر میں بختیز اور تکفیر کے جس سے شہرِ زندہ ہو دھڑل صرف یہ ایک کیا بھی حسا صندل کا فوری در و در جستہ دیکھا جس کو غش کر گیا موت کو دنی ہو کھو کھو چشم سے غمزدہ عیان ہا جہا کر رہا تھا زیست کو اپنی باز ہی یہ ساری صبر و صبر کی چاہتی ہیں شال و خور مرد و زن پر وہ گواہ خد لیکھ کتب پر ہر چیز کا مہر ہی کہو نہ تیری بیکار نما د کہانی دی تھی دھوپ ہی ہر مردہ لیکر دی ہو اور دیکھو گئی اولی بہر لیکنا ہا اور لعلی خوار عجب ہے ہو حکم اسکو جہا ہو کیا سہینہ پر اک کا سہ سوی مرقد بانہر ان ا خاک سپردہ سہی بخت مرد و زن رخ و بلا میں	میں یوں کہ پاؤں لگا ہوں حال پر جو شخص لگا گیا بادل غم کینہ ہم شکار اوسکو سہا تو جیت پاں استعد جاری ہو سیلابِ چشم عود و بخت میں بخت کے لیکھ ہندوستان کا ایک جس طرح ہوتی ہیں گل خرم سہ سہی کو بخت ہی شہر نرمی میں حال اصلی بجا کہ رہا تھا اوسکا ہر سر و زور کر رہی سب فہمی و فہم شکوہ ہوئی سی اوٹ کی بخت چشم ہندی ہی نہ پہاڑ اگر مردہ وہ یا دق ہی جو ہو تو زمین کو جانتا ہی آسمان جنگو تو بجا فاضل زندہ مرنی سی پہلی جو کوئی گرا چشم دلی کہتا کوئی گرا غیر حق زراہ احتیاج جو سہی تو کو سمجھی ہیں بادشاہ اور اقراب شاہ اکی لکی نشن خیر کی روا بحرِ برت میں لیں غوطہ یہ غم نہ جہاں میں ہوتا	اضطراب قلب سے ناچار ہوں ہی لکستے فوق اوسکا مرتبہ شاہ پہر آخر ہوا مصرت کار کیا کہوں اوسوقت کا میں صرف تین بانی کی کا چشم اک گداسی سماں پر چھا طلحہ عطار تھی روی زمین چشت کوثر میں یا کھس قر رخ لسان لالہ خستہ ہوتا گر چی حسن و رونق فرا میں میں زندہ حکم نہ تھا کفن سکے سکتا روح کو سیری آ توئی راہ خدا میں کو رو مردی و زندگی کو تو ای بخت زندہ وہ جو موقوف ہو نیک بد کو نیک ہی گرا نقل مرد میں دیار انبار زندہ جاوید ہے زندہ ایک میں نہا مرد کا پردہ اکھون رکنا تھا اور اچھی اکھون پیرہ پہوڑ تھی غم میں سرگور بیچھی عقی خلق باشعور ہو گئی تھی گم جہاں دن سچ دہن خستہ کو کیا حال
--	--	---	--

ہر
بالکھو جو بخت

<p>جنگ افریقہ میں ہونے کے تصور کو خوشی کا پانی کا لہریں مثل بید ہو گیا جب بوتا اوسکا قبر ہو گئی ہر جا سو دیر گھر کے اکی اوسلیر کے پھر پھر تیار رک گئی گرداوی فرسکون قات کر کے بد عہدی کیا اوسیر مانا میں نے کہنا اوسن اہل کا تو تو ہی دانا و دنیا و حبیب پھر ہنس کے اعلیٰ یاقوت و گھر اس قدر خیرات بی اندازہ کی صدمہ کدہ کرد و عہد کا علاج قبر کے اندر کیا صندوق بند گر پڑے آئینہ زویر عیار خاکین کے کو کر فی ہر شان جیکہ گزی رات کو رد و گری چشم گریان بادل پر دو غم گرداویں شے کے بیرون بجا پھر کہا شہ فی نہ گزری کیا اس طرح تھا حال شاہ امجد دیر گزری ہی کہ وہ مرد خدا</p>	<p>مرد و زن و بچہ و بزرگ نیک و بد و شریف و کج لوٹتا تھا خاک پر اک لہر آئین ہندو ات تفریق کے لہو لعل و گوہر کا چھٹا سا لہان دھن کے جھنپ ہی تاہم ارادہ ہی بد عہدی ہی ہم پر دو غم جب ایسی بلا میں مبتلا ہو گیا شہنشاہ و فرج خدا پریشیں و سیم ہو گئی ملک کی نفس قبر کی ظلمت کا بھی قہر نہ اوجھی خاک سی تر گز اور ہوتا ہی زیادہ آبدار سینہ اوس کے بھول لٹا نہ غمت دفن ہو اوس کو پڑے آئی شاہ او اہل پری چوکی کا نقد کردہ جلد ہو تیار اس چا خانقاہ جن طرح بھر کے اندر بھونچا</p>	<p>ہو کی اور کھیل سکی نظر اطلاع اوس میں ہو کر گئے ہو گیا بد عہد کے گردا ہتمام قبر اوسن ہر سیاہی ہو کو دیر کے فنا میں کہیں گئے لیک لہر شاہ کی نقش ہر اوسلیر زیر پتھر فی یا خدا مستعد تھا میں فای غمت کچھ نہیں سب میں ہر خط قبر اوسکی کی شہ فی شہ جو کہ تھا نفی میں شہ کا جو کہ حسد کے اک صندوق تھا بادل و سکا زلزلہ تھی حقیقت میں گنج بیکار مستعد دفن ہو گیا دفن و سکو قبر کے اندر قبر پر حفاظت مرد کا سکروں و موقر ان سیر میں کو تاکہ دنیا چور کو دین کو غم میں نہ بجا</p>	<p>ایک ہی کا دوسرے سے ہر مرد و زن و بچہ کو پہنچے تاکہ ہو اوسکی ارادہ مخل و زلف کا دیر گز غیر عہد نہ اوی ان کو ہی لفظ عہد و ہم کی نہ ظلم کر کے مجھ پڑل کی بلا راہ زن میل ہو شخص کر عفو کر یہ جرم میرا خدا ہو گئی محتاج میں سی مالہ سیا خیرت اوسکی قبر جسکے لہر ہر پرورد کو دہرا خاک سی و سکو تھا کچھ بھی اسیلے زیر زمین پایا مکان سنبھو اوس کی تاکشت خاک کو سو بیا وودہ ہا کر دی شہ فی ہر شہ سکروں و موقر ان کر کے شہ ہر شہ میں داخل کرنا ہوں جانل و ہم کیا خاک و خون میں اس حسن کے مثلاً</p>
---	---	--	--

اوہ کا ہوش میں نا اور جوش عشق سی
 شہرین جانا سننا حال شہر ادب کی مریکا اور بیان
 معشوق کی نکال لانا قبر پر پونجی اور رکنا اوسکا بن میں محبت کی اندر

دو گزریں جہاں بی رگیا	آئی ادم کہ فاقہ کینا	سیر شاہ کیا با او شاہ کیا	کچھ آیا عہد کے نظر
-----------------------	----------------------	---------------------------	--------------------

شہر کو دیکھا نہ وہ دربار شاہ بوشستی میں اپنی گدا پونجا در پر شہر کی جیت گدا گر گشتی وہ اس جہاں سنی منتظر جس طرف جاتا تھا وہ گرد نہی سحر کی وقت وہ اپنی پہلے جسٹ ذخر کی میر کا بغیر دفن کر کی تی جیبا و در گرہیں نی پادشاہ خل پہلو نہی لبس و سجا سراج در رات کو وہ جا بجا تیرا بشمر گریاں لبتا جانستان جسکے حالت او سکی ابرو کو منز جانیں آسکی پائیز پروسی آسٹ پر پیرا چسکے بیٹھا اک شجر کی ریز گر نہیں کرتا تھا واء و فغان گر دوسری پر جوتی باسبان بسکے کرتا تھا خدا کو کام کا ناگمان ایک اور مستحق تھت شب میں جی سحر پہلے ان ایک بیدار میں خواب خواب عاقل ہی سہرا سراج خواب بیدار ہو تو اسی جفا خواب بیدار ہو کر سحر	کہ نہ در دیکھا نہ ہر دم دبار گدا شہر ان کی طرح اوٹنگ گدا دیکھ کر گشتی لگے خلق خدا مر گئی وہ دخر تیکو خصار نہی ہرک کی سنی بان صدا دو پیر میں کس طرح و مر گر پیرا بوشی لائی میں بوش میں تبا یا پر فقیر اور چلا صحر کو پر مرد خدا غم میں میں شکست کی نعر قبر کو اوس سرخ کو دہو پیر دہو پیر تھا تھا قبر وہ جسی جو بوی رفتگی رہبر سو گتے بوی مشکست آہوی میر مستل وس شجر کو چا گدا نہ انکو باسبان پچان نہ سیر میں سکو نکلتا تھا و سوان پونجا او پر غیب سے خواب خواب کو او پر سحر گدا دیکھی جسکو سونا تھا جیست جیست غفلت سے بلرکتے رہا پہلے ہی بیدار جوی بار بار برتر از بیدار ملی بل گدا لک خواب ابتدا و اولیا نیت کب ہی دل کو شکار	تھا وہ از خود رفتہ و بد ہوا پہر او جانتی تان آہ و فغان جسٹ تو عاشق تھا او پر فقیر دی نہی کو گتے سکو عاقل جانا ادھم نے مگر ای پو الغرض رپر گیا جیست جوا سروا پتی او سکی دربار دیکھا خلق خدا کو نعرہ طلعت میں پچان گیا او سیر کیا معلوم ہو چا گدا وہ شب راک صحر او د آخر تر و جیست جو کر با قطع جیست ہم کی تہو پیر گفتگوی مردان ہی کچھ دیکھ کر پیدا خلقت کو جان دلی اندر تھا و جیست و خیر گذری سما میں سیر کام جو کچھ چاہتا ہی کر د غلط خواب سحر او پیر دفن خیر میں جیست کسٹ خواب غفلت میں ہی پیر خواب میں بیدار میں صواب خواب و سکا فوق و طاقت جیست کو غفلت ہو گیا سیر دلو کر بیدار انہی و	پہر وہا سبھی اندر جیست شہر کی جانب ہو چلا گدا لایا تھا جسکے لیے در منیر وہ گل ترس میں تر ہر وہ لوگ سب کی میں نہیں خلق کو دیکھا وہاں نعرہ گر پیرا تیرا کی خاک پیر پہر او تھا وہ محو روی نعرہ زن ہی کون پر خدا جیسی رفتار و نہیں طوطی کو رستم کا جیست ہو و گدا اوس طرف کو جذب قلبی اوسکی دلو ہی ہوا کشتیاہ دور سے آتی نظر اک و شنی دور تر اوس رخسہ نہیں خو فی ظاہر میں تھا لیکن نہو صنعت خدائی کیا پیرا جیست جانی میں سب جاگتا او نہیں نگوتی ہی نشل ہو تکلیف جو کچھ جانی میں جیست میں شیار عقل و شیار میں اصحاب ہو جی لہام غیبی کی حشر راہ حق ہی ہی و گدا باخبر چشم ظاہر کی گدا پیر
---	---	---	---

مکملہ ہر ایک
عبد اللہ
مکملہ ہر ایک
عبد اللہ

جسم بند کافس بر ای سپر روح کیری اصل سی و پایدار روح کو اپنی براتن کو گشتا سی ہی تن مانع وصل خدا ناکہ ہو موقوف او سی بدر گر کری تو جسم کو اپنی نزار جسم تیرا دل سی باقی چہ پاسا تو مودہ غافل و کھل پہونچا او ہم قبر معشوق وہم خود حیران شد گدا عشق کی سستی میں بایہ خیال دیکھ لی تو تیری دیدار بار سیر کا عشق ہرچ و نون مال کہ آخر کو تودہ خاک کا دیکھ کر دس شب بھر کی ہوا قی قی جی جی جی جی کی جا جی کو اپنی بہر کردن و سیر بند پر صندوق کا تخت گدا لاش جیتک گھر میں اہم شاہ قی جی جی جی جی کا مکان دشت پر دین الگ سے کا دشت او سنگی لگا دیکو ار آہ کیا اگر حق نقش بارہی روشنی میں گدا کی پرچم جان گوری تن کو او گدا چنان	روح ہی کس غم زین لک سی عدو روح جسم ناکار دوست اور دشمن کی جان تو اسی کر تیغ سی لاک مرکتہ پلان مودی شقی آوی جب قابو میں نفس کا ہی ہی بیان تیرا اور پاس خیمہ کی گیا ہستہ تر بانہر اران دانی خوشی اوسکا دم اندر گاندہ قبر سی سکون تو اب نہر سیر کرمان تو کو مان رو کا لا مکان سی لکھی تخت کفر تختہ صندوق او سی کدا دیکو گیا سد جان سی و شہر لاش کو او سی زبان لکچر بدون کسی سبب خون کد قفس کو جا کر برا کر دیا ایک کیداری کروں نہ بن کی اندر سے محضی یہ اطمینان سے پونچا و مان سامنی اپنی تہا پاسی جس سی ہر گدی لان جان دیکھتا تھا حسن دی لک جامہ شہنشاہ میں گدا پان	آشیانا اوسکا ہی ملک بن ذکر حق او سی عذای ک جو کوی کرنا ہی تعمیر بن گر بہ جرات ہو تیرا ہی سپر نفس کی ہی کب شیطان ہی تو کیا کرنا ہی جسم کر منکشف کیو کر ہو پیراہ خدا چاک کر کی باتہ او سی قضا نشا الفت سی کر حوسین بعد او سی جگا یا اوسکو جل ہی ہو شمع کا فوری پیر عشق ہو اور سپا و تیرا خیال دو و جب ہو کر کتب شوق لاش کو او سی او شہر کد شوق عشق کی حالتیں سوچی خواب سی وصل ہو ہو ہو شاید ایسا کوئی صاحب دگر کہہ کہ او سی لاش کو پیر کیون ہو شہر کو شہر بعد صد فکر لاش رنج و در لاش کی سر سی تار پیران جس کی جی جی جی جی ہو گئی آتش و آجیب شوق بادل پرورد و چشم شکو چہر کا کفن میں جگہ تھا	یہ قید جسم میں نذر کین قند و جل و جسم کی نور کین اصل کا اپنی ہی لک کین کثرت فائدہ سی سکون کین عاشق جسم و عہد و جان کین رات دن سو سو طرح پیر شیخ اس کینی کو تو میری زار دیر کی نذر گیا وہ نیک لیک و سی قبر کو انگو شہر عشق کا دونا ہو اپنی چہر روشنی میں بیکہ دی کین عشق ہو ہر لمحہ جی جی دیکو جی جی جی جی کین شمع کی آگ دیا او ہم لور لی جال سکون ہوا کین دو سٹا و سی کد کین کارنی جگا کین جی جی آیا تہا جس راہ سی مرگدا او جی جی جی جی جی پونچا آخر او کین کین اپنی جی جی جی جی جی ایسی کین جی جی جی شہر کین جی جی جی دیکھتا تھا اوس پیر کین ور کد کین جی جی جی
---	---	--	--

کر کی دیکھی تھی وہ سچ تھا کیونکہ کھارے تھے اپنی کھجور نہیں کھاتے کیونکہ چاہی تھی وہ تادیر بچھڑ گئی پھر وہی فادہ نہیں روح تیری باغ جنت کی گز باغ جنت میں کیا توئی طوط واہ اہی چرخ شکر واہ وا دیکھ لیتی یہ بھی میری سی کہ گئی اوسکو شرمندان عشق جان دے کی تیری عشق میں دھنوں کی طرح ایسا جا جیسے اپنے درد و غم کرتا ہے جیسو اپنی گرد با اسلیں فنا دیکھ کر دین کی لگا فخر عقل سے باہر ہوئی ہر کام یہ نہ کہو دنیا کا نہ شکست اب جس نے تیری صفات دیکھا	یوں لگا کہنی زرد و اخضر رنگ میں لگا تھا اپنی رنگ بد دوسری تک کہوں کہ تھانگو بار ہو کر شیوہ باری نہیں وہ گئی اس سخت جا کو بھی میں با بحر الہم میں غرق توئی ظالم کیا ستم مجھ پر تو سب کی سب تنہا ہی دلی آتش افروز تھی سب کو عشق زندگی میں بہت ہی دلی تھی کہہ رہا تھا اوس پر کسی گدا مگر کسی نے تو زندہ بھی نا مجھے تو کہتا ہے کیا یہ ماجرا جو شہین آغیا تہا ہی حق غم پر تھی جو ہر اوس کا کام سایہ اعلیٰ ہی تھی خبر وار و ہونا کاروان کا اوس نہیں اور	ای بے شکس دل آشنا درد و غم میں ہی کر کی آشنا عہد گر شکو و فاکر نہ تھا شکوہ و دیناسی کر نہ تھا حال کی میری خبر ہی تھی جیت سے صد حیف تیرا حبیب زیست میں باغ رہا وہاں اوسکو ہی شاید نہا کو میرا قتل ظالم توئی تو نہ کو کیا یہ تو مگر بھر کی غم سی تھی پارہان حال وہ دیتی جو آ اس سے ہی تر کیا جو درد و غم دیکھ کر اوس کی یہ رنج و مح جو کہ کر تیرا خدا دوزخ کا پیدا یابی سے کہی تابان کر قدرت حق تو کی سبب تھی وار و ہونا کاروان کا اوس نہیں اور	کیونکہ کیا مجھ کو باہر میں سبتا ایک تہ تک مجھی سوا کیا مجھ کو زندہ چھوڑ کر مرنا نہ تھا ساتھ لینا تھا مجھی ای سیمبر کل نہیں تھی کسی کو دیکھ بعد مرنی کی ہوا مجھ کو نصیب بعد مرنے کے ملایا باری ہو گئی جو دم میں جان بجز اوس کی رو کو خدا مجھ کو جس نہا بہت مجھ کو اتنا ہی عشق ہی اور ہر طرح کی توب جیتی ہیں باری تیرے عشق ہو گیا مجھ سے رحم موح کسب و خفا سے وہاں میں خال قطرۂ آب منی سے یہ شہر جس سے یہ دونوں ہو جائے جس سے ان دونوں ہو جائے
---	--	---	--

آنا ایک آدمی گاگ کو ادھم کی مسکن میں پہرا دھکا چپ جان خوف و خطر
اور تیرا اوس شخص کا کاروان میں حال خرسی آنا سالار کا روٹکا مع حکم اور
سکنا تھوڑ کر کی قصہ لینا پھر بعد شفا کی ادھم کا اوس کے ساتھ نکاح کر دینا

اوس نے انہوں کے اندر محبت بھری کہ ظلمت مٹ کر گوار غور تھا باہر کا گویا ہی دگر	بایزال ان بود اللہ وہ دگر قدرت حق سے ہوا وار و غیب سے دیکھا ہوا اسکا	سب کی تاتار احوال دگر مصلحت و سرشت کے دگر لائی اسکا قدرت حق ناگیا	جس طرح زندگی کہتا ہے گدا تھی جہاں یہ لرا اور وہ گدا تھا کہا تھا وہ لرا یہ لرا گدا
---	--	---	---

آدمی بی بسنه حکم قضا سکته بین نمی و نه شده بطل ورنگ کس کاروان کینا سبب کار و امین سی کوتی مرد خدا آگ لینی کو و مان آبا چلا ولین به سبها که شاید پاسبان یاد نه زمین جو آبا بی بهمان پاس جو بر کو و مان تنها اکتفا اکس گوشه بین بت سبب شکل صدو تین در شک نم قافله سالار سی اپنی کس لیکے ساتھ او سکو انکار و ان نئے تامل بر توقف کی و ان دیکھ کر اوس حال کو ششدر رہا بولا آخر وہ حکیم نکتہ و ان یہ بلاریف گمان سکو خبرض دیکھی پاس جان کر پہنچو مردک میں گھبرکے کسر پر بتلا سکتی ہیں و سکو دیکھ قدرت حق سے ہو جادی خون بسد جب ہوا تن سے بد شرم سے اپنی کیا سر کو فرو سی کہان و تاج و تخت رنگا خانہ میں بجا یوں کی جدا خاکین کیوں بجا کو لا پور	وہ لمی پرتابی اسکو جابجا اور نقد رتی او سو دی شفا یوہ قطار میں سب لہیب دیکھ کر بن میں و جالا گن کا ناگرمی وہ اپنی کیو حاجت قبر کا دفتر کی آیا ہی بہان راز اس ہی ہو گیا شاید نہ جو گیا و سین وہ ہو کہ تار بیشے ہی ہو جی و ن کھر خیر و سبکی نور سے ہو و نظر جو یہاں کرنا تھا نا و نا جہا سننے ہی سہا کی پوچھا و ان یہ کئی روشن تھی و ان لیکن ان جیت نہ وہ شطرنج رنگ میں سبکی و ان سند ستر میں جو ہو یہ سب رنگ و وی و سب کی و ان پاکیا و ان ہی اسکا و ان جیب سے اپنے نکالا شستر جس طرح زندگی تن سے ہو موتھیں اتنی وہ ماہ سیر پوچھا و انسی تم تباہ کو و ان جام نعلی کو زہ ہا ہی بار کون سے صحر میں لایا ہی تبا ماجر کیا جو و مجھ سے بہان	بچ نہیں نہ سبب اسکی کار ریت کا کو سکی سبب ان زندہ کرنا او سکو جو شطرنج ولین بچہ کی کی گمان شغل سبکی جیب ہی و ان یہ کوئی جاسوس جو لایا شتر سننے ہی و س شخص کی و ان اندر اوس گھر کو آیا وہ و ان آتش و سکی سا شتر شعلہ دیکھ کر یہ حال و خالف ہو تھا قضا سے کار و ان میں گن تھی جہان و تق فرو و ان جا کی بکھانی تحقیق ہو و ان آئینہ سان شکل جسٹ و ان ہی جو خسار و ان او کی و ان اس میں کوئی طور دیکھا نہیں جسم سے او سکو او شتر ہو یک آدمی بچہ کس ہو و ان کر کے نام حق سوا و ان بتا تھی جو کچھ سامان او و ان و و ان انکو کو کیا او و ان میں کہان و ان یہی و ان خانہ زلفیت پرتا و ان کسی بچہ بکھیا ہی و ان سکے تاج و ان و ان	ہی پس لطیف سی اپنی کو و ان غیب سے جو سبب و ان او سکا یا سبب و ان خانہ و ان شتر ہی شاید و ان رنگ و ان کا ہو و ان کرنا پرتابی یا یا و ان او شتر و ان غار کی و ان دیکھا کیا ہی گھر ہی و ان و م جو و ان ہی و ان قافلہ میں اپنی و ان حافظ و ان و ان پوچھی یہ و ان و ان جس طرح کہتا تھا و ان ہو گئی حیران و ان یہ طراوت یہ لطافت یہ و ان تیرگی و ان و ان روشنی میں و ان کائنات میں و ان نیشتر کی و ان وہ قضا و ان و ان ہو گناہ و ان گھر و ان و ان مغل و ان و ان کیوں و ان و ان یوں کی و ان و ان
--	--	---	---

<p>چشم کو کچھ نہیں اس بات کا راہ گم کر کے ہمارا کاروان تنگ و اس حالت کی اندر سہنے جاری سکتہ جان کر ہم میں کچھ جانتی اسکی سوا نام کیا ہے کون ہی تیرا پر جسے ادم تو انکی گفتگو ملکیت شب میں رہا بہر لیک و لون شخص میں دیر مومن صادق کی پیشانی کا نور دیکھنے کو چشم بنیا جائے گر نہ تو عاشق وصل سیم بطریق سنت خیر الہ نام نقش کو او کی جولایا ہوا یوں کہا و لون و امیر خدا ہی یہ کس گلزار کا سرور چاہی کہ نابیان حوال کو حال شہ اور ظلم پیدا دوسر قبرین سی لانا اسکی لاش کا شکوہ چیراں شدت کھڑے عشق کی صنعت گری ہر شمار تہی ساری عشق صنعت گری عشق کو اندر ہی قوت ہمار عشق تو ادم کی یہ تاثیر گزری جو واسطہ تکلیف دہ</p>	<p>ہو اسی اسما ہوا اپنا گز دیکھ کر آتش کو روشن در تنگے یاد حال ہم اہل تہی مقدس تیری یوں کہ بیان ہستی ہوا حال کا کہ بیان کس گشت نگاہ کو پاس کر تاسے اونکا کلام غور سے کہا تو وہ آئینہ ہی سعادت و کی سہا نور ایمان سے وہ تابندگی اوس کی پیکر کو زندہ دیکھ جب کہ ادم ہم نی دیکھا جا عقل سے سمجھا اوس کی راز کا پھر و سکون حرم جان کر کون تو اور کون ہی پیدا یہ زمین پر اختر تابندہ ہے عشق کا اول سی سارا جا اوس کا فرما اور رکنا قہر ہو جو اپنی خامی و اشتیاق عشق کی صنعت گری عشق کی تاثیر حدی تو شامہ اوی پر جو گزرا ہوا شکوے یا حوال جانکا فقیر دیکھ کر احوال ادم کا تہا دیکھ کر ادم کو یوں پیرودہ</p>	<p>ہی تیری حوال کا عالم خدا قدرت حقسی ہوا وادہا اوسنی جا کر قافلہ میں ہی خبر ہاتھ میں تیری لگا یا پیشتر کون تو ہی ورنہ ہی کیا جا کونسی ہی شہر میں کس کا گھر حد سے نکلا برای جستجو اونکی باتوں کو وہاں شہر پاسان قبر جو بندہ نہیں کس چہا رہتا ہر پیشتر دل مصفا گوشت لہا جا روح ہو جاتی بدن میں ہی جا کے ادم فی کیا او کو ہی یہ اس خیر عاشق بچا کہ بیان ہی یہ کیا ہی ماجرا رونا جھکی ہی بستان جہا تانسی دل بیتاب ہو موتی نکالنا ورنہ دارو گیر دوسر ہنایا میں مبتلا کہلی لبس لدا کبر کتب عشق کا ہر دم ہوا کار و دختر شہ پر جو طاری ہو عشق پر اسان ہر کار و وہ بریر و وسیع عاشق ہو شکوے دختر ہو گئی رشتہ</p>	<p>کچھ نہیں اس حال کی ہر خبر آیا اک مرد آگ سینے کی سی حاضری سی تنگ و یا انیم جان فصد کا حسی بہا کر دیا گزری کیا کیا رنج و تیر اور بلا پانی کس بوسہ میں گشت مطلع ہو حال منحنی تمام با فصاحت کر ہی ہو گفتگو نور ایمان سے ہی روشن شمع جان ماہ و نور کو جس سے ہر شہر ہو گیا فرحت سی ادم خبر پاس و کی شادمانی سی کہا اس سکا نکا ہی ہر شہر یو جی اس حوال غمی کی خبر کس طرح لایا ہی اسکو قہر جب کا ہر اکاہ سیما بندہ ہی من عن ادم نے ظاہر کر کہینا رنج و اذیت صبر تھا جو کچھ گزرا کیا بالکل بیان دونوں کو سکتے کی حالت ہو لکھنے اور پڑھنے کی حالت ہو جذب قلبی سی یہ سب دہم رگتی حیرت میں وہ بد شہر چشم غمی ہوئی وہ شہر آیا و لین وں پریر و خوا</p>
--	---	--	---

سیری خاطر اسنی سیرج دہلا
بعد مرنگی ہی کہ شفته حال
گر نہو ناخجہ پر عاشق یہ جو
سچی اس ویش کی تاثیر
طالب نیا نو اب نہ ہمار
لذت دینای دوں در گذر
جیتے جی تو آپ کو فردا
پہر کہا تا جرنی ای نیکو خصال
کی دوبارہ سرنجے حق فی عطا
گو کہ ظہر قضا سالی فی فنا
اب کہو تم دلکا اپنی مدعا
کاروانین کیجے بہت دم
دلست نہ ہو کی ادیم نہ کہا
تیری صد سہوئی یہ سیم نہ
چلک میر سہکا دم میر دم
زیست جبکے ہر دم خیر دم
دی اجازت کہ تمہیں شیک
میں سلف صورت مثال ہوں
ہی مری ماؤنی اسمین فنا
کہہ پیر و انکو طاقت نہ ہمار
ہاں مگر ہو لطف او سکا دہار
اپنی حمیت خدا نے بر ملا
تھی مقدر گو کہ تیری نہ کے
گزیہ درویش کہ ہاں ہجو
سہر چکا کہ شرم ہو و ماہر

لیکے سر پر کردیا جیو فدا
لاشیں سیر قبری میں یا نکال
قبور میں کرکے ان پر لٹائیں
مردہ زندہ ہوئے پند عشر
دلی کی کرتوبی فقیر کی جنت
باد حقیر، بازہ چیست اگر
خاک میں جس سم خاکی کو ملا
ہو گیا معاویہ مومن کا حال
ہی بڑا یہ لطف و انعام خدا
اسکی بچے کا سبب ہو گیا
دونوں شخصوں کو ہی منظور کیا
دونوں کی خدمت کی نگاہ میں
اسی شہہ مہمان نواز و سخا
بہر دوبارہ زندہ اسی فخر نگر
میں تمہارا ہونے کا سبب
وصل سے اسکی سوچ میں نہ ہو
عقد کردو میر اس کا نصیر
اسٹل میت فی بد العسل
بجھان پیش میں دیوار کا
پیش شمع رو سیاہی کا
خاک تیرہ کو کمری بد زبیر
کی دوبارہ زندگی کا عطا
پیر سی الایا پشہ طبع
ہوئی زندہ کس طرح دنیا کی
بولی تاجہ سے کہ افسی خندہ خو

بهر کز کیا کیا اذیت او را
 اسکی باعث پیر خدای چو
 ترک کی نم اکر مین بودی
 زیست دنیاکی چو فیض اخیلا
 در چنگ زندگی مستفا
 دم جو باقی بین یون اگو
 کراسی رویش سو اینا نکاح
 گذری تم دونون جو جو کلا
 که نوتی زنده یہ شکست
 فی تحقیق لیک اسکی کد
 شام کو جاتا ہی پنا کاروان
 در نه ہو چلا ومان در نظر
 ہو اگر بر سوی تن ایزبان
 مننه جو احسان یہ ہمیر کیا
 دلسی ہو اپنی تمنایہ مچی
 دیون دم ہر بس سحر جلا
 در نہ جو فرانی یہ جان ہما
 میری خواہش کم ہو کجا
 رو بر نور شیدنا باکی کمان
 مین کمان در یہ تمنایہ
 پوچھا پرتاجر فی السجان
 لیک درویش ہو شرط
 تجھد سو جان کہ مقبول
 لایا کیو تو ہی اب شرط
 تیری کسی سو نہیں مچکو

محنت و تکلیف و رنج لاوا
 لیست گزیری سبب اسکی دشت
 جسم ہوتا طمرہ مور و مار کا
 اس چاکلی عیش پتہ خاک ڈال
 کر اسے بس صرف یاد کر دگار
 سیکھ اس رویش ہی راخو
 دہ نو عالم مرین ہوتا جگہ فلاح
 ہو گیا دریافت ہو جا
 زندگی تیری ہی ہر شے شہزادی
 زیست گسا مان تیری ہو
 اگر تمہیں منظور ہو چنا و مان
 جو ارادہ ہو میں آگاہ کہ
 تو ہی تیری لطف کا کب ہو یا
 دی خدا اس فعل کی تکوین
 عقد شرعی جسے یہ کلو کہ
 میں غلامی میں کروں جسکو
 بیجا لانی میں حاضر ہوں
 کم ہوا ہوں میں سی کی راہ
 ذرۂ سیمان کو ہی تاب توں
 ہی خیال خام سودا کا
 دختر زندہ شاہ زان
 عشقین جو جاسی لایا جا
 عاشق گشتہ ہر مجنون
 ہجرین سکونہ دیوانہ بنا
 کرتی ہوں میں دشت گزیری

الحمد لله رب العالمين

مهر را در سکی می می پی کلمه کو سیری بدل لای بجا تم بود و تو عقد کسیری گوا نیز به دست سحر و جادو اوس کو بخت بد و دلوان هوکیا اتنی من بنگام سحر حسن اوسکی و جمل اسی دنا هی می گلزار دایغ و دوستان دشمنی و میران سوز و دشمنان صدق یابی نگار اید و سینه دلفنا و سکا عاشق سیدان	میری کاست سین بر پیروی بو که زمین شو فرق اوین تا نوان غوز من پیش آید نیز اکسانا سحر و جادو مرد تاجرا در حکم سحران راپی مقصد سحر بر انگ شکست و سحر و جادو جلو فرمان جهان سحران جاوه فرمان بود و بان گران جس من سنگت فرسوده	جان دلسی رپی سنگداز عقد من کنی بولین دست سحر و جادو اسطرح و دوزخ سحر و جادو کار و این سحر و دوزخ کوب ککی کار طاق سحر هوکیت اوس شست و سحر هی می گلشن و سحر جعد مشکین سحر و جادو سحران قوت و سحران	مونه سحر و دوزخ طبع کا جایی سحر و جادو جان دل سحر و جادو هوکیا پیش گو امان عدول سحر و جادو رکیتی اوس و بان و دلبان اوس کشت و سحر دل را با سحر و جادو سحر و جادو سحر و جادو زخمی دل اوس و سحر
--	--	---	--

دست تک بهنا جمل من اوس و
اوس با سحر و جادو و سحر و جادو

هوکیا و سحر و جادو رکیت اوس و سحر و جادو لوشان و سحر و جادو شاه و سحر و جادو جس و سحر و جادو جس و سحر و جادو اوس و سحر و جادو نا و سحر و جادو کون و سحر و جادو هی و سحر و جادو اوس و سحر و جادو هوکیت و سحر و جادو	جان دلسی و سحر و جادو دست و سحر و جادو حاضر و سحر و جادو رکیت و سحر و جادو شاه و سحر و جادو جس و سحر و جادو اوس و سحر و جادو نا و سحر و جادو کون و سحر و جادو هی و سحر و جادو اوس و سحر و جادو هوکیت و سحر و جادو	رکیت و سحر و جادو دست و سحر و جادو حاضر و سحر و جادو رکیت و سحر و جادو شاه و سحر و جادو جس و سحر و جادو اوس و سحر و جادو نا و سحر و جادو کون و سحر و جادو هی و سحر و جادو اوس و سحر و جادو هوکیت و سحر و جادو	رکیت و سحر و جادو دست و سحر و جادو حاضر و سحر و جادو رکیت و سحر و جادو شاه و سحر و جادو جس و سحر و جادو اوس و سحر و جادو نا و سحر و جادو کون و سحر و جادو هی و سحر و جادو اوس و سحر و جادو هوکیت و سحر و جادو
---	--	--	--

نومہنی جیب ہوئی و سب سے
 رنگ روتا بان لسان غول
 ہو گیا دشت میان غزل
 مرد کامل کو جو تو سمجھے حقیر
 غیب کے آثار رزق او کو سدا
 پر شک او تھی بہن فرشتہ جو
 حقیقی جس کا جو خدمت لگا

قدرت حق ہو پیدا
 نہی سعادہت اگر پیر
 نہا نہاں قریب حق کا کھو
 ہی نظر بند یلیم و خیر
 حائنین کی نامی او کی حق روا
 او کو سغناہی حق اب
 خدمت دنیا سے کیا پڑا سکا

شکل اور صبر نہیں ہر شے
 نہی خدا او میں نہاں
 غلبے میں تھا وہ شاہ و پنا
 ہی وہ شاہ و وہاں پنا
 گرسٹے سودن گمران حق
 حکم میں ونگی بہن سینگ
 اس لیے کہتا ہوں خیمہ ک نفالی

سیرت و سخی میں تو مگر
 جان دلسود و نون در او
 فقر میں ہی تھی غنائی کی
 نویسی سمجھا ہر مفلس اس لیے
 غیب کے الی بہن کا یکی طوق
 چوب و باد و آب خاک و گل
 تاکہ اوی اس گناہ پر جو عقل

سب سے
 سب سے
 سب سے

حکایت ایک دلکش کے

پیر بہن مثل گل سوچا چاک
 تھا وہ مرد آئینہ کیتے نما
 فقر فقر ہی جس کو کتا ہی نہی
 جان دل سے کام میں نہی
 تھا مثال گوی در دست قضا
 شوق کیوں لسی کچھ ذوق
 فصل کو دنیا کی فصل غیب
 شہر جی کو سمجھتا ہے شہر
 تو جی سمجھا ہی بنیاس ہے کہ
 قند تو سمجھا ہی جس کو ہی ذہر
 یعنی ہر شے کی حقیقت جو کہی
 نیک ہم سمجھیں در بد کو
 اور ہی کیا او سکو اتاری نظر
 بعد شوق رہی جس اگر
 حرج او سکو کردی تھا کور
 گدہ ہی لیا ہی او سکا و تھا
 دس دس لسی لسی ہر دم و

جسم گرد و لودہ دل درو
 خاک کسی کچھ اور پاتا تھا
 فقر تھا او میں رسا کا ہی
 ماسوی القدر ہی تھی غیب
 تابع تسلیم جو کان صفا
 منقطع ہر طرف ہی تھا لاکھ
 وصل و سکا فصل ہی کو
 ہی و ویران سکا سب سے
 تو امین کتا ہی جس کو ہی
 رحم تو کتا ہی جس کو ہی
 ہم پہ واضح کردی ادھر
 ہم پہ رستا کو لدی و صفا
 کور و کردی ہو جاتی ہیں ہم
 تو ہوا فی حکم میں کور و
 نقیب کیوں کر لگا و گور
 آپ و حق میں کی کتا

چادر و شر وال کی پیوند کو
 پاک تھا الی سگان غیب
 فقر میں کتا ہے چہن
 کچھ کتا ہی کی نیکی خیر
 عشق باطنی جو تھا جو خیر
 انفصال خلق ہی پیوند
 منقلب ہی سدا ہے ہر
 ہو جان جمعیت خاطر و
 تو ہی سمجھا ہو خوار و بلند
 اس لیے فرمائی ہیں خیر شہر
 تاکہ ہم سمجھیں یہ تریاق ہی
 آدمی جو وقت کتا ہی گنا
 زور شہوت کا ہو جی
 طبع کر اس کو نکر دی و
 لیس ہیں او کو گور و
 اگر ہی مٹی کی فاقہ ہی

عارف کامل دلی شوریدہ حال
 بو کوئی دیکھی ل او کتا تھا
 نور لیتا خاک سدا ہے
 سب سے سوا و کو جی الی
 تھانہ جلب نفع دنی و دین
 کچھ نہ ہی فکر طعام و خور و شر
 انفصال خلق ہی در غیب
 شہر و لہ ہی ویران ہی
 شہر ہی صحرانہ ہی و
 ہی و شاہ کامران صفا
 دی حقیقت کی ہیں ہر
 اور یہ مار گزندہ حق ہے
 او میں ہو جاتی ہی
 مادہ خرگودہ سمجھتے
 تو کرمی فراق کیوں کر
 تو گدہ بر کیوں کر کی
 کتا ہی کی کیوں کر
 تار و پیر اس ل

انفقہ
 انفقہ
 انفقہ

سب سے
 سب سے
 سب سے

مشاجات بنیاس

و دهن تنهای فوج بیکار
چشم ظاهرین سبب کفری عصار
اوسکا دل آینه شفاف نهاد
محرم راز جناب کسب
راز سے باطن کو جو فہم
نقد ہر کچھ مشت میں آئی
جان کر مفلس منہ او بند
مال و زر پر جان دسی ہوا
دیکھنی اگر کچھ غیبی کی ہوا
ذلت او کی عین غرت غور
متصل میر سوساے مرد
اور مہنی کی اپنی میلی سی و
مفلس میں مفلسو نکو ہی فنا
او میں ان ذہنیکہ ورنہ ہو
ملک ضعیفی کی جو دکنی رن ورنہ
لعل الماس زمرہ سیم زرد
جان قالب میں قالب چھو
بہرین مو نمایان رو
عقل سے باہر جو کچھ کہہ رہا
دکھی و سو ادس بجلی کی ہمار
عرف و طول و سکا بلا شک و گمان
سہم و زور و شمشیر اوسکی بنا
پہن میں اوسکی زہر و کاسکا
بہر طرف ہیں اوسکا کہ ہر جان
اوسکی اندر تخت زرین ہوا

اوسکی غیبی سبب کفری عصار
تھی حقیقت میں گزرا ہوا
سحرین نور چشمہ دنیا
راز مخفی کو نہیں کہہ دیا
کور و کر اور گناہ کثرت
با ادب لیکر گیا پیش فقر
ہو دل و سکا بار غم و غور
اپنی غفلت سے نہیں سانا
تنبہ ان و سپر معنی فقر
سیکے او کی کسے فقر
منکشف تاجہ پر زانویہ
سخت کمنہ پارہ پارہ چھا
بکے میں بکینہ و کوثر
یہ صرف مرد حق کا کچھ ہوا
سحر و جادو اکیلا غرق
تھی حرف سیر سی ہی استار
تھی خودی جو دی سبب
و مطلق ہو گئی کرمی
منکشف ہا وسیلہ مکر
جس سبب زہر سی شکار
مثل طول و عرض سیم گمان
تعمید حسین ہوا سہری ہوا
گرد جیسی بہر طرف آب و گمان
اسطافت سو کہ کیا چھو گیا
مسند و سیر و نہایت ہوا

اپنی فرعون سی ہو کر ضعیف
اس دین ہوا حبیبہ انور
جاننا ہمارا زنا گفتہ کو گو
با وجود علم و آگاہی ہمار
حال غیبی جو کہ کتنی عیان
دلین و دین ویش آ یا خیار
راز مخفی کی نہیں کو خبر
نیم ذرہ دشت ملک غیب کا
مسکت او کی ہو فقر سلطنت
کہ کے اعلیٰ خضرہ زندگیا
آیا جب دیک و سکی وہ ہوا
دی و رہا اوس حال ہوا
خاکسارین ہوسر دار آہر
اور ہی عالم او کی یا نظر
ذری زمین پر وہ تابندہ
آسمان تازین تھو ق و
جسم و سکا تھا جو ناک و
بغض و کینہ لذت و غور
گذرا جو جو اوج ان باجر
بہر نظر آیا وہ باغ و گلشا
نعل یا قوت و مرد کی شجر
سنگ نری کی جگہ اوس میں
نہ شیر خور ہوئی انک
فرش ہوا سبب میں لبت کا
اوسپہ پٹیا ہی ہر گدا

جسے سمجھا ہو گیا زار و کیف
خطری پرواقت ہوا اوسکی فقر
لکٹ و اقص بنایا آپس
انکور کشتی میں مخفی بالہ و دم
وہ نہیں کچھ جانتے تھے راز لہجہ
سخت لفظ اس حق انکو ہی کمال
مثلا دسی سے زرا و رہیم
اوسکی ہی دنیا و مافیہا ہوا
فقر و نکاہی خارج مملکت
مہربانی سو کہ امیر یوں کیا
اسکے انی پھر جبر امتحان
رہز و روشی سے تا آگاہ ہوا
خوار رہی میں کمال دسی
ماہ و خور کو جس سے ہو خیرہ
ماہ و خور کو جس سے ہو خیرہ
در بیت حق کا نمایان بطور
ہو گیا مانند جان ک لطیف
روح خاطر سے نکا ایک جگہ
ہی وہ تقریر بیان بھی
دیکر حکم و شہد ہوا
روشنی سے جسک ہو خیرہ
ایسی بایان جسک ہو خیرہ
جسک ہو خیرہ مظهر ہوا
طب کلی و ان مہیا تھی غذا
جسکو یہ سمجھا تھا دلین غور

علاست و ابرو چین سر راویکی تهاج و کساج دیکمیر و ده جوان خوشان دا اوس جیب ویش زو سسک تنگه سنی اوکی پی عین غنا بو عین و بی فقیه مکرزا ران باطن سو جو تو سب بخت تا که سو قوت تیر اشتباه سبحه اسد کیا وون بیک جستد بدونی پی فیلش گنج غنی سیکه فنی میں اوس انسی سکے پیکه جو گئی خاتون بابر غیب عالم حیرت میں کتنا تها کرا دیکمیر و دیش کاران و نیاز مال و خست چور گر آخر سوا دیکمیر اس پیش کونا پیکه ای حسرت سب بد گور کی عین جب اپدا و فرزند شید صورت سیرین بسط و خلیل بر صفات انبیا و مرسلین اسلانی و شش کاسته غنا اولیا کے میری بختیر دین حد و کسی رونق پذیر سن ذرا تو محسوس معنی و	برین لیا تها که دیکمیر رد نما حبکا بنو نیا کا خراج رویداد و سکی کتر اجا کره غور دلمین کر ذرا مر خدا فقرین کستی میں ماہ دوسرا اوکی لذت کو اگر تو جانتا اسیلی ہی محو عمل و سیم و اور حال سو جو کچھ نیتا نقل مار کی تو جانی سکی اوتنی آجانی بدین بد بگو نظر پہی و شاه روحان دوسرا الی و مارا و میں سو بد بگو بند کیم سو گئی الوار غیب تھا کہ غنیمت در کمان یا چلا رنگیا خاموش سر دیکمیر وہ جوان ہی طالب خدا خدمت درویش حق کو خیر بهفت سالی کو پونچا ابرو سو گیا وہ و زانو پر نو عید بچنے میں عاشق رب خلیل نارسی محکم سدا دین میں ضمیم تها اوس لعل کو باغ ہیں مثال انبیا و سابقین چرخ عظمت کے ہیں بدین تا کہ ہوید راند رخسار خلیل	جسکے فیض کے خراج حور و غلمان سیران ان بادب سنی کیا جھک سلا عیش کو اندر گداسی یا میر خاک و کی ہاتھ میں سو جو دیتا ان تھاکو نیا کو طلاق گرچہ یہ سرفا بل فشا تها رمز و روشنی سو کو گاہ ہیں سخن نمونہ کے حدیث اور سہی اسرار بدونی تجلی تو اوسی سمجھو اگر مفلس فقیر رنگیا اوس جافقہ مر فقیہ وہ نہ محفل تھی وہ باغ جنا خواب میں تها کہ بدین اوتھا دل سو دلمین سو کہ پیکه دیکمیر سب خدا میں اور صحت کامل سو بد رنگیا بکمر بسط و خلیل اللہ تها اولیا کی روح کو دراز روح پیدائش میں برکات اولیا میں انبیا کو ہمدرد سقط دین میں سون اولیا ہیں لایک کے مراد بخت اولیا کو سب سے گاہ	رو نما حبکا بنو نیا کا خراج دست بیدہ میں کتری پر بطل سیرتی سنت خیر الامم اہل دنیا میں مزین یا فقیر سنگ یدہ لعل و قوت و ہو تار کنا سیم و زکار تجلی لیک میں او سو تجو پیکه چور کر سب روت اللہ عقل و فہم و آدمی سو میں حاصل گیر اگر کرتا و فا ہی میں کج فنی تری مرد خیر دوسرا فرخندہ طلعت و وہ نہ اٹھار و نہ الوار مکان میں سو دیکمیر و کیا اسرار نہو گئی او سو جو حیرت بخت کار دنیا سی ہو او وہ بخت جسم تیرہ جس کو بد رنگ جو رہا ہی حال ادبم کیا نام ابرو سیم او سکا کہ کدا کر تازی پیدا خدای عزوجل پیر و روح خلیل اللہ اسلی فرما تو میں خیر الامم خستہ جا رہی نیک سلا جانتا ہی او نکو عالم کرد تا کہ کھنڈے سے تو کراہ جو
---	---	--	---

علاست و ابرو چین

کو دور ہو اور فراطر فطر لطر ہیں کی کی معنی نزدیک ہو گا قرب حق جسکو ہوا ہی ہو قرب کی معنی میں بی حد و اوس لایت کا بیان کہتا ہو	تازہ و نو نسج جالی میں دیکر تو علم لغت میں شکار انصال حق ہی مقصود حضر کر سکتی ہی کہیں سکون بیان معنی لایت عامہ کا کہ بالقہ و غیرہ بشیر کو شامل ہی	حد اوسط سی نہ تو ایک سو میں ہی معنی لغت کی اچھا شیرا ہی اس میں لیکن آفتا اولا ہی کہ لایت عامہ بیان معنی لایت عامہ کا کہ بالقہ و غیرہ بشیر کو شامل ہی	راہ بہتر ہی ی مرد کو مشہور در اصطلاح صوفیان زہد و عجز و صبر و شکر و قفا ہی وہ ہر فرد بشر میں معنی کو اوسکی عیان تا ہوتی
ہی محیط اول عدم ہر چیز کو جہت مسمی ہو گئی و سکی نہ تو اگنی رتبہ میں حیوانات رتبہ انسانی میں جب داخل ہو کیونکہ کہشتا ہی اوسکی شان اوسکی اندر یعنی وہ کہ تو میں میں صفات آدمی سب گو نہ پڑو انکا لیکن ہر قفا گر کری یہ کفر و شرک سرکش بددگی ہی گر کری انکار صفا جو کری اس از معنی کو چھ عقل و حفظ و تعلق و درون فہم عقل ہی نہیں تاکہ سمجھت کہ ذہن کی تیزی ہی سمجھی غیب قوت تحصیل تھی سوا صرف ثوابی محمل انکو کیا	جہت از جا ہوا وہ موجود حکم حاکم ہی علی سونی جو اور کسی مریدین تعالیٰ گو نہ قربت ہر آدمی حاصل دیکر کہ گھبرا کر قرآن میں اور اس نعمت سے محروم قدر اسکی جو صلی کی ہی اسکی اندر ہی خدا از یکدہ ہی اوسکا جمل فطرت اپنی سوا کہے ہو کہ خدا کیون نہ وہ موزن و قفا قوت تحصیل و استعداد اور کری دریافت اسکی فہم ہی دریافت ہونے لگا تاکہ کو فاضل ہونے لگا دیکر ہی تاثیر ہوا انجام کیا	کہ وہ ایک پھر کف دہم حکم اگر پونہا کہ حیوانی میں ہر ہوا اوسپر جو لطف یزد آدمی کو نسبت کا وہ شجر جو کہ ہیں صفات ذات کر ذاتی میں ساری صفات و ایجاب انکی کی اسکو کہ نسبت نہیں علم جو ہی و سکو اپنی ذات کا ظلم کیا ہی صرف شی کا محمل ہی لایت مشہور ہر فرد شکار و ترس ہی کہ حتمی عطا تو اگر ان سبکو کو دی ہو حفظ ستا حافظ قرآن ہو فکر ہی سہو کہ کیون پیدا قوت تذکر ہی عظمت تھا اب کہ وہ لایت کا بیان طبقة انسانین داخل تھا تخم کی قوت میں ہیں بشیر قرب حق فی الجملہ حاصل ہو	راہ بہتر ہی ی مرد کو مشہور در اصطلاح صوفیان زہد و عجز و صبر و شکر و قفا ہی وہ ہر فرد بشر میں معنی کو اوسکی عیان تا ہوتی رہنی ہی نفس ثانی میں تھا تقدم اوس چیز الکی ہر نقل انسانی میں اخل ہو بیگانہ قرب حق ہی شہر آدمی کو اوسکی حصہ ہی ہر صفت کا اوس میں وہ کہ عارضی اتی کو ہو چکی ہی ہی وہ عباد ساری موجود جمل کیا ہی قول شیطانی عمل مشہور ہی راز ہر اک مرتبہ گو نہ نہ نہایت ہی بہا کیون نہ تو ہر جہم میں نطق ہی شوق انسان ہو ہی غرض ایسا وہ بند کیا ذکر قلمی تار ہی جاری کہول تو ہی ی لبر و خوش جان ساری موجودات سے فضل ہوا بیگانہ موجود شہنشاہ حلقہ ایمان میں غل ہو گیا سرنی را ایمان کا محسوس ہوا
لیکس ہی فاضلیت مشہور جسے نہ تو ہوا ایمان ہی کہ کو تو لگی اپنی گوش جان	ایجاز و قابلیت مشہور ہو گیا ممتاز ہر انسان بیان اوس ایمان کا جو عند قبول ہی	ایجاز و قابلیت مشہور ہو گیا ممتاز ہر انسان بیان اوس ایمان کا جو عند قبول ہی	لیکس ہی فاضلیت مشہور جسے نہ تو ہوا ایمان ہی کہ کو تو لگی اپنی گوش جان

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

۴۴

<p>جان ایمان یقین دل گر گر یقین دین نہیں کس کام کا نہی ایمان او کی کب کر تاح یہ مسلمان ہی کی کسم خال وہ یقین صدق و ایمان و بہشت کی رنگ جس عقل ہو تو بھی ایمان ہو انتفاع ہوں نہ جب تک و نہی میں نہ تامل نہ بیٹی کو کوری دین کہاں در نور ایمانی کہاں گرگ و روبہ و پنگت شیر نور ایمان قلب میں حاصل ہو آخر تین ہوشیاری ستر بر خلاف امر حق ہوئی نہ کلام نور او سکا ہی سرتی برسد اصل سے ایمان کچھ نہ خبر ایک اس قیل ہوتا ہو ہو گیا تو کر کئی حسی عمل او کی ہر قدر او پیش بیان</p>	<p>جسم ایمان فقط قول بشر لا کہ توئی منہ سے کلمہ پڑا قول لفظی ہوتا گر کچھ کام کا ہی یہی ایمان تیری کمال وہ مسلمان و ایمان و وہ یقین حاصل تھا ابرار ہم کو غیر حق و حجت ہو کہ انتقام مال ملک یا فرزند و پدر حکم اگر فرضا پتھر ہو کہ تو کہاں ایمان مسلمان کہاں ہیں خوردہ او کی حلقہ جانکا تو وہ بندہ مومن کامل ہوا غیر جائز کو جو بھی روین اگ میں جانا کری نہ تیار ہی یہ ایمان عت فرشتہ اچھو سمجھا ہی سن ہر شہر نور ایمان ہی ہو کہ دل سخی</p>	<p>قلب کے تصدیق ہو کہ ایمان کام کہ کیا تابی وہ ایمان کبر وہ قبول اللہ کی اگ نہیں ایک معنی کا نہیں جین اثر ہی مسلمان و وہ ایمان خدا آتش سوزان جس کوستان کبت وہ ایمان تیرا معتبر قلب میں تیر نہیں ایمان خس سے کہ ایک شے کو سمجھو تو نہ کی قربانی پہ نو باند ہی کہ گوشت کہانی سی نہیں ہو ناگو اس طرح جب کسی کو دشمن اوسکے غیر اندر کہ ہو نظر دسی تو ہو تابع حکم خدا جر ہوئی اسلام کی تیری د وہ حقیقت میں ایمان ہی نہیں پلے تو مومن ہو کہ نہ شعور</p>	<p>رکن ہی ایمان کا اور زبان گر یقین دین سر اس نہیں قول کا جب نہ دین نہیں پڑتا ہی سنت باندہ جو کہ ایمان ہی خدا کے کام کا ہی یقین وہ چیز ابرو غیر حق پر گری ہی تیری نظر پڑن یہ قربانی ہی تقدس نہی حکم ایسا کہ زبرد دین بیٹی کا جو مشکل جان کر یہ ہو نہیں تو مومن اولی عظمت حق جب خیر و شہر جست اگر ایسا ہو ایمان نہیں ہی یہی ایمان کا دل کی پست جب یقین دل ہو اس طرح جس کو اس نہ کہ ایمان نہیں ہی لایت اور صلاحیت تو</p>	<p>لا تین قرین ہی عزوجل ہی ولایت چہ ایمان تو جان ہی ولایت سب سے بڑا احد جان دل سے موفد اس صفت چاہی خلوت نہ کر تو کین خدا سے ہی ہو باہر قدم جھکو کر نہ دما نہیں اسے سب سے بہتر فرق تھا ایمان کا</p>
<p>کے ہوتی ہو حال ہی حکم کو او کی بدل لا کچھ مل ہر کہ ہو لکیت وجہ سر کہ کچھ افراط و تفریط اسی غم او کی کہی سے تو ہی توئی پونجی کہ کو کسی کے اتقا</p>	<p>اتباع سنت احمد کری اس طرح سنت پر ثابت موجہ شریع سے نہ تیار حال کہ اصحاب کا پیش نظر کیونکہ فرما ہی خود پروردگار فیض صحبت سے بنی کو وہ</p>	<p>کے ہوتی ہو حال ہی حکم کو او کی بدل لا کچھ مل ہر کہ ہو لکیت وجہ سر کہ کچھ افراط و تفریط اسی غم او کی کہی سے تو ہی توئی پونجی کہ کو کسی کے اتقا</p>	<p>کے ہوتی ہو حال ہی حکم کو او کی بدل لا کچھ مل ہر کہ ہو لکیت وجہ سر کہ کچھ افراط و تفریط اسی غم او کی کہی سے تو ہی توئی پونجی کہ کو کسی کے اتقا</p>	<p>کے ہوتی ہو حال ہی حکم کو او کی بدل لا کچھ مل ہر کہ ہو لکیت وجہ سر کہ کچھ افراط و تفریط اسی غم او کی کہی سے تو ہی توئی پونجی کہ کو کسی کے اتقا</p>

وہ ایمان ہی ہے جس کا نام ہے ایمان

نہی ایمان ہی ہے جس کا نام ہے ایمان

مکرر ہوا

۱۰
از دست نماند
نقطہ

۱۰
سجود و سجده
تہجد

۱۰
سجود و سجده
تہجد
عبد بن عبد
عبد بن عبد

کے کسے کسے تو کرتا ہے	و ان نہیں شک و شبہ	قبر پر جانی من میں فانی	امکت ہو سوت یاد او بخت
دوسری مردیکو بوجہ فائدہ	کر کرے تو اسکی حق میں کیو	فعل و سکی ہو گئی میں منقطع	فعل ہو تیری وہ ہو و کشت
زلیت میں جو فعل مرد اگر کیا	اب نہیں ہو سکتا کیا وہیں	زندہ سی ہو سکتی میں ج و غرا	راہ حق میں جان کو کرنا
اوس جو ہوتا تھا بالکل چوکا	نچو ہو سکتا ہو جس سے ہوا	گر تیرے زندہ سن ایر د خدا	شیر مردہ کی ہی تھی میں
بجگو باطن کی نہیں بنی خبر	غیر غفلت سے رکنا ہو نظر	دوہا ان میں شیر کو ز مستر	دوسری کا تو عیث سہم نظر
جسکو تو پیر تہا ہی نہ سو دہوندا	اوسکا پر تو تیری نہ رہی ہوا	ہی گرچہ وہ نہ نہ مذمنا	دیکھو اسکا قہر سے اپنی اٹھا
در بدر کرتا ہو کیا اوسکی تلاش	ایکو پہچان تو امی بدخا	گم ہوا ہی ہیشک ابارتے	پہلے اپنی آپ کر اجستہ
تو اگر اپنی حقیقت جانتا	تو خدا کو بیگانہ پہچانتا	کیونکہ کہتا ہو بنی سہمتے	جسے سچا ہو اگر عارف ہوا
دل پر تیرا وہ طلسم عجیب	حسکے اندر گم ہو عقل لیب	گرچہ یہ چو باہت تنگ سہمتے	اوسکی ہمت میں کچھ نہ تھا
سیکڑاں ایسی میں سہوات تیرے	ایک گشتی میں کنواری سکا	میں ہزاروں کو درشت ہو	اوسکی اندر مستدامی ہو
میں ہزاروں عالم فی ہمتا	اوسکی اجزا میں ہیں کی	کیونچہ پیرا دیکھتا دیر	خانقاہ و مسجد امی شکوشت
دل ہی لین جستجو و سیر	قطع جہاں و ترک غیر	ہی گرچہ سہمتے کہ اسچاہ ہر	منفعت گرد تو ہی سہا ہر
ہی گر زندان یوسف تو پر دل	ہی گر ایوان یوسف تو پر دل	ہی زلیخا یوسف مصری ہا	تو گیا ہو دیکھو اسکو کہان
دلکی ہی اپنی ذرا تو سیر	جلوہ دلدار تا اوسے نظر	کر اگر اوسکی صفائی ہو	زنگ کو اسکا اگر زنگ ہو
جو خلاف امر حق ہوتا ہے کار	ہوتی ہو دل پر سیاہی شکار	اس طرح سیر خطہ پر ہی تو ہو	قلیب پرتی میں سیر تو ہو
تو ہی ان پر و نسی اتنا بھی	غیر کسے بھی ہو پیرا دیر	غیر سیر پر دیکھوں کیونکہ کو	ہی نادانی تیری ہی ہو
خائق افعال گو ہی کردگار	کسب میں بندگی ہو کھار	کسب میں ہو دخل بجگو حقد	غیر میں ہی ہی امی بھر
ہی مگر توفیق کا الگ خدا	گر وہ چاہدی بھی ستا	کہ خشوع و عجز ہر شام و صبح	لطیف تیرا ہو تیرا چارہ
گر کرے توفیق وہ بجا عطا	تسے اس راہ کا بجگو پتا	راہ حق پر جسکے تو باند ہی	میں بہت راہیں الی باور
راہ حق کی ہی صراط مستقیم	سہجی ہی راہ شیطان	آفرینا تہا ہی قرآن میں خدا	چاہو محم شمسے دل آہ
ہی سچی منظور اگر قطع سفر	تو قدم رکھ اپنا سید راہ	بجگو اوس سے کلاو تیا ہو	سورۃ الحمد میں حق ای
چل تو اونکی رہ پر ہر دستا	حقے جسکو نہیں ہے عطا	ہی مراد اس سے راہ اپنا	اور بیان عرفہ چاہ ہنا
کو نسی نعمت نبوت سے ہر وقت	کو نسی ولت نبوت سے ہر وقت	چپ امد تیرا راہ بر	تو ہی تو گر راہ ہی کی کو
جسٹ خود بجگو تباوی راہ کو	ہی بڑی غفلت نہ تو آگاہ	گر چلا تو اور سمت راہ کو	حد تیرا کل کسب ہر
چل ہی ہو ہی راہ اپنا	جو کہ خود بجگو تباہی خدا	اوسکی آگاہی اور کا کہنا ہو	پڑہ کی تو لا احاطہ ہو

گلزار ابرار

<p>مقدور ویکار باران خون کو بی خون سیوگی جوش الفت پر ہر اکون خرد کل سچے گم نہاں اوس کشش کا ہی بوجھ غل خرد اپنی کل کی سادای مجاہد صفت قلب حردہ ہی پست رویوں کا علاج جسم تیرا یوں ہی تہمت تو ہی اپنی آپ کو رسکو فنا پوچھا ملاستہ کرای سرو کو کتنی بدست پر پرتا ہی میا پا پل سکا ہی فتنہ نوا ابن کا نام ابراہیم شام کو لیجاتا ہی کھو دان یاد کروانا یوں بلی کڑا دوبست کاک سکا چہرہ زار یاد آ یوں جون سارا بی سبب و جہ کو مگر ہی علم اوسکا منحصر ہی ماہر و خیر ہوتا خوش داکر ساتھ ابراہیم کو بیٹے لیا شاہ رخصت ہو گیا یاد آتی اوسکو وہ خوش داکر چھپتے ہیں نہ ہر گز</p>	<p>غم میں من خیر کے شاہ خرد کو ہی غرو سیوگی دکا اپنی ضبط کو اوسے کیا گو نہیں ظاہر کا پیغام و سلام خیرت آپ خرد کو کرتی ہیں کل رشتہ الفت ہی تباہی بند اپنی غفلت ہی تھی ہی گمان کر تو پہلے اپنی غفلت کا علاج جاتا ہی ہر خرد کو کرنی مگر مجھے پوچھی تو ہی یہ سگی آئی جب راجی فاقہ شاہ کو کس محلے میں ہی رہے کار کا دست بستہ یوں معلوم کیا اوم او سکا ہی افسانہ نیا صبح کو لاتا ہی باپ سکا حبستہ تدریسی بہر تو ہونا عاشق اوسکا اوس کا مرنا اوس من خیر کا اس بار استقد رگرو گئی اس طفل بہی چہرہ اس میں از غمی مستند چلی اس لڑکے کو کھڑی یہ سچہ کر دین شہر و دی کر کی سو دنیا زرا دوسکو دیکھ کر ہم کل و خیر طفل کہ دلچہ چھایا اس طرح کا ابر غم</p>	<p>گو میں سکو لیا بار و آہ چا گیا جلاوہ ہی منظر ایک وہ اس امر میں مجھو کل کو بھی بی غم کی کس ہو ہی عناصر کی کشش کو کینچی ہی اوسکو نہاں ہی کشش ہی اوسکی تیری ہی کشش اصل کی ای بخت ہوتی ہیں خزا ہر اک گھٹک تو ابھی کرتا ہی تدبیر و تا نہو حسرت تجھے روز نما اور پسر کسا ہی طفل سعید حال اسکا من و جان ظہار کر اہل دنیا ہی تایت ہی نفو آتا ہی طفل ای شاہ جہا ہی مجھو حد زیادہ عقاد یاد آیا اوسکو پھلا چرا اور بعدی وزیر تہذو ہی کچھ اس میں از غمی البتہ اجنبی پر ہوتی الفت نہیں مستری سید میں لگام دیکھ کر اس طفل کو شاہ جہا اوی جب ہم سچہ بیا گھر میں جب لیکر گیا شاہ کو جیتی ہی ہی وہ تو کو دیکھ</p>	<p>ہو گیا بی تاب طاقت بادشاہ یاد آتی اوسکو وہ شک تر را شب ہی سی بالکل دیکھا خرد کو ہی کر پیر زائد خطر دل کو ہر اک کی کشش ہی ہر شک ہی جو دل میں خطر خرد تن کو ہی جو کل کی ساتھ کیسا ضعف معرکہ کیا در جگر چند سے کل کی بدین مہم چاہتے ہیں کہ ہو جائیں تو جہاں سے پہلی اوسکو نام اسکا کیا ہی ای سرور شہید خرد کل سی رکی مجھو ہی خبر رہتا ہی صحرا میں آج بھی دو اک گنگر را کہ پڑ ہی کو بیان ہی زمین کو کشش جانی نہا نام شہید جبکہ اوس کا سنا لا نام وارید کر کے جیتو دلیپن سجھا بادشاہ ہی جوش الفت خالی ز غمت نہیں اسکو و خیر ہی پوچھتا مگر خیر ہی جو ہی اوسکو لم یوں عالم ہی کہا سکا پد لا لہ کے پاس ابراہیم کو چھپتا ہے ان خوش گز</p>
--	---	---	---

[illegible]

غور تون کا رو گیا لوشن
 ہوش میں آئی رشتہ
 اسی کے لیے بیکر ہم
 ابرو شیریں میں ہم نشان
 اسی مری مہر نور کی شب
 اسی مری لیلی ہم وضع و قاش
 اسی مری تو تہ لبہ ہم گھر
 یاد گار لیلی محل نشین
 وہ ما ابراہیم مان کا لیا
 جانتا تھا خوب بروہن
 جانتا تھا او سکور کر شہنشاہ
 دی تھی کچھ دہم شاید دیا
 دلین شیریں کے حد زیاد
 راز خفیہ و لیکن بی خبر
 افسانہ قلبی لیکن تھی گوار
 غیر خوریت نہیں ہوتی کبھی
 دی نئی پوشاک پاکیزہ پنہا
 آیا باہر شاہ فرخندہ سپر
 پوچھی دہم ہی خوش حال
 جھوٹ ہرگز وہ نہ بولگا
 روکیا او سکونہ ہم ہر حال

حکم کو جو آتا تھا سو تدبیر کی
 گود میں بہر اور کو لیکر لے لیا
 اسی مری شہاب مری ہم
 اسی مری اوس بے چین
 اسی مری نادیہ و نیکی مشا
 اسی مری جان کی ہم جنا
 دیتا ہی ہر فرد تیرا لیگان
 کون ہیں تیرا تیری درپردہ
 اور بتایا نام اوجہ باب کا
 کیونکہ وہ شاق تھا خواہ
 مگر گئی تھی جب سرخوش شاہ
 تھا اوس کی بڑھا کا یہ اثر
 جب اوجہ کا وہ فخر خانم
 شاہ کو اور اہلیہ کو شام
 دل ہی ل میں کر رہی وہ
 کیا سب سے چون و چن آ
 اپنی ہاتھوں سے کھلا کر چھڑا
 بیشک غلامت میں نہ پاتا
 فرق و نسکی بہت گولی
 یہ بھی کہ حکم دیوان کو دیا
 درست لستہ با اوس کے

انا اودعهم في كتبهم

عود و عنبر کی بہت پیچھے کی
 سانس چھنڈی کہ بھر کر لی تھی بیبا
 اسی سر گلبرگ کے ہم صفت
 اسی ہری آہوی مشکین کے حریف
 اسی ہری زرنہ زیب کی مثال
 اسی ہری غنچہ دہان کے ہم عنان
 یوسف گمشدہ کا میزری
 تاہم اوس کے مجھے آگاہ کر
 رشت میں اپنی پہلی سنی کی جا
 اس لیے دقت تھا اس پر شہر
 دلمین ہر اک کی تھی اشتیاق
 مرگئی جٹ جٹ جو وہ رشتہ
 رہ گیا حیرت میں ہر اک لاکھام
 نام و نعت کے فرست ہی پائی
 جی یو الف سہی و لکھا
 اس قدر کیوں ہی پیش ہے خیا
 کرتے تھے ہر جس کے پاس کلام
 بحر حیرت میں ہو اکبار عرف
 جو کہ کھاسودہ ہو ہی بے
 حاجون کو شاہ فی الہ کیا
 مجھ تک اوس پیش کو نہی
 بیٹھا تھا وہ بار شامل کام

طالبین شادی ستاوسی ستا پادشاہ کی لیجانی کا حال پھر ہانچا ناہیدوش

آیا کتب میں قدرتی تصدیق	یعنی ابراہیم کو ادسکا پڑ	ظاہر کرتی ہے کیونکہ اگر کیا	تفصیل کے بغیر نہیں لکھا گیا
-------------------------	--------------------------	-----------------------------	-----------------------------

گلزارِ حیات

پوچھا ملا سہی کہ اسی فخر زان یونہی ہی ریان کتب خانہ کر کے شفقت لسنی آج ہونہر گزریں کچھ دیکھی ہوا دلیہن اپنے دیکھے اوہم پھرا بھیج ابراہیم کو بیرون در کر کے تعظیم و تواضع پیشا ہی وہ کسی ڈاکٹر عالی مگر مادر او سکی ہی وہی رشک فر شاہ فی شکر تحسین کھا آج تک مر کر کوئی آیا نہیں خلق اوس فخر کو مردہ جانکر مٹی جو ڈالی تھی اوس صدف تھا جلا ناب کہ منظور خدا پس سب ان قبر سوتی دیکھ کر نہیں لے مردہ ہی او سکو جانکر کر کے روشن گاہ میں تھا وہاں قدرت حق سی ہوا اور وہاں پاسبان قبر او سکو جان کر کاروان میں جا کی دی دیکھ کر دخت کو او سنی یون جبکہ نکلا او سکے تن پہن لھو کون ہو تم اور کیسکا ہی سکا دیکھ کر زندہ ہیں او سکو اسی میٹری اور دخت کی کھا پیو	کس جگہ ہی وہ مرخت جگر حال لا گیا بالکل بیان کہ گیا ہی یونہی شاہ جو چاہے جب کبھی او سکو ہی اور کما ادب او میں جان شاہ فی شکر لیا اندر بلا سچ بتانا جگر سو گند خدا سسکے او ہم نے کما دی شاہ نام سچی دسکا دیا او سکو بتا رفن او سکو قبر میں ہم گیا جبکہ او ہم فی ای عالم نیا قبر میں او سکو کیا تھا دین قدرت حق سی ہو کارا مجھ کو جذب عشق میں الی تر لا شکو میں نکالا قبر سے جلد تراوس شیت ویر میں گیا دیکھتا تھا حسن کی او کی بھا دیکھ کر نقش کو روٹیں گے وشت میں مر دیکھتا تھا ساتھ لیکر او سکو میر کارا کوکے رسم او شتر کو لیا کر دیا انکو انکو اپنی سینی میں بھی او سکی اپنی کھا پوچھا جیسے پتھر او سکا پھر ہوا او لایا فی تمام خدا	ہی مر اوہ یوسف فی کمال ہی کما ان سو وقت پانچ لے گیا ہی ساتھ او کم آئے یہ شکر خدا کر ہی شاہ کے در گیا بالکل نظر دینی ایسی او سکا دیر یون کما ہی فہم پرو گاہ رست کو سکو کون ہی سکا جس پہ میں عاشق ہوا دیکھ کر مر گئی مدت ہوئی وہ لایا مردہ بھی ہوتا ہی شکر قبر میں جب کہ کی الی پھی جسکے اندر تھنی ہا کہ سمیر اس سبب قبر میں خدرا لاش و خمر کو کیا میں بای رکھ کے او سکی لاش کو الی با نزاران در و اندوہ خدا عین حال کی اندر لایا فرط و شیت ہو میں تر او میں تمام و طبیعت ہنر ہی سکتے کے مرض میں ہو گئی ہشیار وہ فرزند گھری مھکو کون لایا ہی لایا سجدہ شکر فی ان بجا ہو گیا پیش گاہ ان عدول
--	--	---

ہی کما ان وہ فی حشر
 شاہ شریف یعنی لایا
 آئے عیب او سکا
 کہ نہ سکا سچ و دل
 کہ فرایہ جا کی تو سلطان
 با ادب لایا اپنے شہدا
 نام ہی اس طفل کے مادر گیا
 ہی وہ و خیر آپ کی لی
 دفتر سلطان کا جو گیا
 مر گئی بھی جیسا ہی کوئی ای
 بدلا سکتے ہیں تو
 اک پھر بھی گزری تھی
 رہ گیا تھا قبر کے اندر کھلا
 قبر او سکے گیا میں
 پھر کیا ہوا زنی شان
 تھی جہاں ہی شہر ہی
 اور روتا تھا نہایت ازا
 آگ لینی کے لیے آیا وہاں
 ہو گیا و شیت لزان
 سنتی ہی اس کا کیا
 او میں کی جیسے کہ خدا
 پوچھا او زنی کو کیا ہی
 اندر آیا کہ نہ شہدا
 من عین حال میں گیا
 پیدا ہوا ہم یہ سکا

ماجرای یہ بلا کہ اور کماست زندگی کی سسکے دھڑکی خبر اہل شاہ کی سسکے خبر گورین جنگی ملی تھی وہ پری حکم سب کو یہ دیا جلد ہی اپن پوچھو سب اس کے پہاڑی فی الحقیقہ ہوئی تھی اگر جاکے سجدے میں لگا کر فی دعا ایسے اور ازمنہ عیش میں کچھ نہیں لطف ہی تیری میر اسطے میری بھی لکھنا قول دہم ہی خدا داد گر باوٹہ سجدے میں تھا گراں آ یعنے سچا نا اوس ہی بادشاہ مجھ کو بھیجا ہی کہ دی جا کر خود ہو اعلیٰ کو دھڑکی سوا شہر میں آجات کاجر جاہوا چوڑ کر سب کو نہی دوز بن میں لکھا ایک ناما سنگا پارہ پارہ پیر ہونے ننگل دیکھ کر اس حال بتر کو دان دیکھ کر دھڑکیا سب کو دھن تیری ملنی کے لیے ہی سیر جوش شہقت کا جو دھڑکی ہوئی دھڑکی اور دھڑکی	جو کما مینی یہ سب کماست تمہی خوشی ہر اک بشیر سقہ بی نواؤں کے لعل کھ کھیل میں تھی جس کو جس کو جاکے تم دیکھو کہ وہ پہاڑی گوشت لسی سنیو جو کچھ تو بھی جلد مینی اگر خبر منہا جات میں تو گواہی مری قابل ہوشت یک نم کر دوز خانہ ویران کو پھر آباد کر قدرت کامل سنی ہی رہا اتنی میں دھڑکی آہا سوا ہی وہ دھڑکی کی شہتا کیا ہی حکم ہی بادشاہ کو وہ شہر الا نسب عالی دیکھنے کو نکل اک فس خدا پا پارہ وہ شہر نیگو سیر خار و خس کا دھڑکی الکی تھا عیان میں بدن ننگل اکی غشاں سب کو در کو دان گریہ دھڑکی میں ہر دھڑکی لاسی ہیں شہریت مادر دھڑکی دھڑکی چاتی ہی لیا او کو لگا اک سوار میں دھڑکی دھڑکی	حسب ناشہ فی یہ نادرا جرا جس خوشی کا ہونے سب کماست جو کہ اوسکی ہسٹن ہسٹن تہیں ہندہ شیر کی جو دھڑکی خوشی ہی طرح کرنا لگا اپنی لڑکائی کا سب زوینا پالکی میں کر کے ہر اک کو سوا لطف تیر الیک سب کماست یوسف مصر کو بعد از قرحا جای غم فرحت موندش اوسکا گناہوا اگر فرخادوخ دور سنی و سنی مبار کیا دھڑکی ہی ہی یہ دھڑکی صفت سنی ہی یہ دھڑکی جان شاہ اکی مستورات کی ہو دھڑکی رفتہ رفتہ پوچھی آخر کو دان لیکے ساتھ ہل جسم کو دھڑکی بشر حسن بعد عجز و نیاز سیر کی چادر میں پوچھی دیکھ کر دھڑکی اپنی تنگ حال کر چکی جب ادا اپنی نما یہ خبر سنی ہی دھڑکی پری پھر نہا یا اوسکو شاہا دھڑکی شاہ وادہم دھڑکی دھڑکی	غنیوں کی ہو گیا حرکت و ا بہتر از شہر و تقریر و کمان ساتھ اوسکے مددوں کی سب کماست شاہ فی سب برو ہوا بیان تاری ہی ممکنہ ہرگز شہتا پوچھتا اوس سے بغیر اختیار بھیکہ سحریت ہی شہتا گریہ دھڑکی باصد التجا قاضی کا جانت تیر نام بایں آخو دیا تھوئے ملا دھڑکی دھڑکی کا دھڑکی صدیقی اوس ہی تو دھڑکی اور حقیقت حال کی ساری ہی ہی یہ دھڑکی سلطنت باامیران و وزیران و پوچھی پوچھی بادشاہ کامران تھا جان دھڑکی دھڑکی تھی جہاں دھڑکی دھڑکی کر رہی تھی وہ ادا اپنی نما گنتی اونکی تھی دھڑکی اکی وقت بادشہ کو بھی کمال دھڑکی دھڑکی دھڑکی دھڑکی دھڑکی دھڑکی دھڑکی دھڑکی دھڑکی اک عمارتی میں دھڑکی دھڑکی
---	--	---	--

مکمل از ابراهیم

با هزاران عزت و تکلیف ناز پوگئی مسکین حسن الدار اسن جمل سی سوار سی شاکی سندیس و سنجان و گنبد راز حقین کن زار بکل دیا غروب هوقی بی اکیلی باوق پادشاه و شمشیر کی هوا مین و ن قات اپنی کوسه قدوی بھی بقره موسی شاه کیک هم تحار وین خوشی کب پند آئی کوسه باغ و قنور جسے پائی کچھ بھی رشی کی کار دنیا کی ہرین و کھوڑ ہی کمان سلیمان و دیو ہی سہر کار دنیا کی بیا مردنکر شہ دنیا کو توڑ ہی یہ دنیا بر مثال کشتی جب سید و مقرر ہو چکی کرتی این پھر از سر نو متصل ہی من گشتانی خزان زہر عمت مین بن مضمحل پوگئی مسکین حسن الدار تیز کیے مین کسے مضمحل و کیے کر فرزند و زن کو ان	شہر مین اخل ہوا با اعتبار صاحب و شاہ میرزا مراد لکے اپنے گھر مین و حل ہو اطلس کمان بیا تی مین استقد و خیرات کی بی ہتھا خوش مین آئی بھی قوتی ہی موافق طبع کو سیری سدا یاد حق مین سب سی ہوا کچھ آئے کا خدمت مین بیکر گاہ و شہر نکو کی مصلحت طبع اختلاط خلق سے جو ہو قنور جاہ و شمت کی کرتی جو عیش ہو جاتی ہی مین ہی کمان مین س شامی غروب جو پھنسا اس مین کشتی اسکے سپر و شہر سے کچھ آدمی اس کشتی مین رہا خود بخود خاطر ہونی شرمی سلسلہ جاری ہی تار و ہی پیری جوانی توانان حشہ و غول و کشتی تھی قدیمی سکی جو غمی کی جا محو ذات و ذوال کبریا رہی اک زودن جلا جاتا ہو	لعین و یا قوت و زور و قیوم جو خیر مین مین او سکی لاف اہل کسے شاہ کی لہر دیا جو کہ تو شکر از مین جو شکر تین کن باہم سنے کہا اس جو م خلق مین لایا حکم ہو جو حکو کہ تا جانی قیوم اہل مین ہی ہی جانی کثیر شاہ کی ہر چند سمجھا ہو حسکو خلوت مین ملائی ایتھا کھل گیا ہوز از ہنما جی گر نہ تو اس کشتی مین پڑا ہی کمان سکندر از فرسیا ہی کمان ہ جاہ و کشتی جس نے دنیا سی کیا پہلوی عمر دنیا سی شاع پر غرور ہو تا جی کشت کا نشو و کیکے متال ہی بیج ہی جو سر سبزی شجہ ہی زور و قوت اور جو عقل کا الفرق و ہم فرخندہ مال چھوڑ کر عیش و ناز و نعیم بعدت کے اگر دل چاہتا تک و مرقی زندہ رہا	بخشی مین جو کوشہ فی سقد سکین قربان او نام پر و پور و زور جو کہ اسکے پاس او غمی مین سب یا او ہی لہا ای شہ عاجز نور و سحر اختلاط خلق ہی کمان سنگ دشت بر مین فانی ایتھا اور علامی مین ہوز غرور اور حیان مین کو فرمایا او دوست کشتی مین ہوا کی کب پند آئی ہی سلطان اور کیون مین او سکھو شہر مالکا ہی کمان کس کا جام شراب ہی کمان یوسف اور کس کی مردم و نادہی ہی اس ہی جو پھنسا اس مین ارجمند تا بیجا و مین ہی فنت کرتی این آہستہ پھر کارکن اسیہ کیا مغربی تو ای جو امتحان کے واسطے کھو ملا کر کی فانی جاہ و دنیا کو خیا فقر اور کمان مین جگر قدیم شہر مین بھی اکی و مرد خدا یہ جگر اور سکایا بندہ
---	---	--	--

۱۔ بار بار مین سکینا
۲۔ رانی سکینا و اختر
۳۔ فانی و اس کمان
۴۔ شہر و انار و مین مالک
۵۔ مین کھو و شہر و فانی
۶۔ کچھ کشتی فانی و اس
۷۔ و اس و اس
۸۔ شہر و اس و اس
۹۔ کمان و اس و اس
۱۰۔ شہر و اس و اس
۱۱۔ مین و اس و اس
۱۲۔ شہر و اس و اس

میت کرنا بادشاہ کا بطور و فرزند ابراهیم

تھا غرض فی شہ کار و عہد جسکی تھی حسرت نعرہ زنی پوشیدہ کے لعل فرخ تھی تھیں ماہ عہدت مہر سحر سلطنت بستر از فرزند ابراهیم کو جہاں دل سی ایسے تھا اور وہ اس طرح تھی اور تھیں کے تھیں اپنی سیر تھیں یہ فضائل ہیں وہاں گرا ظلم و جور و غفلت ہیں وہ قتل و کشتن ہیں جو کہ تھی شوق شریع مصطفیٰ ہو کہ تھی شوق شریع مصطفیٰ ہو کہ تھی شوق شریع مصطفیٰ جہاں جہاں ہیں وہ جہاں صالح و صالحہ ہیں تھیں تھیں تھیں تھیں قتل کا زور و زور ہیں خلاق اور کائنات میں گرا کر تھیں تھیں الفرق و تفرق تھیں لا اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں	راستہ کی تھی شہ کار و عہد او میں تھی تھیں تھیں کچھ تھی اولاد و تھیں در درجہ اتھام و تھیں جانتا تھا باوجود تھیں پاس سے گزرتا تھا تھیں جمع ابراهیم کے تھیں رکھتا تھا تھیں تھیں کے تھیں تھیں تھیں ہیں تھیں تھیں تھیں تو خدا کو مان لگا تھیں جہاں جہاں تھیں تھیں تھی تھیں تھیں تھیں کاملو کمال تھیں یاد رکھو کہ تھیں تھیں فرخ من جہاں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کے تھیں تھیں تھیں قتل و کشتن تھیں کے تھیں تھیں تھیں پوچھتا تھا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں	اوس اندھیری گھڑی تھی تھا خزانہ جو تھیں تھی تھی اک تھیں اس سبب دھڑکان تھیں صبح سی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں عمر میں گھر دابرا تھیں طوڑ طوڑا تھیں تھیں ملتی ہیں تھیں تھیں پس من تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں حکم حق جو تھیں جہاں جہاں تھیں تھیں تو تھیں تھیں تھیں ہی بالکل جہاں تھیں خلاق میں تھیں تھیں خلاق میں تھیں تھیں قتل کی قدرت تھیں خلاق میں تھیں تھیں عدل ہی تھیں تھیں گر کر تھیں تھیں صورت و تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں با فرخ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں	قدرت حق ہی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھی زیادہ جان اسکو تھیں رکھتا ابراهیم کو تھیں کاملان اوستادان تھیں عقل میں تھیں تھیں کام جو تھیں تھیں فرخ او تھیں تھیں یہ اگر تھیں تھیں جو تھیں تھیں تھیں لانہ کچھ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں بوجہ تھیں تھیں راہ حق ہی تھیں ہی غلبہ تھیں تھیں حکمت و تھیں تھیں کے تھیں تھیں تھیں لیک تھیں تھیں تھیں گر کر تھیں تھیں رہیں تھیں تھیں با فرخ تھیں تھیں جان عہد و کار تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں فرق تھیں تھیں تھیں
--	--	--	--

عود و غیره کی تھی یہ نہیں
 سیرت بدی ہو از خون بد
 دیکھتے ہیں رنگ ہر کا و خ
 گوزہ گل بوی گرا بھیا ست
 خوشنطی اور بد نطی کچا ی فشا
 تہا جو ابر اہم بر لطف خدا
 رعب وہ جس کہ ظالم عمل
 عدل کی کتب گرنو قہر غضب
 گرنو موقع پر اپ لطف نہر
 حلم بی موقع مقرر ظلم ہے
 ہیں صفات لطف کی ان عدل
 گرنو تا عدل میں در کار قہر
 حلم کی جاہم و جانی قہر قہر
 نذر جب اس طور پر جاہل
 کیا جس کا وقت عدل
 یوں ہوا ہی لغو میں صبر نہ تو
 کہ سی شہ کی ہوا الیہ لطف
 جسکے ماتم میں نہایت ہنس
 اسی حالت میں صبر درود
 لگی ہو چکا جب ریا
 بند شاہی پہ بیٹھا لگا
 لی اسی غافل کی ظاہر ہے
 سخت تیرا تختہ تابوت ہے
 اہل کو کو اگر کو کہو سکے
 کچ کر تا جہر در کوشش مستعد

لعل گوہر کے شہسباز
 سیرت بدی ہوا از خون بد
 رنگ باطن سپہ از خون بد
 تو وہ ہی مرغوب طبع کا
 دل معنی میں بھین کھتی ذرا
 ربط و ضبط ملکات میں ہوا
 لطف وہ جس کہ ظالم عمل
 رحم کب ہو گرنو قہر غضب
 تو وہ لطف و مہر کی ہے
 رحم بی موقع مقرر ظلم ہے
 دونوں ہمسر ہیں ان عدل
 دشمن کو کون کر تا کیوں جبار
 نوش کی جانوش ہی ہوا
 مر گیا وہ بادشاہ خوش حال
 پھر نہیں ہو سکتی اگر ہم ہر
 سی ہر اک شہی الگ لا وہ
 رنگ چھوٹی ہو جا کر
 قبر پر رہتا تھا بیٹھا شہ
 شاہ کی غم میں اچا میں نہ
 کام پھر آتا ہی کیا یہ
 ہو گیا دنیا علی ہو کا فصل
 مرد حق میں کی ہی غریب
 ماسو کے جو ہی غریب
 تنہا نیکی لو اگر تو بسکے
 اور پند شاہی زیادہ بھر

تمہیں نہیں نہیں ہر سال
 اچھی محبت ہو از خون بد
 جام زندین میں گریہ طبع
 لفظ ظاہر کو ہوں خلیہ قہر
 طفل نابالغ کی ظاہر نظر
 انتظام ضعیف و عدل نہر
 عدل وہ جس کہ ظالم عمل
 قہر ظالم پر ہر عدل
 ضبط مدد میں ہر جان کا
 جانی کل تو کل ہو جانی خا
 انہیں گرنو قہر غضب
 الغرض ہر فعل براہیم کا
 عیش میں تھا ہر صبر و ہر
 پوری ہوتی ہی سچا عدل
 جام زہر آلودہ مگر ای سپر
 روح تن میں ہوتی جیل
 تھا زیاہ و شہسباز ابر اہم
 باہر از ان جسٹا وہ شہسباز
 آخر شل رکان لست فی کھا
 باہر از ان چند و چند انکسار
 آدمی کے دیکھ کر ہم پر ہا
 دیکھ کر دنیا میں کی گروہ
 ہی یہ نیا کشت از آخرت
 کار دنیا میں ہوا جو مبتلا
 کار دنیا کی نہیں کچا ہوتا

اس سبب تھی غافل ابرار
 پاک طینت غافل ابرار
 ہی ہلاک کس کام کا وہ ہی
 اہل میں کی ہی غریب نظر
 اہل باطن کی ظاہر نظر
 شرع کی موعظہ سب عباد
 قہر وہ جس کہ ظالم عمل
 قتل سفاک شہسباز عدل
 سو و تدبیر ہی سیاتی ہی
 کاشن دیا ہو تا نابھ بہا
 تو نہیں عدل لاشیائی
 تھا سر لاشیائی
 لغو میں ہوا ہر صبر و ہر
 سبک و بنا ہی مقرر ہر
 تو وہی اک سچا عدل
 سچ دوزی شہسباز
 رہتا تھا ہر وقت دہر ہر
 ہو چکا ہوتا تھا ہر کھا
 اوسکو سمجھا کر کیا وہ
 ہو گیا دنیا علی ہو کا فصل
 سخت غافل ہو گیا ہر
 تو اسی کتا ہی بار آخرت
 شل گریہ و دل میں
 ہا ہا اول ہی ہو گیا

یہ سبب تھی غافل ابرار
 پاک طینت غافل ابرار
 ہی ہلاک کس کام کا وہ ہی
 اہل میں کی ہی غریب نظر
 اہل باطن کی ظاہر نظر
 شرع کی موعظہ سب عباد
 قہر وہ جس کہ ظالم عمل
 قتل سفاک شہسباز عدل
 سو و تدبیر ہی سیاتی ہی
 کاشن دیا ہو تا نابھ بہا
 تو نہیں عدل لاشیائی
 تھا سر لاشیائی
 لغو میں ہوا ہر صبر و ہر
 سبک و بنا ہی مقرر ہر
 تو وہی اک سچا عدل
 سچ دوزی شہسباز
 رہتا تھا ہر وقت دہر ہر
 ہو چکا ہوتا تھا ہر کھا
 اوسکو سمجھا کر کیا وہ
 ہو گیا دنیا علی ہو کا فصل
 سخت غافل ہو گیا ہر
 تو اسی کتا ہی بار آخرت
 شل گریہ و دل میں
 ہا ہا اول ہی ہو گیا

کرم خردی کار یون آید ادا کسب محبت بعد از بیعت خدا فضا نیکی کرد بدو هم عمل کار یون کو خرد و صغیر لغوی نیست که این علم و عمل الغرض همه جمع لطیف و سخا لیکات و فاسد ل بر داشته جانتا تھا کار دنیا مستعار عدل نی عصر این کیا ظلم سی تو مری جو نیشی	حسب کمال کوئی کردی جو کوئی پیدا کردی چلال وہ صائق و صوم کی ہوا حسنیت سی ہو تو بزرگ جی و عطا و نیکو دل محبوب راز جناب کبریا بی وفا و بی بقا پنداشتہ کرتا تھا صبر ضرورت کا ربار محو مطلق ہو گیا ظلم و جفا	جان دل سی نی رہی سے نفور دیت حال سے کر دے کیا نیت خاص ہی لیکن معتبر ہی اگر سے اول جی ب ہی دکھا نیکو اگر عجز و نیاز یعنی ابراہیم شاہ در جہان کار دنیا نی تھی چھپیگی ملک الی سے با آفتاب شمع پر دے کوئے نیکویت اگر	عفو ہی ہو جو عفو ہی ضرور وہ عبادت یمن ہی لکھا جا گیا ہو سکے تو دل کو اپنے جفا تو غر اوج بھی ہیں مردود با تو کلید بابت بر ہی نہ باز کرتا تھا ظاہر یمن کو کار سہا کچھ تہ دل نہ تھی گرویدگی دس برس اسد علم بالعدا قطع جلد او سکا کر ہی سر پیر و قصاب گروں جی
---	---	--	--

دنیا سی نیز ہوتا ابراہیم کا چھوڑا ہوا

سلطنت یمن بھی شاہ تھا نہ مست اور شاہ اسکا تھا او کی صحبت ابراہیم کی سلطنت ترک میں ہی جو چھپ چھپ لیکے سادہ اپی ہوا میکے وہ اپنے سوار سے جدا شعبہ کا اس طرح نہیں پیدا کیا بارت یہ کھکروہ غائب ہو گیا کی او سے یہ فقیری اختیار اگیا ناگہ جو دلمین کو خیال دیکھتا کیا ہی کہ اکبر سے اوسکی وہ سکھ و شاعرین کو یہ فرشتہ ہی کوئی ایسی شب پاؤں پر سوار شاہ کا	دل سی تھا منور و یاد دہا جان دل سی تھا فقیر و شاہ کفشی او سے سلطنت کر مختلف اس یون میں اکیں ناگہ گیا جبر کا چھپے دو فرنگ تاک دیا و حشیوں پر تگری جو جفا نقش او سکا شاہ کو دیا ہوا دشت کا رشتہ لیا بالبال او تہ کی تنہا وہ دیکھو خدا کرتا ہی بڈیا کناری پر ہوا تھا کھڑے شاہ سے لکھو بجیہ سے اس کے مجھے آگاہ کر اپنی چھالی سی لیا او کی	ستنا جس جام و درویشی یا رو غار عالمان فاضلان دور سے خلعت ہی کیا بعضی کہتی ہیں کہ شاہ زمان دور سی آہو ادسی آنا لطف جائے جاتے ہو گیا آہو کھڑا ہی غرض ایسا ہی تیر ہی آو سنی ہی اور شاہ عالی گھر بعضی یون کہتے ہیں شاہ جانا پا پادہ بھر میر آب جو نور چھو لیے عیان ہی مشخو دل میں گنتا تھا کہ درازی پیر جب کہ کے وضو فارغ یون کہتا تھا پیر کے لطف لکھنا	جانا ملنی او سے شاہ بی دستدار عابدان کا بیان پارہ نہ سے میر کا لیا دشت میں بھر جبر کا پہنچا او سے شاہ کھڑا مار کر با فصاحت ابن ہم سی کہا کہ در اتوہ پیر اپنی آپ غور چھوڑ کر دنیا میں کو کھڑو کرتا تھا دریا چھید ماہیان چھرتا تھا دریا پہ وہ فخر سری بنا پارحت میں ہی یہ سعت ثانی میان آگیا جا کی ابراہیم قدسوں پر خضر میر نام ہی لکھا
--	--	--	--

مجموعہ سچا ہی خدا ہی پاک نی علم باطن سچاوسی تلقین کیا اسم اعظم بھی دیا او سکوتا خضر جب تعلیم اوسکو کر چکا عشق کا ایسا ہوا جوش و خروش تاج شاهی کو لیا سہی اوتار شادی میں مولوتی معنوی آویس کے پاک کر کا بام پر دیکھ کر شہ نے تعجب کیا سکے وہ بولا آواز خیرین پیر احمد سیم زر گم کردہ ہو عقل اتنی تھکوا ہی ناپان میں بر خلافت عقل جو ہے ہوا ہی مری اس جستجو سی بھی سب کنکے یہ وہ شخص غائب ہو گیا افضل بادشاہ کامران لذت دنیا ہی کو چھوڑ کر تو جاکھ حق ریاضت ہو گیا جسم کو توڑی ہو بر سر روح جامی ایران ہی خزانیکامان اوس فقیر ہی میں بھی براہیم کو چند مدت اس تک روین ہا آخر شمس سی ملا وہ مرد ماہ برج معرفت الہی ہوتا چند مدت اس کی خدمت میں ہا	سچا ہی تعلیم کر نیکی سچے خلاق کا جس سے ہوا وہ مشہور جس سی وہ نور مجسم بن گیا فی امان اللہ کہا غار پر ہوا ہو گئی مغلوب جس میں حق خلعت دیا کو کر کی تازتا یونایت کرتی ان کی لگی سکے چاکا وہ شہ نیکو پر کون ہی تو نام اپنا بھی بنا ہوں میں خیر بندہ اندرون بندہ سکین شہ گم کردہ ہو بام پر بھی ونٹ چو تباہی ہی جنوں یا تھکوا یا لہو لیا ہی مری ہمید سی بھی نہیں بادشہ دنیا سی تائب ہو گیا چوڑ کر اپنا دیا و خانان یاد میں اس کی بانہی کر جسم کو ناقوس کی کاٹا کر دیا ذلت طاهرین میں بھی نہو کر سکھت ہی جو ابرو ان جستجو تھی تاملے مرد کو آخوش برآی اول کا دھا رہنمای عرفان و حلیین محرم راز جناب کبریا حق ریاضت کا ادا ہو گیا	ہی یہ دنیا جیفہ و طاک کلاب وہم کی دم میں قلب نورانی ہوا منکشف اوس پر ہوا اسرار چھوڑا ابراہیم خویش و تبا جذبہ سی میں کیا ترک وطن ترک کر کی لسی میں نیا کوہ گھر میں اپنی وہ شہ عالی گھر دیکھتا گیا ہی کہ اک مرد جوان سطح آجا ہوا تیرا گزہ اوشٹ میر گم ہو اسی ناگہا شاہ فی ہند کر کھادی بخیر فہم سی حدالہ رہی دور یون کہا اوس سے کہ فی خیر حق کوڑھو نہ ہی سلطان چین ہوئی ایا شاد و رحیمی میں اسی جان بھی گئی دل برداشتہ کہا نا بیاسی یا دسی جسم ظاہر کو ہوا شلال جسم کی ہی زینت زینت حق جسم ظاہر کی ہودی کرو نامی ایسا کوئی کامل شہ و لسی جو جس چکر کا جو ہوا من چھوڑ دیا عالمین مجمع اخلاق مولانا فیصل جسم کو اپنی کیا بالکل فنا	چوڑی اوسکو کہتا ہوا بار بار مرد حق سے سکھتے تھانی ہوا جلوہ گر ہر چیز سی نور سب راہی صحرا ہوا لی اختیار الفت لعل زرد و فرزدون بی سر و لب پا چلا صحرا کو وہ نیزد میں سوتا تھا اک شہ نج سقف پر چھتا بھی ہر دور جستجو کرتا ہی کیا تو بام پر میں تلاش و سکھتے تھان ہون جستجو تری ہی دیکھتے تھان ہی خلافت عقل لی ستودہ مسند شاهی پر حق کی جستجو مجموعہ سچا ہی جو وہ فی عقل طول کی ڈھائی میں کھی کوئی زیست دنیا کا اہم شہ محو طاق شغل باطن میں ہوا روح لیکن ہو گئی بد کر مال ہی وہ راہ حق سی پیشکش اوس سی ہوتا ہی فیہ دور جسکی صحبت کا ہو لیں اس پر حال آخر دعا اوسکا ہوا پیشوا ہی مرشد اہل یقین مرشد آفاق مولانا فیصل محو شغل دوز کر ایدہ میں ہوا
--	---	--	---

بیعت نظر تو ابرہیم کی کی عطا او سکون خلافت پر غارتش پورین مخفی رہا تک و فاک اندر حسا سرپانی رکھی جاتی شہین نصف باقی کی برائی غلام کرتی جفت روزہ وقت یادین حق کی رہا مضبوط اسقدر جب اکو سو آگیا جسکو ہی یہاں تہا لی انتہا بی ارادہ آخر ابرہیم سے گوئی اخلاص میں اس کی کوئی رفتہ رفتہ شہرہ ابرہیم کا اڑو دام خلق پہنچ کر فلک ہر قدم پر پڑھتی کوئی تار جج کو بہ خط و سنی کیا جو ہوا اوں سال کی بھیجی مسجد کعبہ میں پناہ سال مسجد محمد کی اندر سال قبلہ دارین غمخوار جهان چند درخت کی صحبت میں بو حنیفہ پاس گونی میں گیا تھی غرض وں عصر میں اتھیا صحبت کامل سنی زانی ہوئی نہیں کرانے دسکی ہی جیسا	مرشد کامل فضیل دین سی دی ہدایت کی اجازت پر تا کہ دی سن نفس سرکش کو سزا اسطرح او سکادیاں مول تھا بیچنے کو او سکلی آتی شہین مول دین زار سی لیتی تھی پنا سات نعم کی کاتی روئی کی دام توڑنی میں نفس کی مشغول پادشاہ ملک باطن تب ہوا او سکوی ان لبت بی منتہا خرق عادت خود بخود چلی پر کر امت او سکلی ظاہر ہوا اسقدر اوں ملک کی اندر ہوا آئی دل میں حج کعبہ کی گز باہر ان مجروری و نیاز کہ ہوا او کا کسی سے یوں دنا حج کیا اوں شخص کا حق نی قبول وہ رہا مصروف یاد و زو جلا آن پیغمبر کی خدمت میں دنا کہہ کو نین و کیشائی زمان فیض طری و کی خدمت کیا رتون تک انسی ہم صحبت فیض اونے سکی صحبت کیا صحبت ناقص سے ظلمانی ہوئی خلق پر ظاہر مثال قباب	ہو گیا نفس جب مہر وہ ہو کی رخصت سے چاہان دین سل و جابین کی یکدستی پنجشنبہ کو کھل کر صمد م ملتی جو کچھ او کو دین م کی ہا آتی پھر اپنی مکان خاص پر دین سل مں غار میں مردکا جب کیا اس جسم کو اپنا زبون جسکو خلقت میں جہتی تھی کام اس نیا کاسٹ عکس جان مشکات لعل و جود و عمارت خود بخود ہی قصد ہوئی شکار آئی اوں صحرا میں ہر شاہ گز دل میں کر کی قصد بیت کا کہ کی پھر حورہ بریں قلعہ او سکلی صدقہ ہی کیا حق نی ہی زیارت شہر حج عوام لیک سن مٹ کی ماند بار بار خبر و جان سید خیر انور حضرت باقر امام عارفین تھا اگر مہر ہو گیا وہ آفتاب بعد ازان صفیان شوریسی صحبت کامل ہی مثال کیا گر کر دل و سکی کرانے پنا الغرض وں عصر میں یکدستی	اور خدا کس سی بشر کی دورہ دین سن تک خلق و عالم سنان سرکشی سن نفس کی جاتی ہی کر کی اک جاپشہ ہنر م مجھ نصف تو کرتی فقیر و کو عطا سات لے سن سن میں کرتی سہم قائم الیل اور دن کو روزہ دنا تب ہوا وہ محرم راز درون ہی وہ عند اللہ عز و جل خواب غفلت میں نہ تو سجا عشق صادق فاش ساز راز خرق عادات سن آخری تھا ہم وزیر و ہم امیر و پادشاہ خلق سی مخفی روانہ وہ ہوا پونچا بیت اللہ میں پناہ حج جملہ حاجیان مستمند حج رجبیت ہی مرد و نکاحام وہ زیارت کو پیغمبر کے گیا محرم راز جناب کعبہ یا عروۃ الوثقا و صاحب یقین تھا اگر لب گیا لب لباب فیض باطن انسی بھی حاصل کیا تو بھی روضہ تجسس میں تو کبھی پوری منویہ وستان او کی عصمت و رخصت پر ندا
---	---	---	---

تہا فدا فی اللہ کا رہتا ہوں	عادۂ تہا آدمی کہتا ہوں	تہا زبیر آبیہ دل سنبھلے	نور حق سی تہا دہ با لکل مسئلے
جسم ابراہیم طرف عشق تہا	عشق کی محی می لبالب گیا	عشق نی کی جس کی گئی تہا	کب سادہ می و حسین لبر کی ہوا
عشق ہی وہ برق طغائی تہا	غیر دلبر کا کدی جو قطع نہ	مچی ام سوزا تو خلیفتہ تہا	غیر سی رکھتا ہی طینت عشق
میل تو اپر جو آدم کو ہوا	عشق نی کیا کیا آدمی کو کیا	غیر حق پر جب گئی او کی نظر	عشق نے او کو کیا زیر و زبر
غیرت عشق خدائی نے کیا	تہا و نعمت ہی ہشتون کی جدا	گر نگر غیر پر اپنی نطنہ	ہو تا کیوں یعقوب لکل ہی

حال سپر حضرت ابراہیم کا کہ وقت ترک دنیا کی صفیر السجدا اور بعد بلوغ بادشاہ بلخ کا ہوا
چھراں پ کا شکی کعبہ شریف میں یارت کو گیا باپ کا بیٹی سی ملکہ خوش ہونا
تیم الفت کشت دل میں بونا پھر ہاتھ کی آواز کہ دعوی عشق حنا
میں غیر سی محبت کرنا اور ابراہیم کا منفعل ہو کر دعا مانگنا بیٹی کا مرنا

گو شہر جان سی پندہ غفلت لگا	عشق کا معلوم ہوتا چھوٹا	رکھتا ہی جو دعوی عشق خدا	امتحان کرتا ہی حق و سچ
اقتباس نور میں ہی لکھا	جبکہ ابراہیم تاج او لیا	کر کی دنیا کو تیرا پیش نطنہ	ہو گیا درد لیش شاہی چور
ایک تہا از کا صفیر السنہ	مشتی ماہ سی خشنودہ	بعد از کی جبکہ وہ بالغ ہوا	مسند شاہی یہ بیٹھا انکی جا
بلخ میں کی حکمرانی چند سال	نظم و نسق ملک بروجہاں	شکے خلق اللہ سی حال پیر	ذکر درویشی کا اونکی سرچ
چوڑ کر ظاہر کا غرور احترام	کرنا بیت آدم کے اندر مقام	اشتیاق او سکوز یارت کا ہوا	تقدیر بیت اللہ کا او سکے کیا
سونپ کر دستور کو سب کو با	راہی کعبہ ہوا وہ نام دا	کسی بیچ کر حکیمت درج کی جتہ	پونچا کبے میں شہر عالیہ جتہ
دیکھا کہ اک در ترستی سی جا	فوج کا اپنی دہان پیر کیا	پا پیادہ پر ادب سی بائناز	شہر کی اندر گیا وہ پاکباز
تہا یارت سی پیر کی شاد ہو	خانہ دل چل سی آباد ہو	باکمال اشتیاق و آرزو	کر تا پرتا تھا پیر کی جستجو
الفرق بعد از ہزاران لہاں	خانہ کعبہ میں پاکی ساس	او میں شہر نیکیو سیر سی لگیا	ویکریہ اس کے قدموں پر گرا
اور تہا یا اپنا سبنا نشان	انکی ملنی کی لپی آتیاں	ویکریہ بیٹی کو بیس شادان ہوا	خانہ دل و سکا آباوان ہوا
اپنی بیٹی سی لیا او سکوکا	اور تفقد حال کا او سکے کیا	شفقت الفت ہی الہی	ابتدا ہی اتہا تک پہنچ کر
طور و طرز و دین آئین سپر	شرع احمد کی مطابق لکھ کر	اپنی ل ہنر نہایت شوق	بیٹی پر لطف و کرم جو کیا
وصل سی بیٹی کی شادان لکھ کر	ہو گیا ناراض چرخ فتنہ	دری کھلیت ایدا ہو گیا	بی تامل آکیا دست جفا
ہی یہ سفاک ظالم سنگدل	رکھتا ہی ہر اہل دکان لکھ	خوشدلی اسکو پسند آتی نہیں	رجعت اسکو طلاقا ہوا

مثل گل اگر کوئی منسا رات ن کی گدش چرخ برین رہتا ہی ہر شہر کی گہات میں اس نفس میں قید ہر جا نہ آکر تو جی نہیں بھائی سہو کیونکہ آنکھوں کا اس شہر کا دل سچ و محنت کہیں نہ پتا دے طالب حق ہو کی ای نیکو سیر حب حق ہو دین چاہیہ الطین در جہنم کہ لیں کب عام کی حق میں سبشی ہر سکے ابرار ہم وہ غیبی نہ ا یون لگا کہنی کہ ای بھان کجوری کیونکہ نہ انسان گرچہ اس میں ہو خطا و گمراہی تو ہی غفار الذنوب عالمیان ہمسی طینیانی و شوق سرکشی محبوبین چھین چائل ہی حجاب جو کری بند کیو اک سی جدا توڑتا ہی تو جو تجانی سدا چوڑ کر تجا و خاطر دیر پہلے انکو توڑ کر مہمار کر نفس تنگ کر ہی ترابت میں خیال آپکو سمجھائی تو سب است دیکھتا ہی غیبیوں میں جو تو	سود بلا دین دنیا ہی منسا ای مہجانی غالی ارکشتین تا نہ فرحت ہو ہی ترابت محبس اندر رہاں ہر مغزن غم ہی ہی شہر ہی دال و سکا تر ہی چکا و جبکہ ابرار ہم فرخندہ خصال کفر ہی پر غیر ہر کھنی نظر جمع ان نون کو تو کیا نہ کہ کر نہ عاشق ہو کی غیر طلب خاص کے نسبت کفر و نون اپنی اس قصیر سی نام ہوا رہنمائی عاجزان و گمراہ ہی مرکب آدمی نسیان جرم فعل نامزد گمراہی تو ہی شار الیوب عالمیان تجسس بندہ پرور ہی تی ہی شاہر مقصود پر مثل نقاب ہی ہی بت بلکہ بت ہی سوا تیری اندر بت این ہی سوا اپنی کر باطن کی تو لیدیر پھر کشش دیر پر کیو نظر بت پرستی میں ہی شوق حاکم تو حقیقت میں ہی ہی بت ہی یہ تیرا عکس اس میں ہو جو	ایک م کی ہو اگر خندیدگی چشم انجم سی سدا یہ خیر ہو نوشن بیا بین ہی مٹھی ہر جانی ندن ہی نہ ہی راہ گیر تو جی جہا ہی ہر شہر ہی غیر تو اوسی پہلی ہی ل میں جا نہ ملک و پشی سی نرا شادان ہوا منہ سی کر نا دعویٰ صبیحہ عشق صادق ہی لی سوزی عالمیو کو جو کہ ہیں اچھی مٹا ابتلا میں ہیں اخامان حق عزیزین تعمیر کے اکی زبان بندہ لاکھوں ہی تصور ہی مادہ انسان کھانسیان تجسس زیبا ہی عطا و درگزر تو ہی غفار و کریم و کار ساز عفو کر یارب یہ بند کی خطا در میان ہی و سکو بھی عذاب غیر حق کی ہو تیری جبر نظر بت پرستی پر ہی غیر دنی نظر اپنی تجا نہ کو پہلی توڑ تو توڑتا ہی کربت شکل نہیں مر کا ل آپ جو جہا ہی تو خواب غفلت میں ہی ہی غیر وہ تو ہی آئینہ صاف ہی سپر	عمر ہر دیتا ہی یہ سنجیدگی ہر شہر پر اپنی کھتا ہی نظر قند لذت میں ہی نہان غم گھر نہ عشرت کا نہ جانی غیر بات نہت ہی ہی ہی لی تیر تا بلا ہی ناگہانی سی سچ غیب سے اکی وہیں و سکو نہ ا غیر کو پھر دینی ہی ل میں جا دلکوا ہی اک صفر سی تو لگا خاص کے حق میں ہی ہر شہر سچ میں سدا پیا خاصان حق بادل پر در چشم خون چکان بند بند بندہ ہی بند گمراہ نزد اوس ویدم عصیان بخشش عصیان و عورت کی نظر بندہ پر در مالک عالمی و از اور یہ پردہ جو حامل ہی قلب میں تا دوسری کی ہو جا ہی ہی غما و تیرا ہی ہی تو بوشی ہی غافل ہر شہر کیو پھر دوسری کی ہو جو توڑی جو باطن کی ہو جا یہ بھی ہی اک کفر نفس جو گر ہی عیب غیر پر تیری نظر عکس تیرا اوس میں ہی ہی
--	--	---	---

بیکمان باطن کی تیری تیرگی جیکہ ابراہیم نے باہمجا زنگے پسی ہو ابھی کی فق اسطرح کا کچھ اوٹھا سینے میں منکشف سب ہو گئی سراب لاکھ جی ہوں مرنے پر نہ الغرض غرق بحر بخودی لاش اسکی چھوڑ کر باعد نیاز مر جا ہی سب زنجیر عشق زندانہ جاویدی مقتول عشق گر نہ تو عشق حق سیل فگار الغرض ہر ایمان بادشاہ حبیبی ارکان لشکر کو خبر نوحہ و شیون میں تھا ہر اک شہر کر کی بھی خلع و فرغ ڈی و حسن و رت اور سرت دیکھ کر تھکی لی مجبور سب تقدیر سے اسکی آگے عقل کو یار نہیں اسکی آگے اژدہا و شیر نہ ز غریغ دندان موت جان گزا ہی مرض کماست کماست جی ملی تو جی سہم کماست کماست قیاس ہی ہر اک خبر پر جو تیری پیچ و تاب کر رہی موت تجھ پر نہ تیر آخر حال بدین ہر اک شہر	آئینہ میں غم کی ظاہر ہوئی کی جناب حق تعالیٰ میں جا دم کی دم میں ہو گیا زہن آہ بہر کہ ہو گیا وہ دم میں قلب طاری ہوئی لواری جسکے جانب سے ملی وہ خدا ماہی یابی ستر تندی جا کی سجد میں لگی پر پی نہا مر جا ہی کشتہ شمشیر عشق سی قبول و جہان مقتول عشق کب غم بستی کو کرنا سنگسار دیکھ کر اس حال میں و سکوت بنا نظم لشکر ہو گیا زیر و زبر خاک بر سر جاہ چاک چشم تر پادشہ کو دفن آخر کر دیا وہ جوانی اور وہ اوکا کرد عاجز و میدست پائندہ کارگر تدبیر کچھ اصلا نہیں موری سود جی اپنی نور تر ہی مرض جیوں کچھ ای مر خدا مرگ کی دہشت میں نہ لڑا موت کی دہشت میں غفلت نہیں اوسکی دہشت ہوئی تی ہوتا تو ابھی غفلت میں تھی غفلت خیر غم میں شش کی رہا خستہ جگر	اپنی باطن کو دارا تو خداوند کر منہ ہی نکلا جسکے ہر تیر تیر مرغ بھول کھیلے لوٹ کر اتنی محبت ہی لیکن باپ دم میں جسکی ہو گئی اوسپر نور ایسی مرنے کا ہو سیکر در و در سوز و لسی پڑے کی باور درو مر نکلا بیٹی کی غم دل میں فکر عشق نی کی جس کی ان جان گرد نہ دیر عشق طغیانی کو گرد نہ سینہ عشق ہی ہو شکر پر گئی باور و چشم خوشکان ناگمان اک حشر سا بر پا ہوا بادل پر درو آہ جان گزا اسطرح مر نکلا اوسکی ماجرا تھا ہر اک کی دلچہ غم ہی تھا موت شہ شہ ہی نہیں کماست شاہ ہفت اقلیم اوسکین تھی فریادوں میں جہم و آفراسیاب جسکی ہستی ہی ہر ہر خور غیب ہر جو مرض سمجھا ہی تو سنسنا ہی آواز پای موت کی جیفت ہی ہوئی حجاد و کو خیر ہو شش نیکی نہیں تھکوا ذرا قبر پر اوسکی ہزاروں دونوں	تجھ کو سب سے جیسا کہ آئینہ نظر سکھنے سے تقدیر کی پراں مر گیا فرزند و لہجہ بدید دم کی دم میں ہو گیا کمال طاہر صفت سا کہ سب کب ہو شکر ہو بہم جس سے تھی جیل صہم آیت انا الیہ راجعون با فراغ دل ہوئی خول و کر وہ زن و فرزند ہی غافل باپ کب بستی کی غم بانی کر کشتہ رسی تیر کی نہ تیر جا کی لشکر میں کیا اوسکو کیا خیمہ و خگاہ میں اک غل مچا پاس شہزادی کی لاش کھا دیکھ کر ہر اک بشر حیران تھا سج و ایذا و الم سب بے انتہا یہ مرض ہی بی دوا و لاعلاج موت ہی دونوں برابر ہوتا سحر و جاد و حادث کی جناب چشم گریان سینہ برانگیز ہی دم سوزان مرگ کی کھو تیرا ہر خبر جو ای ہر روزی تو بشہر ہو کر ہو غافل ہی ہووی تو کب نہ لکھ کر کا جامہ چاک خاک ہر نعرہ زن
--	--	--	---

بعد از سکی انجی انجی کر گئی کھر گئی جیب سحر مرنگی خبر سلطنت کی ترک سی تھی سوا حال جو ہو مایہ بی آب کا کشتہ گریہ سی خلقت کی دل غم یوں سکے تھا جو ہر اک سنبھل کر رہی تھی غم سی ہر فرخندہ رنگ رنجی و چرخ چرخ سے بی بقای عیش دنیا بی بہت کیونکہ ہر شے کی طاب معنوی ہی کہیں کہیں صیا و فلک و کی چندی تھکوا آرام قرار اسطر کا جب نہیں گھات میں کہ یہ فکر نامعلوم ہی تھی جیل خیر لاول ہی کر دہم ہی سبکا رو کی منزل سہل تر وہ ہوشیار سر ملک بخت نہ پرہیز ازان وحید روزگار با کمالی عجز زاری و نیاز آپ کو جو اس طرح کہہ دی غنا خون لہی ہی اپنی کر پہلی خود ہو عبادت نفس و دنی بھاق تاکہ نہ ایمان بالغیب بشار قلب میں جسکی نور ہو و شہاد جو کہ سچ ہیں شہاد و شہاد	بادل پرورد و چشم تر گئے انجی انجی کیج کر نیکی خبر ہو گیا اون بکھینچہر حادثا تھا وہ اون کی آل اور جواب ہو گیا اک چشمہ آنسو کا اون ارغوانی تھا سمن اریدن تنختہ ای سنبھال پال ماتم غم سی ہوا نیلو فرس اس میں لہر گزینہ اپنا تو لگا سستند اس میں چرخ ہی ملی گیا تھیں تابی تیری تنگ یہ کر گیا آخرش تیرا شکار حیث ہی غافل ہو تو دریا ہو مبادا بہرین المین غل اس سنگ پاکی کی سر کو قلم ہی گران بار دنگو شکل تر محرم راز جناب کب یا عمدہ دوران محب کرد گا با کمالی وق شوق جاگدا تو ہو وہ مقبول در گاہ خدا سر کی کہ پر گیند کی مانند تو وہ جواد اور جنگ ہی لا تھا جانکی دینی میں شوق شہاد جیکنی نی میں کتب تیرنگ نعمت و رحمت غنیمت تو لگا	ساکنان کہ ماریاب بلخ انجو دویلا کا ایسا غل مچا تھا جو در ترک شاہی پدر دیکھتے جسکو سو تھا اندوہ گوری چٹی چاندنی میں جو ماری تھی سر کو ہر اک سنگ وردہ سینہ ناشاد سے کار دنیا ہی نقطہ خراب خیال گردشگون گردان کا اثر کہنچہ تھی ہی جو کہ گردش طاب تو تو صیبا جاز و دل خستہ ہے کر کی تھکاو خوب بہ او زمین تو بھی کہ آئوہ اپنا زاد راہ ہی عید وین شیطاں رحیم کر یا خستہ بدن کی شل خار انفرن تاریت پنجاہ سال مقتدای نادران کاہن یعنی ابراہیم تاج اولیا یاد حق میں کر کے عمرانی قطع راہ عشق اگر آسمان ہو اقرار خویش کا کہ شعل حق تعالیٰ نے برای تمھان قلب میں شخص کی ایمان موت کو بھی اپنی دندہ شیر یہ عبادت و دینی ہوتی ہی ادا	اون کی ماہ عید کی آؤنچی سلخ ہو گیا اک حشر کا ساز لزلہ فوق اوس ہی تھی ہوا کر کسیر صبح صادق کی طر حسی طاک غم کی سیلی سی وہ نیلی ہوئی اور طمانچی عارض گلرنگ پر بیوہ و ایتام کی فریاد سے تو غم و شادی پہ اون کی غلہ دہم دم ہر چہرین ہی کارگر ہی وہی ہر ہر شہر کو پہنچا بال پر شکستہ و پستہ ہے کہاں کا تیری کر گیا کوشین پاس کہ انقاس کا با اقتباہ دشمن موروٹی و دیو لیم رہروئی میں تانا تو گز کا با خانہ کعبہ میں جاہ جلال پیشوائی اولیائی و صلین مرشد برحق امام صفیا ہو گیا قربان اون کی نام بازید وقت ہر انسان ہو عشق کے میدان میں کھلے یہ عبادت حق کی ہی گیا جا کھا دینا اون کی آسان کب جواد و جنگ میں نہ لہر جان صیال پناہ کرتی ہیں ادا
---	--	---	---

ہوتا ہی جس طرح تری ایمان	اوس قدر ہوتا ہی نہ جلال	جیسا جیسا اکر مری مگر ہی	ہو وی رہی رہی دس قدر وہ
اس جبارت ہی بھی جو فوجی تر	وہ جبار نفس ہی ای بی خبر	ہی جبار خود غبارت الفحار	ہی جبار نفس اکبر و اسلام
جنگ کفار و غرادر کشت و خون	ہی اگر چہ عینا رت ہی دن	لیک جنگ نفس ہی اس سہی	کیونکہ ہی سکا حریف اندر چہا
ہی مبارز جنگ کا ظاہر عیان	ہی حریف اسکا دلفین نہان	یہ مخالف جانتا ہی کھر کال	دشمن واقع ہی ہر چہا مہل
یہ مخالف ہی ملی ہی کشین	وہ مخالف ہی یہ کچھ تھین	قتل جس ہی نفس کا فر کو کیا	در جہا اوسکو سوشہ یہ کھا کلا
ہی جبار و ظاہر عین ایک موت	ہی جبار نفس من ہر خطہ تو	کام جو کہ نفس کے برعکس ہو	ہی وہی ہر خطہ مرگ ہو تو
گر وہ چاہی آب شیرین لطیف	دی بجای آب سے تلخ و کثیف	نفس کے خواہش کے تو کر بچلا	ہی جبار باطنی یہ اور مصفا
بستر سنجاب چاہے اگر	رکھ تو سنگ و شیش سکی زیر	گر یہ چاہی جلد ہی رزگارا	کر پلاس کہ نہ ہی اوسکو دکا
چاہی اسی اسکو اگر جام شراب	چاہی شربت ہی ہی ہر جا	مگر پر رکھ نفس کے ہر خطہ	رکھ قدم ہر گز نہ اوسکی پورا
یہ تو مار خفہ و ہنسر وہ ہے	بی نہر سامان ہر شے مردہ ہے	میری افلاس ہی ہی نامراد	ور نہ یہ فرعون کا ہوا ستاد
ہو اگر سامان اسکا درست	اسی سے ہون شد ادا و درود	موسیٰ فرعون ہنچن ہنچنا	دیکہ نفس روح کو انجی جان
مستعد ہو کر تو اس فرعون کو	بحر قلزم من باضیت ڈبو	ہم ہی کر موسیٰ عمران کی تو	پیر وی کر جان ہی ان کی تو
جس قدر کرتا ہی تو کار زبون	موسیٰ عمران ہو جاتا خون	اگر کری تو نفس کے خواہش کا	جان لی فرعون کا ہی تو غلام
تجسس ہی مکتا ہون ای فرخندہ	یہ علامت نفس کے مرنکی ہی	اگر کری کوئی خلاف طبع کام	یا شہتہ تکلیف ہو اوس شام
طبع پر تیری نہ آوی کچھ لال	اور برائی کا نہ ہر گز خیال	جو زیادہ تر بھی تکلیف د	تو نکوئی ساتھ اوسکی بھی کر
حب ہو ای نفس کشی ایمان	کتبائی پر تیرا جادوی خیال	اسیہ کتا ہون کے ایک نقل	تا کہ آوی اس سی شاید جھگول
شیخ ابراہیم تاج اولیا	بیان نفس کشی حضرت ابراہیم کا قدس سرہ		
جب چلے دریا میں بالائی جہاز	سمت پیشاپور ہی ہوی جہاز	آغا تا اوس میں تھا کوئی اپر	عابد و زاہد امام منصب
حاکم دوران و مرداندار	نائب سلطان سینا مالدار	تھی مان ہو جو دست کان	صاحب شہت میر ملک گیر
دست بستہ خادمان مامور	اور رفیقان لطیف بذکر	رات دن و سجا بتان شمع و	اور مہیا پاس سب سامان شیش
ایک شب نفل نفل میں مان	کر ہی تھی نقل بنائی مان	یادہ کوئی تھی مان شیشی دن	رہتی تھی مصروف مہر و گنگ
تازہ تازہ نقل کر تھی تھی میان	جو ہر لہنی کر ہی سب میان	جیسے اپنی سمجھی تھی ہنر	مضحکہ اور ہزل کہنی ہی فزون
عجب کہ اپنی سمجھا ہی بشر	اپنی کچھ بھی سی ستر پانہر	عجب کہ اپنی اگر جالتے ہرا	علم ہی اوس میں بد کو فوق
ایں دایہ نظر بندی ہی کیا	جو بری چیزوں کو سمجھی ہلا	دام میں حرص ہوا کی جو این	تو عذاب حق میں کب ہو تلا
قلب ادنی ہوئی ہر خدا	ہی بصر اور سمع پر پروا پرا	اس مرض میں ہو گیا جو بدلا	نہ ہر قاتل کو سمجھی ہن

جیسا جیسا اکر مری مگر ہی

ہو وی رہی رہی دس قدر وہ

جان ل سی کہ اوچی سنجی	نور غیبی تا کر نی ل میں طلوع	مرض قتلون نی کی ایسا کوئی	ہوا اگر اس وقت مرد حبیبی
ہو ہمارے نقل زری جبکہ تم	اوسکو جو چاہی میں ہم و شتم	اپنی کہنی کاٹنا نہ وہ برا	تو عجب اس وقت میں ہو مضحکا
طافانہ نقل کا اپنی خود	آپکو بھی دہشت دہی پسند	سنگداری سے میری فی کما	ہو دی جو کشتی میں مرد بیوا
سنگداری و تبدل ہوشہ جا	منفلس و شہ مردہ خاں لایا	اپنی آگے تو اوسے لاکر تھا	زیر اوسے بھی کچھ کر نیگی ہم عطا
بدلی اس کلیمت کی مینار	دیگی خوش کہ دنگا اوکو غلط	الغرض کشتی میں براہیم تھا	منفلس و محتاج و مسکین گدا
باتن عریان محتاج و تباہ	بادل بریان اشک آہ آہ	لائی محفل میں بصد جو عظیم	زور سی وس مردی کو وہ لیم
مردی میں بغلی میں شاہ	حکمران ناکب بی فوج و سپاہ	پا بر ہند اور فلک بر قدم	مشرقی خلق بی دم و دم
سنگداری میں غنالی تہا	منفلسی میں صاحب دوسوا	بی زور بی زور سلطان است	بی شراب جام کی منجور است
خالی ہاتھوں و جہان بین	اہل دوران ہمیشہ زیرین	بی زور بی سیم دارا جان	بی زور بی اصل سلطان تان
بی زور بی سیم صراف عظیم	مالک زار و دہای شیم	خلق ہی خفاش و شمس العنیا	ہو اسی معلوم اوسکا حال کیا
دہان کو روہ بدرا نہ جیسا	حال کیا جانے وہ کی نوکا	اہل دنیا کی ہی ظاہر سیم	راز سی باطن کی وہ ہیں کوکر
مرد و منفلس جانی ہی جکوفاق	شیر شہزادہ ہی چہا در زلیق	ہی نظر بندی نہ کی تو اگر	اور ہو خورشید تابانی ہی
نور سی و سکی ہی شوش جان	نیم شہب اوکو کر تابی مان	کوری ظاہر سی مرد خدا	سیکڑوں رچی ہی یہ کو بی ہوا
اپنی اس کو رکھا جلد کی علاج	خانہ دل میں روشن کر سراج	تا نظر آوین شہی مردان تیا	اور کمانی دین شہی اہل بین
آخر نقل و منقدا ہی عصر کو	پیشہ اور ہنما ہی عصر کو	لاکے محفل میں یا باری تھا	اور کیا قتلون کا جاری سلسلہ
ہو ناخارغ نقل سی لاسب	مازنا نا اہل و کو بی ادب	کوئی سر پر ہو کر کی کشتی	اپنی کج فہمی سے اونکو مارتا
کیا نہ تھا و خلق احمدی	ماہی دریامی شہر مدی	تہا زبیں شہی ظاہر سی فنا	محو مطلق ذات میں زور کی تھا
کچھ نہ تھا اسباتی اوسکو جبر	اور نہ اونکی محفل بر پر کو نظر	یہ تو اپنی شغل میں تھی بنا	اور وہ اپنی کام میں صرف تھا
بیشہ ذات ہی شغل کار	نکست بد کو مانتا ہی کر گدا	شغل میں اپنی زبیں صرف تھا	کچھ نہ سمجھا وہ کہہ کر نی ہن کیا
مردی میں کچھ کو سمجھ میں جہ	کرب حدی ہوا ہن میں	ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن	مدا کرتی ہن سب سے حصول
جہ جہ یا وہ وہی ہن ہن	غیب سے الی یہ بات کی ندا	امی سر شہریدہ سودا	وہی ل مجروح خنجر ہائی عشق
نہ نصیب پیسہ خوردہ	راحت لذت بغارت ہر ندا	ذی ہر گاہ تفنگ بلا	دست و پاشکستہ شک جفا
محنت یہ پانچ ہن ہن ہن	لائی گردن نی ہن کی سب	تیری مرضی تو ہوں باعرق	تو کہی تو خاک کر دی سکوبرق
ہو چکا ہی ظلم اسباب ہوا	کردار تو بھی اس میں کو اپنی دا	جو ستراقی سی سر کو کمال	تاکہ ہو معلوم اونکو اپنا حال
کس سے کرتی ہن گستاخی خدا	تو بھی تو اونکو تماشا کچھ دکھا	کینچ کر سینی سی اپنی کیتا	بولا ابراہیم امی میری لہ

<p>وہ ہوا ہی فعل ہے ہنگام جان تن ہوئی کیا بچہ پر ہم زمین تیرہ ہوئی آفتاب جان جان ملک جان جان ہم کو مصروفیت پرستی کی فرق معنی سی ہو کوئی بھی ہی بسان جلقہ تو سر پر تو رہی درنی من مانی رہی سیکڑوں پردہ خیرین لہر با شمع پرانی شمع اودان جو کمی یوں نفس کش کو تباہ نفس کو جب اس طرح کشت کیا تھا وہ مہر مہر عرفان خدا سیکڑوں ان قطرات جان لطف حق کی رہ گیا مار او رد سو اور چہ شہدہ بھی جوی</p>	<p>جس سے ہم کہیں نہ کوئی دی ہر چہ کہ تو چاہی ہم کتاں کو کشتہ ہی آفتاب تو ہی اور ہم نشانی کی معنی معنی شناسی جدا اور ہو کوئی ابو جہل شفی دلبر حجاب لغین بھی نہ نہ ہی خیر اندہ تہائی رہے جلوہ فرما ہو رہا ہے بلا شکھارہ و انوکھا ہو بھی ہو رہی تو جان میں شاہ وہی نہ فرما ملک بعت معدد انوار غیبستان او لیا و عابدان ز ابدان سلسلہ انکالی یوم القنا جب غروب میں ہو گا کھلون</p>	<p>ان خطاسی ہم میں شکیلی ہم سر اسرار تو باغ جانا کیا جان کیا جان کیا شمس ہم سمجھے تھے نہ شمس صورت ظاہر میں ہر گز بھی ہو نہ جتنا کہ معنی میں شمس سر پہنی سی نہیں تو اوجھل ہو نہ جیت تک حیرت میں حبیبی پر دہوا تو سرگما صبح کو شمس ضو آفتاب الغرض ہر نظر آیات حق جو ہو احببت میں ذکی آریا اور نہ جو کچھ فیض باطن ہوا سلسلہ میں شمس برابری ایک سو اک شمس فوج پیدا ہوا او کھڑے سر بھی سی نا خدا</p>	<p>قابل گردن فی و کشتنی ہم غصہ و خاشاک تو گل سگان جھکو تیری سامنی ہو مگر ور نہ کیوں ہم سقد ہو لہر لذت معنی ہی سب میں تر تو نہیں باطن کا مطلق ال ہی یہ خود بینی تری جھکاؤ با کبت و حرکت کا بھگو ذوقا شمس جب چمکا کھائی رہی ہیں واللہ اعلم بالصواب لیکھا اس میں سب پرستی تھا اگر ذرہ ہو اوہ آفتاب ہی وہ لکھنے اور پڑھنے سے ہر زمانی میں غرض ہوتی رہے یکصد سال تک نہ با ذوق و شوق و زہد عرفان</p>
--	---	---	--

لباب اس داستان کا افسانہ مجھ میں اور تعلق مغیور اپنی نفس پر منطبق کر لیں

<p>نظم میں کی ہی جو یہ داستان صورت خطا افسانہ تو ہے جان ہی غلط فہم کی صورت پر پر ہیں کہیں کسی میں لیل کی کہ تامل سے نظریہ کیست ہے پہی وہ حق سبحانہ شاہ اسرار لذت و نعمانی نیامی فی</p>	<p>ہی غرض کہ اور اس میں ہیں معانی اس کے اندر شل لذت معنی ہی جو ہیں در تر تو غرضت پر جو ہیں جانا تو ہی اوہم تو ہی ہو ایم اور باطن میں عالم دہا کو جان ہی غروب کو زہد و معنی</p>	<p>یہ کہ افسانہ نہیں ہی کہ یہ نہ تو کیا ہی نہ ہی وہاں چشم بصیرت کو تو جسے کہتا ہی افسانہ خیا ہی ترا فہم یہ ہشام کسر طاہر دنیا ہی ادھر ہی حالت و معلول میں پرستی</p>	<p>گوئی ل کی کھول نو اور غور کر کہ در اور یافت ہی کا دھوا اسکی پر مہنی سے آری بست پانک ہی پر پیرا ر کہ نہ ابرار ایم داد ہم پر و غور دنیا پر شمس اسرار ہوئی ہی دہر سے بھی لاری</p>
--	--	---	---

بی میان خنجر کی معنی مجاز
 زندگی و مرگ خنجر ای وی
 نیک و بد صفت اگر سبک کنی
 راه حق کو جان بجز بیکان
 مرد تا بری ده مرشدانی نکلا
 هیچ شرعی بر تو کچھ حاصل ہوا
 منکشف ہیں تاکہ اسرار نہا
 چاہی لیکن مجھے بھی غی نہیں
 مرد عاقل کو تو اک نکشہ ہی ہے
 جسطرح شمشیر تلک کی گدھا
 ایک دم تار و عصہ میں ہوا
 تو ہوتا آج کیتا ہی زمان
 وہ معلم ہی ترافض لیتے
 عقل کا کھنا اگر تو مانتا
 عقل تیری ہی اگر مغلوب
 کار دنیاوی میں ہیں مبتلا
 عقل ہونی چھوڑو تو کیوں قنا
 بعد مرگ کے یہ ہوگا ارکان
 خور کو لیکر ساتھ شکوہ گدلا
 آدمی اسکو نباکنا ہی نستا
 طبع تیری مثل خنجر کی ایسی
 شہا معلم بسکہ دانا و ظریف
 ہی لیکن سخت چیت کا کا
 تیری خاطر سچی محنت کی دلیل
 نفس و شیطان از راہ و غا

یعنی مملوک جس قدر اپنی نیا
 ہی مراد اس سے غنا اور ہی
 ابراہیم کا جو کہ بند یکو ملا
 خنجر ہی پیچیدہ لڑا
 جس سے دنیا ہوئی نایاب
 مثل منکوہ ہی بھگو ہوا
 صورت فسانہ ہو یا بچ
 کچھ سمجھنے کے کیسے ہوں
 میں کروں کیا تو اگر تیری
 حکایت معلم ظریف و خرفروش ابلہ کی
 لڑکی کو مکتب میں نہ گئی
 عاقل و دانا و مرید نکند
 جسکو تو سمجھا ہی تاکو حکیم
 نفس کے کھنے کو ہر روز چنا
 تو مثال خنجر ہی مرگ و نفس
 ہر ہی یہ خرفروش جیسا
 نفس کے واسطے تو کھاتا غنا
 دشمن جانی کر سچے خوش
 پاس دس مرد معلم کی گیا
 علم کی تعلیم کر چرچہ را
 حب دنیا کی ہی لعل میں
 کامل عیار و طرار و عجب
 دس دس میں ہوگا اسکا
 لازم ای جان پر کی ہی
 دیتی ہیں اندوختہ تیرا اور

عشق میں اسکی ہی ہر گز
 مرگ و خنجر کی ہی منکوہ کی
 وہ عمل تیری ہی فرزند شیدا
 ہر عقائد اور ایمان وہ گھر
 عالم فاضل ہی را اہلبیب
 اس طرح اسکی معانی کو سمجھ
 ہی خرفروش ہی بہت کا طلب
 تو ہی چوٹ ترشیدہ اگر
 میں گیس کو بھی بنا تا ہوں
 کڑہ خور اگر میں تیری جا
 اتنی محنت پر میری ہی معاش
 اوسکے کھنے کا تو کرتا ہی
 عقل کو تو ہی کیا ہی خود زبون
 سنتا تھا اسکا کہ خرفروش
 دین پر سمجھا ہی جو دنیا کو تو
 ولین سمجھا وہ نہیں تیری
 اس سے بہتری کہ کر کی خرچ
 رکے سو دنیا اوسکے پاؤں پر
 تا ہی جہنم ہو مرا ہی چہر
 نفس سے تو جانتا ہی سرتا
 ہنس کے بولا اوس ہی سر
 چھوڑ دوں دنیا کی حب کا باؤ
 نقد تیرا ہی فلاطون میں
 اس طرح کرتی ہیں تیری عقل

مثل و ہم سینہ جان زار زار
 زینست اسکی ہی تیری ہی
 ہی ابراہیم عفت و با نیرید
 ماہ اور خورشید خشتہ تر
 جنسی دنیا کو ہونی محنت
 منقرض سدا رہنمائی کو مجھ
 ظاہر ہی باطنی معنوں کا
 تو یہ میری جاگتی ہی دہر
 تو اگر سمجھے کہ میں کہتا ہوں کیا
 بن کی آدم شہر کا قاضی ہوا
 محنت تعلیم کر تا ہی نستا
 تو رہا دیسای چوٹ تراش
 جو کھی کرتا ہی تو ای نا زین
 کر رہا ہی پیروی نفس میں
 سادہ لوح و بیوقوف و ذوق
 عقل اسکی اسکی گز و کا ہی
 یہ خدا جو دیا ہی مال و زر
 آدمی بوالی ملا ہی حب
 اور کو مانی ملک میں پیر خیر
 بعد میر کا ملک مال و زر
 خرمین کہتے ہی ہی نساکی
 گو کہ میں کھتا ہوں ہی
 انصرام اسکا ہوتا ہی
 ہر ہی عمان انعام حسن
 جس کو ہوں ہی تیری ہی

زیر کون کے واسطے نادر	احمقوں کو پیشیا انسان	انسانوں کے واسطے نادر	مالداروں کی لیے سکین خوار
آدمی کی واسطے ہی لعل زر	لعل زر کے واسطے ہیں شیر	اوسکو اوسکے ساتھ ہی	اوسکے اسکے ساتھ ہی پستی
نسکو سبے جانتا ہی تیرا	منفعت میں وہ چھوٹے	گر تو دیکھی غور سے	منفعت کوئی شی خالی نہیں
خالی حکمت ہی نہیں حکم	تیری کج فہمی ہی میری	اسکے کوتاہوں سے	تاکر آدمی اس سے شاید بھول

حکایت کی کہ گرم سجاست کی پیدائش کی بیفائدہ پیمار اور اللہ تعالیٰ کو مستند کیا

تھا کشتی اک طیب سپرہ	حاذق و دانا حکیم محمد	جانتا تھا غوث اہل طب	ماہر و دانا ہی وقت کا طب
اتفاقا ایک ن سحرور	پاسخانی میں گیا وہ بی شو	دیکھ کر گرم سجاست کو حکیم	دلیلیں نہ کہنے لگا رب کریم
لغویں توئی اسی پید کیا	کو نہیں خلقت ہی اسکی فائدہ	نی دوا اور ہی غدا کا کام	منفعت میں یہ بلا میں مبتلا
دلیں پھر چہرہ شہر کی	منفعت اسکی نہ کچھ ظاہری	کی کتابوں میں کہی ان جو	فائدہ دیکھنا نہ اوسکا ایک مو
ہو جو نامعلوم شی کا فائدہ	نسبت ہی جہل کرانی	نفع ہر موجود میں پیمار	جانتا ہی اوسکو علم کر دگار
جانی ہر شے کا وہی نفع ضرر	تو ہی اسکی فائدہ سے بخر	جو کشتی بہر ہی پیمار	ہیں ہزاروں کا کدو میں لٹا
موت جو ہر چیز ہی تلخ تر	فائدی ہیں اسکی اندر بیشتر	بعد میں وہ ہوں شکار	جس طرح ہو شمس نے نصف النہار
حکمت ہی تعالیٰ یوں ہوئی	ہو گئی بیماری اوسکو آنکھ کی	اور اوہ نون لکھو غین مال	ہو گیا اندھا وہ مرد بھول
فعلی حو کی جو ک نظر	ہی وہ اندھا بلکہ اندھی ہی تر	کی بہت اوس شخص نے اپنی دوا	پر ہوا ہرگز نہ ظاہر فساد
فصد سہل اور تدبیر تمام	کر کی آخر شک وہ مرفاع	مہرہ تاثیر علت ہی خدا	جب غصہ اسکا ہو کیوں کر شفا
سب تدبیر ظاہر ہی ہے	قدرت شہر ہی ہیں کارگر	تو تو کل کی مرض کی کردوا	پر وہ ظاہر ہو کر ہی فضا
ہی دوا کا حکم بھی اوسکا	صنعت حق تاکہ ظاہر ہو	ورنہ کیا تدبیر کیسی دوا	قبضہ قدرت میں اسکی ہی شفا
بنکی جان تو وہ ہیں جا پڑ ہیں	جس طرح کتابی رب الدلیں	کر تو کل پردہ ہر مرض	تاکہ ہو طبل نہ حکمت کی فضا
چاہیے بھگو نہ کچھ روید	مرضی مولای اہلاد اہل	کی بہت ہی تھی جب فضا	قدرت حق ہی ہو اور در دنا
مرد کمال غریب و بینوا	جانتا تھا غوث لکھو کی دوا	دیکھ کر اندھی کو وہ بولا اگر	سے مجھے تو پانسو دنیا زر
تو کہہ دیں میں تیری کو کیا علاج	جس سے باکل جا پڑیہ لڑج	پانسو دنیا لیکر ایک دوا	اوسنی دی خوکو آنکھوں میں لگا
رو گھڑی تو بقیہ رہی ہی	بعد اسکے جب کہی وہ بیکلی	آنکھیں روشن ہو گئیں شمع	دل ہوا فرحت اوسکا باغ
حال اچھلی سنی تھی اوی لہر	ہو گئی دم میں زیادہ تیز تر	سجہ شکر خدا نے سب دنا	دل ہی وہ لایا بجا اصدبار
بسکہ دانا تھا نہایت طیب	عاقبت فرزند و مرد لہر	چاہا اوسنے اس سے نصیب	اسکے بغیر میں جو کچھ

<p>ہی یہ نسخہ بہتر از صد کہیں سے مجھے نسخہ یہ اسجن کتاب حب کیا کمال نے نسخہ مت تھا وہی کرم خواست اور ایک سکا خاندہ ظاہر کیا بندہ ہی ہر بات میں تقصیر و جملہ غلطی کے اسکو شکار تھا زبانتی سنی اسکا کلام اسلیے فرماتے ہیں ہمیشہ دیکھ کر دربار اور وہ دھرم دست بستہ ایک سو خدا بولنی کی اور کچھ کہنی کی جا بد چھتا صحنے کرای مرگدا مرد دل سی سنی مرد در کما پہنچے کہو کر اپنا سارا مال حب نہ تھکے تھکے منصب یا سب گئی برباد مہر جی جانگی یہ جو بکتا ہی سخننامی بولن یہ سمجھ کر ہو رہا قاضی خوش جو جو یہ شفقت سی کر تھکا چھوڑ الفت اسقدر بکشتیاہ ہی سنی فت میں ہر اک مبتلا آدمی کوئی عادت قبیح اور کو سمجھا ہی کلم فہمی خیر پڑھ کر ہوتا تو ملا سنی دغا</p>	<p>ہی مگر اعجاز عجب سے دعا چاہیے جو کچھ سولے لے فتا خیر و عظم اسکا وہی کرم تھا خیر و عظم کھل کاسی نامہ ار اور خدا جانے کہ کیا کیا عفو کر میری خطا ہی کر گدا خاندہ ویران کر گدا کر سنبھل سیمان بھی کہ گنا کرتی ہی الفت شہر کو گور رگیا حیران و ششہ شرفا اور کھڑی ایک نقیب دیا اک پھر تک یہ کٹر انگدا کیا عرض ہی عیان کھرا مر جا تھکے ہزار دن مر جا آدمی بنو یا تھکوا ہی سپر علم فضل و زہد اتقا بقراری گریہ سینہ زنی اسکو مایوس کیا ہی خون دلیں اپنی خوشی اور خوش وہم اسکا تھا ترقی پر ہم اسکی خرابی پہ دونوں نفس کی شہت ہی مر جا پر حماقت سی سمجھا ہی ہی خری سی اپنی ہر اک گمانا کیوں اسطرحی تھکوتا</p>	<p>اتو ش کمال سے اسے کھا لیکر آنکر کوہت ماسیم وزر جانتا تھا نویہ جس کرم کو حق تعالیٰ نی تباکی اسکو ہو کے دلیں کھنکھانے لگا مضطرب ہی خوف و ششہ سنکے ملا سنی یہ اور تھا اسے قاضی کا سیاہ شہا خانہ قاضی غرضہ پوچھ کر فرشتہ یاد طلس کا دیان ہو گئی کم دیکھ کر سب عقل ہو گیا دربار کا حب اعتنام کر بیان تو اپنی دکان وہاں دشا باش تو شرطوفا دس برس اندھی مانگی دعا اب تو مجھے اجنبی مطلق ہوا سمجھا قاضی کہ دیو اما ہی باؤنی کو میں کروں تہیہ کیا رحم ہی ہر اسکو قاضی کی خلق سنی دیکھو یقین پا بھی جسقدر حین خلق سی تاتھا ہوتی ہی واقع حقیقت طو عیب اور فکی بکتا ہی یہ نہ تو آخر تو ملا سے کھی نفس اس شیطاں کی غیبت</p>	<p>دست بستہ ہو با صد کہیں فعل و با قوت و زمرہ اور وہ ہی تھا اس کمال کا غور تاکہ ہو موقوف و کھا شہا میری گستاخی کی دینی اہب نیو اسکو پوچھا ہی بس ہن رستا جو پوچھا لیا سیر گشتن تھوہری لایا رفتہ رفتہ پوچھا آخر کھ خلق حاضر سیکڑن پر جان رگیا حیران و ششہ شرفا کم ہوئی فی اسکا ادھا دھم مقصد ملی ہی نی سنی کیا چاہیے تھے جو کہ سولا یا جا تو دیا حق نے تجھے یہ مر جا حق حدت سب یا سنی مبتلا عقل سے یک نیت بگنا ہی آپا کت سینہ یہ مبتلا آوری نزدیک میری شہید جا جو کھانا لانی شیک ہی دی او سقدر ہوتا تھا اسکا دھم عرص سی وہ شنی نظر ہی عیب سی اپنے سے ہر اک بی نو کو بنو اتانہ ہر گز آدمی کام جگمگانی دہریں خبر</p>
--	--	---	--

<p> او نہ کھڑا ہو نہ کھینچے کچھ کو جا صفت کی باتوں میں جو بدیہی پیش پا پو تا وہی پر با جہا خرفروشاں خرو کو او سکا تھا قاضی سی وہی رہا جو خوش ہر وہ عند اللہ دنا ہی زبان طوق لہنتا وہ نہ وہ جا کی امی حسن اس کی شان کو ختم ایک لٹ پر نہیں سکو تو شے کے اذیہا یہیں نہیں با و صر صر سی ہی کڑاں ہی کو دسکی درون پہاں ایک کچھ سکا نہیں پیش پا وہ درونج و فکر و غم او کو سب ہر وہی ہو نہ ہو ملے کیا کہیں کہیں مجہ نہیں خستہ ہی کہیں تھی غذا میری وہی نہ ہو قتل کرتا ہی مجھے او کو شیر و قند و غیرہ جو نہ ہو ایسا یا نہ ہی نہ ہو پیسہ نہ کو تو ہو غافل ہی لکھارو وہ نہ نہ ہو میری صفت کا بھی انعام </p>	<p> ہو کی پہر ناچار قاضی کی کہا تاکہ خلقت میں ہو خندیدگی حیب و کرا غم تھا اخرج کا عابد نامی سی قاضی ہوا جب تک نہ رہا وہ خرفرو جھکوا ہو جاتے ہیں سب ہا عقل وہ ہی وہاں ہی کام کی اس سخن کا کہ نہیں ہی پر خاتمہ نچوشت نیامی کی اور سکی صبح جو اندکل خندان شمع کے سر پر اگر ہی تاج زر برہنہ کچھ عروسانہ لباس ایک گل اس کا نہیں ہی نہ نا ہی ہم کی حبش تکبہ چین ہی یہ گریہ او سکو اپنی جان فہم نہ کدیا ہی خون جگر کس طرح ملی ہوگی یہ راہ در خون جگر گندہ ناپاک ن چھوڑنا از کجا ہو جب شہا یار و فرزند و عزیز و اقربا ہو گا جب میں چھوڑ کر اکو طفل نہت حیف نہ حال ہی اسی بار وہ لکھنا نہ ہو حق تعالیٰ اس کی فیض عام اسی حسن لہ علم بالہ </p>	<p> مکتبہ سلطان خوار و میل شرم سی پر ہو نا قاضی ہو کی مشکل یہ ہا کی ہو سہل کو کرتا ہی تنگ عار قاضی کرتا او سکی قسط دراز پھر نہون ممتاز ہو شیار کی ابلہ و نادان ہیں پیش کر کا کام ہو جس کا یا کماست اسکی وہ قلمو نیان ہیں لی صبح کی ہوتی ہی شہر مند چار دنگی بعد ہوتا ہی کفن ہونہ گریہ ساتھ جیکہ تو نا طفل نابالغ ہی یا مجنون ویکتی ہی خود خود گریان قطع کی ہی میں مر مر کی کہ قطع کیو نہ ہوگی اسی پیکر تیر کو تار کت تک نہ خدا گندہ بودار و ناپاک کشت یہ گل گلزار وستان شہر ماورہ ہمشیر نہ جد وید جان کو ہو گا عجیب آہ تھی سنہیں جہر خیر الانام ختم ہوسے کو ہوئی نہ شہر نام حق پر ختم کرانی کتاب </p>	<p> ہر وہی یہ خرفروشاں ہی عمل بشور و عمل کرنی لگا وہ خرفرو خلق میں گریہ کوئی یہ بات نہ احمق سے ہوتے ہیں سب کا تحت اس سبک تا ہوا نشانی راز ہوں اگر احمق نہ دنیا میں سن کام میں دنیا کی جو ہیں ہوشیار عقل وہ ہی جس سی ہو جی کو ہی یہ دنیا صفت جانی بکار ہی تغیر اور تبدل رہم دم شام کو کو کب لگتا بندہ خلعت شہانہ رکھتا ہی چون ایک بھی خندان نہیں ایسا رنگت ہو پر اسکی جو ہفتون ویکتی جب لکھنوی دنیا کی فنا یعنی اس صفت میں تیر ہی و صفت نیاتو ہی بے انتہا تھا وہ زندان ہم رہی کجا تھا مشیمہ جاسی پوشاک لطیف یہ مکان اسع و بازیم و فر یہ دور و علان زمر و سیم و زر ہو گا کیا او سوقت میرا حال جب اس شہر کا اختتام پانچویں چار چھ ہی شہر ال کی </p>
---	---	--	---

شفا الطبع

نیز از هزار شکر خدا کاتبی که کتاب نذرت طراز قصه عارف کامل

حضرت ابراهیم اوهم موسوم به گلزار ابراهیم

به مقام کهنه دبا گشت ۶۹ مطابق ناه جاویدی الاول

۱۲۹۶ هجری مطبع مرجع آفاق

نشری نوکشتور

بین چوبی فقط

تحت

4149 5 19/5/41

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.



115916

